مُسلم خواتین کیلئے مسائِل کا گُلدستہ

# مسائِل مستورات

سوال وجواب کی صورت میں خواتین کے مخصوص
مسائل کا حل آسان وعام فہم انداز میں.


مؤلفہ
حضرت مولانا مفتی اسد اللہ عمر نعمانی
فاضل جامعہ خیر المدارس مُلتان



زمزم پبلشرز

# فہرست مضامین

| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۴۴ | نماز عشاء کا وقت مستحب ........ |
| ۴۴ | رات کی تہائی یا آدھی رات کا حساب غروب آفتاب سے ہوگا ........ |
| ۴۴ | مخصوص دنوں میں احکام نماز ........ |
| ۴۴ | حائضہ پر نماز کی قضا واجب نہیں ........ |
| ۴۵ | حالت نماز میں حائضہ ہوگئی تو وہ نماز بھی معاف ہے ........ |
| ۴۵ | نوافل وسنن کی قضا ضروری ہے ........ |
| ۴۵ | نماز کے آخر وقت میں حائضہ ہوئی تو بھی نماز معاف ہے ........ |
| ۴۵ | حائضہ پر فرض نماز کی قضا کیوں واجب نہیں؟ ........ |
| ۴۶ | نفل اور سنت کی قضاء کیوں واجب ہے؟ ........ |
| ۴۷ | نذر کی قضاء کا حکم ........ |
| ۴۷ | دو رکعت پڑھ چکی ہے تو دو رکعت کی قضاء کرنا ہوگی ........ |
| ۴۸ | نذر کی چھ رکعتوں کی نیت میں قضاء کا حکم ........ |
| ۴۸ | ایک یا دو دن خون آکر بند ہوگیا تو نماز کا حکم ........ |
| ۴۸ | معتادہ کو پندرہ دن مکمل ہونے سے قبل دوبارہ خون آگیا تو پڑھی گئی نماز کا حکم ........ |
| ۴۹ | غیر معتادہ کو پندرہ دن سے قبل دوبارہ خون آگیا تو پڑھی گئی نماز کا حکم. |
| ۵۰ | بوقت عصر پاک ہوئی تو تراویح کا حکم ........ |
| ۵۰ | حیض کے ساتھ بالغ ہوئی تو نماز کا حکم ........ |
| ۵۰ | ایام حیض کا فاصلہ ترتیب سے مانع نہیں ہے ........ |
| ۵۱ | مذکورہ بالا عورت نے بھول کر نماز عصر ادا کرلی تو کیا کرے؟ ........ |
| ۵۲ | ترتیب والی عورت وقت کی کمی کی وجہ سے پہلے وقتی نماز پڑھ لے .... |

| صفحہ | عنوان |
|---|---|

| عنوان | صفحہ |
|---|---|

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| حالت حیض میں عمرہ کا احرام بھی جائز ہے ........ | ۹۱ |
| عمرہ کا احرام باندھنے کے باوجود حیض کی وجہ سے عمرہ کا موقع نہ ملے تو کیا کرے؟ ........ | ۹۲ |
| مندرجہ بالا احرام کھولنے کا طریقہ ........ | ۹۲ |
| حائضہ حج کیسے کرے؟ ........ | ۹۲ |
| کسی کو مدینہ طیبہ میں حیض آ گیا تو وہ چالیس نمازیں کیسے پوری کرے | ۹۳ |
| بارہ تاریخ کو حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ طواف کر سکتی ہے تو کیا حکم ہے؟ ........ | ۹۴ |
| اندازے سے حیض کا آنا معلوم ہو گیا، طواف کر سکتی تھی نہیں کیا تو دم واجب ہے ........ | ۹۴ |
| مندرجہ بالا عورت پر کون سا دم لازم ہوگا؟ ........ | ۹۵ |
| جس طواف اور سعی کا اکثر حصہ کر چکی ہو وہ بھی معتبر ہے ........ | ۹۵ |
| حالت حیض میں صفا و مروہ کی سعی جائز ہے ........ | ۹۵ |
| حج وعمرہ کے دوران حیض کو بند کرنا ........ | ۹۵ |
| حالت حیض میں وقوف عرفات جائز ہے ........ | ۹۶ |
| حج تمتع یا قران میں بجائے قربانی کے روزے رکھنا چاہتی تھی مگر حیض آ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ ........ | ۹۶ |
| عمرہ کا احرام باندھا پھر حیض سے ہو گئی تو اس کا حکم ........ | ۹۶ |
| عمرہ کا احرام کھول کر حج کا باندھ لیا تو حج کے بعد خاوند کے لئے حلال ہو گی ........ | ۹۷ |
| حالت طواف میں پہلی مرتبہ حیض آیا پھر طواف پورا کر لیا تو کیا حکم ہے | ۹۸ |

| عنوان | صفحہ |
|---|---|



# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للّٰہ الذی خلق اللوح والقلم وعلم الانسان مالم یعلم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الاکرم وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین فی امتہ اعلم. اما بعد.**

کچھ عرصہ قبل محترم جناب حضرت مولانا محمد رفیق میمن صاحب مدظلہ نے احقر سے یہ فرمایا کہ مستورات کے مخصوص مسائل پر سوال و جواب کی شکل میں ایک کتاب جو کہ باحوالہ ہو مرتب کی جائے، بندہ نے اس کو قبول کرلیا۔ اور اس اہم اور مشکل ترین کام کو اہلیہ صاحبہ کے سپرد کیا، اور خود بھی اکثر و بیشتر اوقات رہنمائی کرتا رہا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ احسان عظیم فرمایا کہ ایک عرصہ کی کوشش سے بہت ہی احسن انداز میں باحوالہ اور عربی عبارات سے مزین کتاب کا حصہ اول جو کہ مسائل حیض پر مشتمل ہے، مرتب ہو چکا ہے۔

دوسرا حصہ جو مسائل استحاضہ ونفاس پر مشتمل ہوگا وہ بھی عنقریب مرتب ہو جائے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رسالہ کو اپنے دربار عالیہ میں شرف قبولیت سے نواز کر عوام و خواص کے لئے نافع بنائیں اور احقر اور اہلیہ اور طالبات جامعہ و معاونین اساتذہ کرام و والدین ومعلّمات کے لئے ذریعۂ مغفرت اور بلندئ درجات کا سبب بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر محمد اسداللہ عمر نعمانی غفرلہ

خادم دارالافتاء جامعہ خلفاء راشدین اوکلھ موڑ

مہتمم دارالعلوم حفصہ بنت عمر فاروقؓ پھول نگر (قصور)

۲ر ربیع الاول ۱۶ر مئی ۲۰۰۲ بروز بدھ

# عرض مرتبہ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

### نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الكريم

اللہ رب العزت نے تمام انسانوں کی ہدایت وکامیابی کے لئے کثیر تعداد میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اس عالم فانی میں اپنے مقصد بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور مقصد بعثت کو پورا کرنے کے لئے ان ذوات قدسیہ کو جس قدر مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑا ان کو خندہ پیشانی سے قبول کیا مگر تمام انبیاء محدود علاقہ و محدود زمانہ کے لئے تشریف لائے سب سے آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کی شجاعت، ابراہیم علیہ السلام کی دوستی، اسماعیل علیہ السلام سے اعلیٰ زبان، اسحٰق علیہ السلام سے اعلیٰ رضا، صالح علیہ السلام سے اعلیٰ اطاعت، یوشع علیہ السلام سے اعلیٰ جہاد، داؤد علیہ السلام سے اعلیٰ آواز، دانیال علیہ السلام سے اعلیٰ محبت، الیاس علیہ السلام سے اعلیٰ وقار، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی، اور عیسیٰ علیہ السلام سے اعلیٰ زہد عطا کر کے، حسینوں میں احسن، جمیلوں میں اجمل، باکمالوں میں اکمل بنا کر تمام انبیاء علیہم السلام کے اخلاق بھر کے خاتم النبیین کا عہدہ دے کر لامحدود علاقہ عطا کر کے قیامت تک کے لئے نبی ورسول بنا کر "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا" جیسی عظمتوں اور شانوں کا اعلان فرماتے ہوئے کامل واکمل دین اسلام (جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہیں:

﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾

اور:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۝ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ۝ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾

عطا فرما کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا، اسلام کا مقصد وحید تمام دنیا کو ایک سطح پر لانا تھا اس کی شہنشائی میں بلند و پست، امیر و غریب، شاہ و گدا، عورت و مرد سب میانہ حیثیت رکھتے تھے۔ اسلام نے اپنی تعلیمات احکام وقوانین کے ذریعہ سے تمام دنیا کو مساوات کا پیغام سنایا جس سے مذہب واخلاق، تمدن وسیاست کا قالب بدل گیا اور اس میں ایک نئی روح حرکت کرنے لگی۔ اسلام سے پہلے دنیا نے جس قدر ترقی کی تھی صرف ایک (مرد) کی اخلاقی و دماغی قوتوں کا کرشمہ تھی عورت کو دنیا نے جس نگاہ سے دیکھا وہ مختلف ممالک میں مختلف رہی ہے۔ اہل مشرق کے نزدیک عورت مرد کے دامن تقدس کا داغ ہے روما اس کو گھر کا اثاثہ و سامان سمجھتا ہے۔ یونان اس کو شیطان کہتا ہے۔ یہودیت اس کو لعنت ابدی کا مستحق قرار دیتی ہے۔ کلیسا اس کو باغ انسانیت کا کانٹا تصور کرتا ہے لیکن اسلام کا نقطۂ نظر ان سب سے جداگانہ ہے۔ وہاں عورت نسیم اخلاق کی نکہت اور چہرہ انسانیت کا غازہ سمجھی جاتی ہے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ہم لوگ عورت کو بالکل ہیچ سمجھتے تھے۔ مدینہ منورہ میں نسبتاً عورت کی قدر تھی (لیکن وہاں بھی یہ حال تھا کہ یہود ایام خاص میں عورتوں کے ساتھ رہنا سہنا، کھانا پینا بالکل چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ جس برتن کو وہ عورت ہاتھ لگا دیتی تھی اس برتن کو بھی ناپاک سمجھا جاتا تھا۔ ایام خاص میں عورت کے لئے برتن بھی خاص ہوتا تھا لیکن جب اسلام آیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے متعلق آیات نازل فرمائیں تو ہم کو ان کی قدر و منزلت معلوم ہوگئی

اسلام نے جہاں عبادت تمدن وسیاست، اخلاقیات کی تعلیم دی۔ وہیں طہارت وناپاکی کے مسائل کو بھی کھول کھول بیان کر دیا ہے۔ مسائل پاکی وناپاکی میں، حیض، واستحاضہ ونفاس کا بھی ایک اہم باب ہے نیز حیض ونفاس واستحاضہ کے مسائل کا جہاں معلوم ہونا انتہائی ضروری ہے، وہیں اس میں بہت سی باریکیاں اور پیچیدگیاں بھی ہیں اسی لئے ہر دور کے اہل علم نے ان کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس پر مفصل کتابیں لکھی ہیں، صاحب بحر نے فرمایا کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے خاص انہی مسائل پر ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ایک رسالہ لکھا تھا جو غالباً اسی موضوع پر سب سے پہلا رسالہ تھا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ابن العزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی موضوع پر ایک رسالہ تالیف کیا علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک رسالہ علامہ دارمی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصنیف کیا جو اس موضوع پر بہترین رسالہ ہے۔ اور ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے خود علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مہذب کی شرح لکھتے ہوئے مسائل حیض واستحاضہ لکھنا شروع کی تو ایک ضخیم جلد ہوگئی پھر انہوں نے خود اس کی تلخیص کی جو موجود شرح المہذب کے ۲۰۰ صفحات میں آئی ہے۔ حنفیہ میں اس موضوع پر سب سے زیادہ مفصل بحث علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب بحر الرائق نے کی ہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اور صاحب بحر الرائق نے اپنے زمانہ میں قلت علم اور شیوع جہل کی شکایت کی ہے اور فرمایا ہے کہ ان مسائل پر جس قدر توجہ ہونی چاہئے تھی اس زمانہ میں نہیں ہے اور وہ ممکن نہیں رہی۔

اسی طرح شیخ محمد بن پیر علی برکوی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۹۸۱ھ نے ایک عمدہ رسالہ ذخر المتاہلین جس کی شرح علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس کا نام منہل الواردین میں بحار الفیض علی ذخر المتاہلین فی مسائل الحیض رکھا۔

صاحب ذخر المتأہلین نے بھی اپنے زمانہ کے لوگوں سے یہ شکوہ کیا ہے کہ وہ حیض و استحاضہ کے مسائل سے ناواقف ہیں اور وہ حیض واستحاضہ میں فرق نہیں کرتے۔

ان حضرات کا یہ شکوہ اس زمانہ کے لوگوں سے ہے جس میں لوگ بہت کچھ دین سے

تعلق اور لگاؤ رکھتے تھے مگر اس زمانہ میں دین کے اہم ترین مسائل حتیٰ کہ عقائد تک معلوم کرنے پر لوگ آمادہ نہیں ہوتے اور خواتین اپنے فطری حیا اور جھجک اور طبیعت کی سستی کی بنا پر اہل علم سے ان مسائل کو معلوم نہیں کرتیں بلکہ شرم کرتی ہیں۔ حالانکہ عورتوں کے لئے تو ان مسائل کا جاننا انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکی، نماز روزہ، حج، اعتکاف، عدت طلاق، نکاح، تلاوت قرآن دخول مسجد وغیرہ کو درست کرنے کا مدار مسائل حیض ونفاس سمجھنے پر موقوف ہے۔ اس ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے زیر نظر رسالہ مرتب کیا گیا۔ اگر چہ اس سے پہلے خاص اسی موضوع پر کئی رسالے انتہائی محنت کوشش سے لکھے جا چکے ہیں جن میں ایک مولانا محمد عثمان صاحب مدظلہ کا رسالہ ’’ہدیہ خواتین‘‘ اور حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب کا رسالہ ’’حیض ونفاس واستحاضہ کے احکام‘‘ بہت ہی عمدہ ہے تیسرا رسالہ ’’گلدستہ خواتین‘‘ ہے جس کو مرتب کرنے میں محترمہ بنت خلیل احمد قریشی نے سوال و جواب کی صورت میں سعی جمیل کر کے باکمال رسالہ تیار کیا ہے۔ فجزاہم اللہ خیر الجزاء۔

مذکورہ بالا عالیشان رسائل کے موجود ہوتے ہوئے کسی اور رسالہ کو مرتب کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی تاہم عوام الناس کی مزید تسہیل کے لئے اس رسالہ میں بہت سی جزئیات کا احصاء کیا گیا ہے نیز ہر مسئلہ پر عنوان بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ جو مسئلہ مطلوب ہو فہرست دیکھ کر ہی تلاش کیا جا سکے ہر مسئلہ کے آخر میں حوالہ بھی لکھا گیا ہے نیز حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتب سے عربی عبارات بھی نقل کر دی گئی ہیں تاکہ اہل علم کو اگر کسی عبارت کو دیکھنا مقصود ہو تو آسانی رہے۔ نیز حضرات فقہاء کی عبارات ایسی جامع ہیں کہ ان سے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل بھی مل جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ جامعیت اردو زبان میں نہیں ہے پھر صرف حوالہ لکھ دینے سے یہ ضروری نہیں کہ تمام اہل علم کے پاس یہ ساری کتابیں موجود ہوں اور بوقت ضرورت مراجعت کر سکیں۔ رسالہ ھذا کی تالیف میں اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام مسائل معتبر کتب سے نقل کئے جائیں پھر بھی اگر اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی واقع ہو گئی ہو تو اہل علم سے میری درخواست ہے کہ وہ صحیح مسئلہ

باحوالہ سے ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اس رسالہ کو پڑھنے والی مستورات سے میری درخواست ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ان کو سمجھ نہ آئے تو اہل علم حضرات سے رجوع کریں اوران سے مسئلہ معلوم کر کے پھر عمل کریں۔

میں حضرت مولانا مفتی اسد اللہ عمر نعمانی صاحب کی انتہائی شکر گزار ہوں۔ جن کی یہ ساری کوشش وکاوش کا نتیجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے یہ کتاب مجھے مرتب کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ نیز تمام ان طالبات کو بھی اللہ رب العزت جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کی جمع وترتیب میں بہت زیادہ معاونت کی خصوصاً محترمہ معلّمہ بنت مولانا قاری محمد احمد صاحب مدظلہ (ر) بنت رانا محمد لیاقت، (ش) بنت رانا محمد علی، حافظہ (ن) بنت جہانگیر شہزاد، (ح) بنت حافظ عابد حسین۔ آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس رسالہ کو قبولیت عام سے نوازیں اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائیں اور ہمارے اساتذہ، والدین اور بزرگوں کے لئے ترقی درجات کا سبب بنائیں آمین۔ بجاہ النبی الکریم۔

رسالہ ہذا کا یہ حصہ اول ہے جو مسائل حیض سے متعلق ہیں۔ دوسرے حصہ میں انشاء اللہ مسائل استحاضہ ونفاس اور متفرق مسائل بیان کئے جائیں گے۔

زوجہ حضرت مولانا مفتی محمد اسد اللہ عمر نعمانی
بنت چوہدری ظہور احمد صاحب قریشی
خادمہ دار العلوم حفصہ بنت عمر فاروق پھول نگر قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## خون کی قسمیں

**سوال ①**: وہ خون جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

**جواب**: عورت کو جو خون آگے کے راستہ سے (یعنی فرج (شرم گاہ) سے) آتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ ① حیض ② استحاضہ ③ نفاس "**اعلم ان الدماء المختصّة بالنسآء ثلاثة حیض و نفاس و استحاضة**" (متن منہل الواردین صفحہ ۴۷)

**سوال**: عورت کے لئے حیض و استحاضہ ونفاس وغیرہ کے علم حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: عورت پر لازم ہے کہ وہ حیض نفاس واستحاضہ کے مسائل اس قدر سیکھے کہ وہ پاکی اور ناپاکی میں امتیاز کر سکے۔ نیز عورت کے اولیاء اور خاوند پر لازم ہے کہ وہ اس کو ان مسائل کی تعلیم دلائیں۔ "**فمعرفة احکام الدماء المختصة بالنساء واجبة علیهن وعلی الأزواج والاولیاء**" (منہل الواردین صفحہ ۴۹)

## حیض کی لغوی تعریف

**سوال ②**: حیض کا لغوی معنی کیا ہے؟

**جواب**: لغت میں حیض کے معنی جاری ہونے اور بہنے کے آتے ہیں۔ (**هو لغةً السیلان**). (درمختار)

"**قال اهل اللغة اصله السیلان یقال حاض الوادی ای سال فسمی حیضاً لسیلانه فی اوقاته**" (منہل الواردین صفحہ ۷۳)

## حیض کی اصطلاحی تعریف

**سوال ۳**: اصطلاح شریعت میں حیض کسے کہتے ہیں؟

**جواب**: اصطلاح شریعت میں حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت کے رحم سے بغیر کسی بیماری اور ولادت کے جاری ہوتا ہے۔ (مظاہر حق ۴۰۲)

مراقی صفحہ ۷۵ پر ہے "**فالحیض دم ینفضه رحم امرأة بالغة لاداء بها ولا حبل ولم تبلغ سن الایاس**".

اور عالمگیری صفحہ ۳۶ پر ہے۔ "**وهو (ای الحیض) دم من الرحم لالولادة کذا فی فتح القدیر وایضا فی الدر المختار هکذا**".

## عرفی نام

**سوال ۴**: عرف عام میں حیض کے کیا نام ہیں؟

**جواب**: عرف میں اس خون کو حیض، ماہواری، ایام خاص، مینسز، پیریڈ کہتے ہیں۔

## حیض کی ابتداء

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے کہ حیض کی ابتداء حضرت حوا کو اس وقت ہوئی جب کہ ان کو جنت سے اتارا گیا۔ (صحیح حاکم، ابن منذر)

حدیث پاک میں یہ بھی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیض کو آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مسلط فرمایا ہے بعض سلف کا خیال یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں رونما ہوا۔ (بخاری تعلیقاً)

**فائدہ**: ان بعض سلف کے قول کا شاید مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے حیض کے احکام بنی اسرائیل پر آئے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عبدالرزاق روایت کرتے ہیں بنی اسرائیل کے مرد و عورت یکجا نماز ادا کیا کرتے

تھے۔ اسی میں مرد وعورت آپس میں تعلقات قائم کر لیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر حیض کی وجہ سے پابندی لگا دی۔ اور ان کو مسجد میں آنے سے روک دیا۔ یہ روک دینا سزا کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہے۔

## پاخانے کے مقام سے آنے والا خون حیض نہیں ہے

**سوال ۵**: کیا وہ خون جو پاخانے کے مقام سے نکلے اس کو حیض کہہ سکتے ہیں۔

**جواب**: اگر خون پاخانہ کے مقام کی طرف سے نکلے تو وہ خون حیض نہیں ہے۔

"وَمَا یخرج من الدبر من الدم فانه لیس بحیض" (البحر الرائق جلد ا صفحہ ۲۳۱)

**سوال ۶**: پاخانہ کے مقام سے آنے والا خون جب بند ہو جائے تو غسل فرض ہے؟

**جواب**: پاخانہ کے مقام سے آنے والا خون چونکہ حیض نہیں ہے اس لئے اس کے بند ہونے پر غسل فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔

"لکن یستحب لھا ان تغتسل عند انقطاع الدم" (البحر الرائق جلد ا صفحہ ۲۳۱)

## دوائی کے استعمال سے آنے والے خون کا حکم

**سوال ۷**: کسی عورت نے کوئی دوا استعمال کی اس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو کیا یہ خون حیض کے حکم میں ہے؟

**جواب**: حیض کے زمانہ کے علاوہ کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے تو وہ حیض نہیں ہے۔ (زبدۃ الفقہ جلد ا صفحہ ۱۱۹، علم الفقہ صفحہ ۱۲۶ بحوالہ اشباہ ونظائر)

## حائضہ کی تعریف

ایسی عورت جس کو حیض آتا ہو حائضہ کہتے ہیں۔

# حیض کی مدت

**سوال ۸** : کیا حیض کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی مدت مقرر ہے؟

**جواب** : جی ہاں حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ دونوں مدتیں مقرر ہیں۔

**سوال ۹** : حیض کی کم سے کم کتنی مدت مقرر ہے؟

**جواب** : حیض کی کم سے کم تین دن مدت مقرر ہے (یعنی بہتر۷۲) گھنٹے لہٰذا اگر خون تین دن سے کم ہوگا چاہے چند منٹ ہی کم ہوتو وہ حیض نہیں۔

عالمگیری میں ہے:

﴿**اقل الحيض ثلاثة ايام وثلث ليال فى ظاهر الرواية هكذا فى التبيين**﴾ (جلد۱صفحہ۳۶)

**سوال** : کیا حیض (کے خون) کے لئے خون کا مسلسل تین دن تک برابر جاری رہنا ضروری ہے اس طرح کہ ایک یا دو یا تین گھڑی بھی بند نہ ہو؟

**جواب** : حیض (کے خون) کے لئے خون کا مسلسل تین دن تک جاری رہنا ضروری نہیں ہے اس لئے ایک دو یا زیادہ ساعتیں خون بند رہنے سے حیض باطل نہ ہوگا۔

"**ولا يخفى انه ليس بشرط ان يكون الدم مهتدًا ثلاثة ايام بحيث لا ينقطع ساعة حتى يكون حيضاً لان ذالك لا يكون اِلّا نادرًا**" (بحر جلد۱صفحہ۳۳۳)

**سوال ۱۰** : حیض کی زیادہ سے زیادہ کتنی مدت مقرر ہے؟

**جواب** : حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن مقرر ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

﴿**اكثره عشرة ايام ولياليها هكذا فى الخلاصه**﴾ (جلد۱صفحہ۳۶)

**سوال ۱۱** : وہ خون جو عورت کو تین دن سے کم آکر بند ہو گیا تو اس خون کو حیض تو نہیں کہہ سکتے پھر اس خون کو کیا کہیں گے؟

**جواب:** اس خون کو استحاضہ کہتے ہیں۔ یعنی وہ کسی بیماری کی وجہ سے آگیا ہے "اقل الحیض ثلثۃ ایام ولیالیھا وما نقص من ذلک فھو استحاضۃ"

(ہدایہ جلد ا باب الحیض والاستحاضہ)

**سوال:** وہ خون جو دس دن کے بعد آیا اس خون کو کیا کہتے ہیں۔

**جواب:** اس خون کو بھی استحاضہ کہتے ہیں۔

﴿لقولہ علیہ السلام اقل الحیض للجاریۃ البکر والثیب ثلثۃ ایام ولیالیھا واکثرہ عشرۃ ایام﴾ (ہدایہ جلد ا باب الحیض والاستحاضہ)

**سوال:** جب خون کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے تو پھر دس دن کے بعد خون کیوں آتا ہے۔

**جواب:** کسی بیماری کی وجہ سے وہ خون آتا ہے۔

شرح البدایہ میں ہے:

﴿واقل الحیض ثلاثۃ ایام ولیالیھا وما نقص من ذالک فھو استحاضۃ واکثرہ عشرۃ ایام والزائد استحاضۃ﴾ (جلد ا صفحہ ۲۶)

**سوال:** استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** استحاضہ کا مفصل بیان آگے آرہا ہے۔

## حیض آنے کے لئے لڑکی کی کم سے کم عمر

**سوال:** کیا شریعت مطہرہ میں حیض کی ابتداء کی کوئی کم سے کم عمر متعین ہے؟

**جواب:** جی ہاں شریعت مطہرہ میں حیض کی ابتداء کی کم سے کم عمر نو سال متعین ہے۔ اگر کوئی نو سال سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو وہ حائضہ نہیں ہے بلکہ مستحاضہ ہے کیونکہ اس کا یہ خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

﴿الوقت هو من تسع سنين الى الایاس﴾ (جلد ا صفحہ ۳۶)

## حیض کی ابتداء کی زیادہ سے زیادہ عمر

**سوال:** حیض شروع ہونے کی کوئی زیادہ سے زیادہ عمر مقرر ہے؟

**جواب:** حیض شروع ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوئی عمر مقرر نہیں ہے اس لئے کہ حیض کے شروع ہونے نہ ہونے میں گرم اور سرد ممالک کا بھی دخل ہے اسی طرح خود عورت کے مزاج کا بھی دخل ہے معتدل ممالک میں بارہ سے سولہ سال تک آنے لگتا ہے اور گرم ممالک میں ۹ سے گیارہ برس تک اور سرد ممالک میں عموماً ۱۴ سے اکیس برس تک یہی حال خود عورتوں کے مزاج کا بھی ہے بعض مزاجوں کی عورتوں کو حیض جلد شروع ہو جاتا ہے بعض کو دیر سے اور بعض کو بہت ہی زیادہ دیر سے آتا ہے۔

(امداد السائلین)

## حیض آنے کی زیادہ سے زیادہ عمر

**سوال:** کیا حیض کے آنے کی زیادہ سے زیادہ کوئی عمر مقرر ہے؟

**جواب:** حیض آنے کی زیادہ سے زیادہ عمر مقرر ہے جو کہ پچپن سال ہے۔ اسی قول پر فتویٰ ہے۔ اس عمر کے بعد آنے والا خون حیض نہیں ہے، یعنی عام طور پر جو عادت ہے وہ یہی ہے کہ پچپن برس کے بعد خون نہیں آتا۔ لیکن آنا ممکن ہے ناممکن نہیں ہے اس لئے اگر ۵۵ سال کی عمر کے بعد خون آئے تو کچھ خاص صورتوں میں وہ بھی حیض ہوگا۔

﴿الوقت من تسع سنين الى الاياس هكذا فى البدائع، الاياس مقدرة بخمس وخمسين سنة وهو المختار كذا فى الخلاصة ...... وعليه الفتوى هكذا فى معراج الدراية﴾ (عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۶)

**سوال:** وہ چند خاص صورتیں کونسی ہیں؟

**جواب:** وہ چند خاص صورتیں یہ ہیں۔

❶ پچپن سال کی عمر کے بعد آنے والا خون خالص خون ہو یعنی سرخ یا سیاہ ہو اس صورت میں بھی حیض ہوگا۔ اور اگر سبز یا زرد یا خاکی رنگ کا ہے تو وہ حیض نہیں ہے۔

❷ اگر اس عورت کو پچپن برس کی عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی (یعنی مٹیالے) رنگ کا خون آتا تھا تو وہ بھی حیض ہے۔

﴿ومارأته بعدها ای المدة المذکورہ فلیس بحیض فی ظاهر المذهب الا اذاکان دما خالصا کالأسود والأحمر. القانی درر فحیض وقیدوه بان یکون احمر واسود فلو اصفر او اخضر اوتربیةٍ لا یکون حیضًا ومنهم من لم یتصرف فیه فقال اذا رأته علی العادة الجاریة وهو یفید انها اذا کانت عادتها قبل الایاس اصفر فرأته کذلک او علقًا فرأته کذلک کان حیضًا والذی یظهر هو الثانی﴾

(شرح التنویر ودر المختار بتصرف جلد ا صفحہ ۳۱۳ حاشیہ بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۷۷)

**سوال:** نو سال سے کم اور ۵۵ سال سے زائد عمر میں آنے والے خون کو کیا کہیں گے؟

**جواب:** اس خون کو استحاضہ کہتے ہیں۔

## حیض کی رنگتوں کا بیان

**سوال:** کیا حیض کے خون کا رنگ صرف سرخ ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور رنگ بھی ہوتا ہے؟

**جواب:** حیض کے خون کے کل رنگ چھ ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔ ① سرخ

(۲) سیاہ (۳) خاکی یعنی مٹیالہ (۴) زرد (۵) سبز (۶) گدلا۔

عالمگیری میں ہے:

﴿ان یکون علی لون من الا لوان الستة السواد والحمرة والصفرة والکدرة والخضرة والتربیة ھکذا فی النھایة﴾

(جلد ا صفحہ ۳۶)

**سوال:** ان رنگوں کے علاوہ جو سفید رطوبت آتی ہے کیا وہ بھی حیض ہے؟

**جواب:** جوہرہ نیرہ اور درمختار وغیرہ میں بعض فقہاء کا قول نقل کیا گیا ہے کہ بیاض خالص سفید دھاگے کی طرح ایک چیز ہے جو حیض کے ختم ہونے پر گدی پر ظاہر ہوتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ خالص بیاض سے مراد انقطاع حیض ہے۔

﴿وماتراہ المرأة من الحمرة والصفرة والکدرة فی ایام الحیض فھو حیض حتی تری البیاض خالصاً﴾

(قدوری مع التسہیل الضروری صفحہ ۸۲)

## حیض کی ابتداء کا حکم

**سوال:** حیض کے شروع ہونے کا حکم کب سے لگے گا؟

**جواب:** جب تک خون فرج سے باہر کی کھال کی طرف نکل نہ آئے اس وقت تک حیض کا حکم نہیں لگے گا۔ اور جب خون فرج سے باہر کی کھال کی طرف نکل آئے تب سے حیض شروع ہونے کا حکم لگ جائے گا۔ (عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۸)

## دمِ حیض کے لئے سیلان شرط نہیں ہے

**سوال:** حیض کے خون کے لئے سیلان (بہنا) شرط ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض کے خون کے لئے سیلان (بہنا) شرط نہیں ہے بلکہ نکلنا اور ظاہر ہونا شرط ہے جب خون سوراخ سے باہر کی کھال کیطرف نکل آیا تو حیض شروع ہو گیا۔ خواہ

کھال سے باہر نکلے یا نہ نکلے۔

﴿لا یثبت حکم کل منها الابخروج الدم وظهوره وهذا هو ظاهر مذهب اصحابنا وعلیه عامة مشایخنا وعلیه الفتوی﴾

(عالمگیری جلدا صفحہ ۳۸)

## حیض کا محسوس ہونا حیض نہیں

**سوال:** حیض آیا نہیں لیکن محسوس ہو رہا ہے تو کیا وہ حیض سمجھا جائے گا یا نہیں؟

**جواب:** اگر کسی عورت کو حیض آیا تو نہیں لیکن آتا ہوا محسوس ہو رہا ہے تو یہ حیض نہیں سمجھا جائے گا بلکہ جیسا کہ اوپر گزرا حیض، نفاس اور استحاضہ کا حکم اسی وقت لگایا جائے گا جب خون نکلے اور ظاہر ہو جائے۔

﴿لایثبت حکم کل منها ای الحیض والنفاس والاستحاضة الا بخروج الدم وظهوره وهذا هو ظاهر مذهب اصحابنا وعلیه عامة مشایخنا وعلیه الفتوی﴾

## جب تک حیض شروع نہ ہو فقط درد سے نماز چھوڑ دینا گناہ ہے

**سوال:** بعض عورتوں کو حیض شروع ہونے سے پہلے پیٹ میں سخت تکلیف درد وغیرہ شروع ہو جاتا ہے جس سے وہ حیض شروع ہونے کا اندازہ کر لیتی ہیں لیکن اس وقت تک خون نہیں آیا ہوتا تو کیا اس درد کی وجہ سے نماز چھوڑ دینا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** جیسا کہ اوپر گزرا حیض کا حکم لگانے کے لئے خون کا نکلنا اور ظاہر ہونا ضروری ہے، اس لئے صرف درد وغیرہ سے حیض کا اندازہ کر لینے کے بعد نماز کا چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔ جو خواتین ایسا کرتی ہیں وہ سخت گنہ گار ہوتی ہیں۔

﴿اذا رأت المراة الدم تترک الصلاۃ من اول مارأت﴾

(عالمگیری جلد۱صفحہ۳۸)

## روئی کی وجہ سے خون ظاہر نہ ہو تو حیض کا حکم کب لگے گا؟

**سوال:** عورت نے حیض کے خون کے ظاہر ہونے سے پہلے سوراخ میں روئی رکھ لی، جس کی وجہ سے خون باہر نہیں آیا تو اب اس عورت پر حیض شروع ہونے کا حکم کب سے لگایا جائے گا؟ خون ظاہر ہونے کے بعد یا پہلے ہی سے؟

**جواب:** اگر کوئی عورت خون کے ظاہر ہونے سے پہلے روئی یا کوئی اور ایسی چیز رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلے تو جب تک خون سوراخ کے اندر رہے گا، اور باہر والی گدی یا روئی پر اس کا دھبہ ظاہر نہ ہوگا تو اس وقت تک حیض کے شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ البتہ جب خون کا دھبہ روئی وغیرہ پر ظاہر ہو جائے گا تو حیض کے شروع ہونے کا حکم بھی لگ جائے گا۔ مثال کے طور پر نماز عصر سے گھنٹہ قبل اس نے روئی رکھی عشاء کے وقت خون کا دھبہ ظاہر ہوا تو اب عشاء کے وقت سے اس پر حائضہ ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور عشاء کی نماز اس کو معاف ہوگی، لیکن اگر عصر اور مغرب کی نماز ادا نہ کی ہوگی تو ان دونوں نمازوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ اگر قضاء نہیں کرے گی تو نماز چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ (امداد السائلین غیر مطبوعہ)

﴿ومنها (ای من الامور التی یتوقف علیها کون الدم حیضا) خروج الدم الی الفرج الخارج ولو بسقوط الکرسف فما دام بعض الکرسف حائلا بین الدم والفرج الخارج لا یکون حیضا فی ظاهر المذهب﴾ (فتاویٰ ہندیہ جلد۱صفحہ۳۶)

# حیض کے ختم ہونے کا حکم

**سوال:** حیض کے بند ہونے کا حکم کب سے لگے گا؟

**جواب:** جس عورت کو حیض کا خون آرہا ہو اس نے گدی اٹھائی اور خون کا اثر نہ پایا تو اسی وقت سے خون بند ہونے کا حکم لگے گا جس وقت گدی رکھی تھی۔ مثلاً عصر کی نماز کے وقت گدی رکھی تھی اور عشاء کے وقت گدی اٹھائی تو اس پر خون کا اثر نہ پایا تو خون بند ہونے کا حکم عصر کے وقت سے لگے گا۔ لہٰذا اب عشاء کی نماز پڑھے اور عصر اور مغرب کی نماز قضاء کرے۔ (امداد السائلین)

# نیند سے بیدار ہونے کے بعد خون دیکھا تو بیداری کے وقت سے حیض شمار ہوگا

**سوال:** اگر کسی عورت نے نیند سے بیدار ہو کر حیض کا خون دیکھا تو اس کے حیض کا وقت کب سے شمار ہوگا؟

**جواب:** اگر کوئی عورت نیند سے بیدار ہو کر حیض کا خون دیکھے تو اس وقت سے حیض کا حکم لگے گا جب سے وہ سو کر اٹھی ہے اس سے پہلے شمار نہیں ہوگا۔ جیسے ایک عورت ایک دن ایک بجے سوئی اور مغرب کی آذان کے وقت اٹھی اور خون دیکھا تو اس کے حیض کا وقت مغرب کی اذان سے شمار ہوگا۔ لہٰذا ظہر اور عصر کی جو نمازیں سونے کی وجہ سے قضاء ہوئیں ہیں اس کی قضاء پاک ہونے کے بعد لازم ہوگی۔ "طاهرة رأت على الكرسف أثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع" (ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۶)

**سوال:** حائضہ نے رات کو فرج پر روئی رکھی اور صبح اس پر کوئی اثر نہیں دیکھا تو یہ عورت کس وقت سے پاک شمار ہوگی؟

**جواب:** اگر حائضہ نے رات کو روئی رکھی اور صبح کے وقت اس پر کوئی اثر نہیں دیکھا

تورات کو جس وقت روئی رکھی تھی اس وقت سے پاک شمار ہوگی۔ اور اسے عشاء کی نماز قضاء کرنا پڑے گی کیونکہ یہ رات سے ہی پاک شمار ہوگی۔

﴿والحائض اذا لم تجد عليه (اى على الكرسف) اثر الدم حكم بالانقطاع من حين الوضع هكذا فى شرح الوقاية﴾

(عالمگیری جلد۱ صفحہ ۳۶)

(فرج) عورت کی شرم گاہ میں جو گول سوراخ ہے اس گول سوراخ کے شروع سے اندر تک فرج داخل کہلاتا ہے اور اس سوراخ سے پہلے باہر کی طرف والی کھال فرج خارج کہلاتی ہے۔ (احسن الفتاویٰ جلد۲ صفحہ ۴۷)

جب خون فرج داخل سے باہر آ جائے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے چاہے فرج خارج سے باہر نکل آئے یا نہ نکلے، اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

**سوال:** فرج داخل میں پوری روئی رکھنا کیسا ہے؟

**جواب:** فرج داخل میں پوری روئی رکھنا مکروہ ہے۔ ”ويكره وضعهٗ اى وضع جميعه فى الفرج الداخل لانه يشبه النكاح بيدهٖ“ (محیط، منہل الواردین صفحہ ۸۴، ۸۵)

## گدی رکھنا

**سوال:** ایام حیض اور اس کے علاوہ میں گدی یعنی روئی وغیرہ رکھنا کیسا ہے؟

**جواب:** ایام حیض میں گدی یعنی روئی وغیرہ رکھنا کنواری لڑکی (باکرہ) کے لئے مستحب ہے۔ اور غیر کنواری (ثیبہ) کے لئے حالت حیض میں سنت اور حالت طہر میں مستحب ہے۔

﴿واما الكرسف ...... فسنة اى استحب وضعه كما فى الفتح وشرح الوقاية للبكر ...... عندالحيض فقط اى دون حالة الطهر وللثيب من زالت بكارتها مطلقا لانها لا تأمن عن خروج

شیء منها فتحتاط فی ذلک خصوصا فی حالة الصلوة بخلاف البکر کما فی المحیط ونقل فی البحر ما ذکره المصنف عن شرح الوقایة ثم قال وفی غیره انه سنة للثیب حالة الحیض مستحب حالة الطهر ولو صلتا بغیر کرسف جاز﴾ (منہل الواردین صفحہ۸۴)

## حیض میں اعتبار کپڑے وغیرہ کی تر حالت کا ہے

**سوال:** کسی عورت نے حالت حیض میں کپڑا اٹھایا تو وہ زرد تھا لیکن جب وہ خشک ہو گیا تو سفید تھا تو کیا یہ عورت کپڑا رکھنے کے وقت سے پاک سمجھی جائے گی۔

**جواب:** جب کپڑا اٹھایا تو اس وقت چونکہ وہ زرد تھا اس لئے اس عورت کو کپڑا اٹھانے کے وقت تک پاک نہیں سمجھا جائے گا۔ (امداد السائلین)

**سوال:** کسی عورت نے حالت حیض میں جب کپڑا روئی وغیرہ کو اٹھایا تو ان پر سرخی تھی یا اس کے حیض کے دنوں میں جس رنگ کا خون آتا ہے وہی رنگ تھا یعنی سفیدی نہ تھی، لیکن جب کپڑا وغیرہ خشک ہو گیا تو وہ سفید تھا، کیا اس صورت میں عورت روئی کپڑا وغیرہ رکھتے وقت سے ہی پاک سمجھی جائے گی؟

**جواب:** چونکہ اعتبار تری کی حالت کا ہے خشکی کی حالت کا نہیں ہے پس جب تک کپڑا تر ہے اگر اس وقت تک حیض کی رنگت والا ہے اور جب خشک ہو جائے تب سفید ہو جائے تو وہ سرخ، زرد، (مٹیالہ وغیرہ) ہی سمجھا جائے گا اور وہ حیض کے حکم میں ہوگا۔

(زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۲۰)

**سوال:** عورت نے کپڑا اٹھایا تو وہ بالکل سفید تھا مگر جب وہ خشک ہوا تو زرد یا سرخ ہو گیا تو کیا یہ عورت کپڑا رکھتے کے وقت سے پاک سمجھی جائے گی یا نہیں؟

**جواب:** جیسا کہ اوپر گزرا، کہ اعتبار تری کا ہے خشکی کا نہیں۔ پس جب تک کپڑا تر

ہے اس وقت تک خالص سفیدی ہو اور جب خشک ہو جائے تب زرد ہو جائے تو اس کا حکم سفیدی کا ہے (لہٰذا وہ عورت کپڑا رکھنے کے وقت سے ہی پاک سمجھی جائے گی)۔

﴿والمعتبر فی اللون من خضرة او غیرها حین یرتفع الحشو ای الکرسف وهو طَرِیٌّ لا یعتبر التغیر الی لون آخر بعد ذلک لو رأت بیاضا فاصفر بعد الیبس اوبالعکس اعتبر ما کان قبل التغیر﴾ (منہل الواردین صفحہ ۸۴)

## طہر (یعنی) پاکی کی قسمیں

**سوال:** پاکی کی کتنی قسمیں ہیں؟

**جواب:** طہر (پاکی) کی دو قسمیں ہیں۔

① طہر تام (مکمل)۔ ② طہر ناقص (نامکمل)

**سوال:** طہر تام کسی کہتے ہیں؟

**جواب:** طہر تام وہ ہے جو پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو۔ "والطهر التامُّ طهر خمسة عشر یوماً فصاعداً" (ذخر المتأہلین صفحہ ۷۶)

**سوال:** طہر ناقص کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** طہر ناقص وہ ہے جو پندرہ دن سے کم ہو۔ "والطهر الناقص ما نقص منه ای من التام" (منہل الواردین صفحہ ۷۶)

## دو حیضوں کے درمیان پاکی کی مدت کیا ہے

**سوال:** کیا دو حیضوں کے درمیان پاکی کی کوئی مدت شریعت مطہرہ میں مقرر ہے؟

**جواب:** دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہ آئے گا پاک رہے گی۔ (بہشتی زیور صفحہ ۱۷۸)

﴿واقل الطهر خمسة عشر يوما ولاغاية لأكثره لانه يمتد الى سنة وسنتين فلا يتقدر بتقدير الا اذا استمربها الدم﴾
(شرح البدایہ جلد ا صفحہ ۵۶)

## دوحیضوں کے درمیان پاکی کی زیادہ سے زیادہ مدت

**سوال:** دوحیضوں کے درمیان پاکی کی کوئی زیادہ سے زیادہ مدت مقرر ہے؟

**جواب:** جیسا کہ اوپر گزرا کہ پاکی کی زیادہ مدت کی کوئی حد مقرر نہیں، جب تک خون نہیں آئے گا، اس وقت تک عورت پاک رہے گی۔

## پاکی کے پندرہ دنوں سے پہلے تین دن رات تک اور بعد کے تین دن رات تک آنے والا خون

کسی عورت کو تین دن رات تک خون آیا پھر وہ پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات تک خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور درمیان کے پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔ (بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۷۸)

﴿اعلم ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان خمسة عشر يوما فاكثر يكون فاصلاً بين الدمين في الحيض اتفاقا فما بلغ من كل هذا الدمين نصابا جعل حيضًا وانه اذا كان اقل من ثلاثة ايام لا يكون فاصلاً وان كان اكثر من الدمين اتفاقًا﴾
(ردالمحتار جلد ا صفحہ ۲۱۲ مکتبہ رشیدیہ)

## پندرہ دن کی پاکی سے پہلے اور بعد میں تین دن رات سے کم آنے والا خون حیض نہیں

**سوال:** اگر کسی عورت کو ایک دن یا دو دن حیض آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر

ایک یا دو دن خون آیا تو ایک یا دو دن کا کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** ان ایام میں آنے والا خون چونکہ تین دن رات سے کم ہے اس لئے یہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے اس لئے اگر ان ایام میں نمازیں چھوڑ دی ہوں تو وہ قضاء کی جائیں۔ "واقل الحیض ثلثة ایام ولیالیھا وما نقص من ذلک فھو استحاضة" (شرح البدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲ ازامداد السائلین)

## حائضہ کی اقسام

**سوال:** حائضہ کسے کہتے ہیں؟ اور حائضہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

**جواب:** جس عورت کو حیض آتا ہو اس کو حائضہ کہتے ہیں۔ حائضہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مبتداٗہ (۲) معتادہ۔

## مبتدۂ اور معتادہ کی تعریف

**سوال:** مبتدۂ اور معتادہ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض یا نفاس آیا ہو اس عورت کو مبتدۂ کہتے ہیں۔

"والمبتدأة من کانت فی اول حیض و نفاس" (منہل الواردین صفحہ ۷۶)

جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض نہ آیا ہو بلکہ بالغ ہونے کے بعد پہلے ایک صحیح حیض اور ایک صحیح طہر گزرا ہو یا حیض وطہر میں سے کوئی بھی ایک صحیح گزرا ہو تو اس کو معتادہ کہتے ہیں۔ "(والمعتادة من سبق منھا) من حین بلوغھا دم وطھر صحیحان (او احد ھما)" (منہل الواردین صفحہ ۷۶)

**فائدہ:** معتادہ کے بارے میں مزید تفصیل آگے معتادہ کے بیان میں آرہی ہے انشاء اللہ۔

# ایام مخصوصہ کے مسائل نماز

## دس دن اور مقررہ ایام عادت سے کم خون آیا تو نماز کے آخر وقت کا انتظار واجب ہے

**سوال:** جس عورت کا خون دس دن رات سے کم آکر بند ہو جائے یا مقررہ عادت سے کم آکر بند ہو جائے تو کیا وہ عورت فوراً غسل کر کے نماز ادا کر لے؟

**جواب:** جس عورت کا خون دس دن رات سے کم آکر بند ہوا تو اگر عادت مقرر ہو چکی ہو اور عادت سے بھی کم ہو تو اس کو نماز کے آخری وقت مستحب تک تاخیر کرنا واجب ہے اس خیال سے کہ شاید پھر خون نہ آجائے، مثلاً اگر عشاء کے شروع وقت خون بند ہوا ہو تو عشاء کے اخیر وقت مستحب یعنی ثلث لیل (رات کے تہائی) کے قریب تک اس کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔ (علم الفقہ حصہ اول صفحہ ۱۲۵)

## انقطاع دم کے بعد اخیر وقت مستحب کا انتظار مستحب ہے

**سوال:** عورت کو دس دن پورے ہونے کے بعد یا معتادہ کے عادت کے ایام گزرنے کے بعد خون بند ہو گیا تو کیا اس کو بھی اخیر وقت مستحب کا انتظار واجب ہے؟

**جواب:** جس عورت کا خون دس دن یا اگر عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق آکر بند ہوا ہو تو اس کو نماز کے اخیر وقت مستحب غسل میں توقف کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ (علم الفقہ حصہ اول بحوالہ بحر الرائق وغیرہ)

**فائدہ:** اخیر وقت مستحب گزرنے کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے اگر نماز بلا عذر شرعی ترک کر دے گی تو سخت گناہ گار ہو گی۔

## نماز عشاء کا وقت مستحب

**سوال:** نماز عشاء کا آخری وقت مستحب کب تک ہوتا ہے؟

**جواب:** نماز عشاء کا مستحب وقت رات کے تہائی حصے تک ہوتا ہے تہائی رات گزرنے کے بعد نصف رات تک مباح ہے اس کے بعد وقت میں کراہت آجاتی ہے۔ (علم الفقہ صفحہ ۱۴۷ بحوالہ شامی)

## رات کی تہائی یا آدھی رات کا حساب غروب آفتاب سے ہوگا

**سوال:** رات کی تہائی یا نصف کا حساب کب سے لگایا جائے گا؟ عشاء کا وقت شروع ہونے سے یا غروب آفتاب سے؟

**جواب:** رات کی تہائی یا نصف کا حساب سورج کے غروب ہونے کے وقت سے لگایا جائے گا نہ کہ عشاء کے وقت شروع ہونے سے۔

# مخصوص دنوں میں احکام نماز

## حائضہ پر نماز کی قضاء واجب نہیں

**سوال:** حیض کے دنوں میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر مخصوص ایام گزرنے کے بعد نماز کی قضاء لازم ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے، نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اس پر قضاء واجب نہیں۔ "والحیض یسقط عن الحائض الصلوة ویحرم علیها الصوم تقضی الصوم ولا تقضی الصلوة"

(شرح البدایہ جلد ۱ صفحہ ۶۳ از بہشتی زیور صفحہ ۱۷۹)

## حالت نماز میں حائضہ ہوگئی تو وہ نماز بھی معاف ہے

**سوال:** کسی عورت نے نماز کی نیت باندھ لی تھی، نماز کے دوران اس کو حیض آ گیا تو کیا ایام حیض گزر جانے کے بعد اس کو اس نماز کی قضاء کرنا چاہئے یا نہیں؟

**جواب:** اگر فرض نماز پڑھتے پڑھتے حیض آ گیا تو وہ نماز ہی معاف ہوگئی، اب ایام حیض گزرنے کے بعد اس نماز کی قضاء نہ پڑھے۔ (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۲۱۳)

**نوٹ:** عبارت اگلے سوال کے جواب میں دیکھیں۔

## نوافل و سنن کی قضاء ضروری ہے

**سوال:** نوافل و سنن اور فرائض تمام معاف ہو جاتے ہیں یا نوافل و سنن کی قضاء لازم رہتی ہے؟

**جواب:** نوافل و سنن میں اگر حائضہ ہو جائے تو ان کو قضاء کرنا ضروری ہے۔
"ولو شرعت تطوعا فی الصلوة والصوم قضتها" (امداد السائلین بحوالہ ردالمحتار جلد ا صفحہ ۲۱۳)

## نماز کے آخر وقت میں حائضہ ہوئی تو بھی نماز معاف ہے

**سوال:** ایک عورت نے نماز نہیں پڑھی تھی، نماز کے اخیر وقت میں حیض آ گیا تو کیا ایام مخصوصہ گزر جانے کے بعد اس عورت کو یہ نماز قضاء کرنا ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** نماز کے اخیر وقت میں حیض آ گیا ابھی نماز نہیں پڑھی تو نماز معاف ہوگئی، کیونکہ احناف کے ہاں اعتبار نماز کے آخری وقت کا ہے۔ "اما الفرض ففی الصوم تقضیه دون الصلوة وان مضی من الوقت ما یمکن اداء ها فیه لان العبرة عندنا فی آخر الوقت" (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۲۱۳)

## حائضہ پر فرض نماز کی قضاء کیوں واجب نہیں؟

**سوال:** حائضہ عورت پر نماز کی قضاء کیوں واجب نہیں ہے؟ حالانکہ رمضان کے

روزوں کی قضاء واجب ہے؟

**جواب**: حائضہ عورت پر نماز کی قضاء اس لئے واجب نہیں ہے کہ اس کی قضاء میں سخت دشواری ہوتی ہے اور مشقت کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے بندے سے حرج دور کر دیا ہے تا کہ وہ تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔

قرآن مقدس میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے "وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ" مثلاً کسی عورت کو دس دن تک حیض آتا ہے اور ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں تو اس حساب سے دس دن کی پچاس نمازیں قضاء ہوئیں اب پاک ہونے کے بعد اگر وہ روزانہ پانچ نمازیں قضاء کرے اور پانچ نمازیں ادا کرے تو اس میں شدید حرج ظاہر ہے۔ اور روزے کی قضاء میں حرج نہیں ہے کیونکہ سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں اگر رمضان المبارک میں وہ دس روزے نہیں رکھ سکی تو باقی گیارہ ماہ میں وہ ان روزوں کی قضاء کرے گی۔ یہ تو عقلی دلیل ہوئی اور نقلی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم ازواج مطہرات میں سے جب کوئی حیض سے پاک ہوتی تو وہ روزوں کی تو قضاء کرتی تھی اور نمازوں کی قضاء نہیں کرتی تھی۔

ہدایہ میں ہے "والحيض يسقط عن الحائض الصلوة ويحرم عليها الصوم وتقضى الصوم ولا تقضى الصلوات لان فى قضاء الصلوات حرجًا لتضا عفها ولا حرج فى قضاء الصوم لقول عائشة رضى الله تعالىٰ عنها "كانت احدانا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طهرت من حيضها تقضى الصيام ولا تقضى الصلوات لان فى قضاء الصلوات حرجا لتضا عفها ولا حرج فى قضاء الصوم" (ہدایہ جلد ۱)

## نفل اور سنت کی قضاء کیوں واجب ہے؟

**سوال**: نفل اور سنت کی قضاء کیوں واجب ہے جب کہ فرض کی واجب نہیں ہے؟

**جواب:** اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز تو اس حالت میں معاف ہو جاتی ہے، اور نفل اور سنت کی نیت باندھنے کے بعد اگر کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اسی قاعدہ سے یہ سنتیں بھی واجب ہو گئیں، اس لئے دوبارہ پڑھنی پڑھیں گی۔ (تعلیم النساء صفحہ ۱۵۸)

**سوال:** اگر کسی عورت کو نفل نماز میں حیض آ گیا تو وہ اس کو دوبارہ پڑھے گی یا نہیں؟

**جواب:** اگر کسی عورت کو نفل نماز کے اندر حیض آ گیا تو وہ اس کو دوبارہ پڑھے گی کیونکہ فرض نماز تو اللہ رب العزت کی طرف سے واجب ہوتی ہے اس لئے وہ معاف ہو جاتی ہے لیکن نفل نماز انسان اپنے اوپر خود واجب کرتا ہے اس لئے وہ معاف نہیں ہوگی۔ پاک ہونے کے بعد نماز کی قضاء کرنا ضروری ہوگی۔ لیکن اگر چار کی نیت کی ہوگی تو دو رکعت قضاء کرنا ہوگی۔ "وَقضٰی رکعتین لو نوی اربعا وافسده بعد القعود الاول او قبله کذا فی الکنز" (عالمگیری جلد ا صفحہ ۱۱۴)

## نذر کی قضاء کا حکم

**سوال:** اگر چار رکعت نذر کی نیت باندھی اور نماز کے دوران حیض آ گیا تو اب اس کو یہ نماز قضاء کرنی چاہیے یا نہیں؟

**جواب:** اگر چار رکعت نذر کی نیت باندھی اور عورت کو حیض آ گیا تو اب (حیض کے ایام گزرنے کے بعد) اس کو یہ نماز قضاء کرنا ہوگی۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۲۸)

## دو رکعت پڑھ چکی ہے تو دو رکعت کی قضاء کرنا ہوگی

**سوال:** اگر دو رکعت پڑھ چکی ہے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں حیض آ جائے تو کیا صرف دو رکعت کی قضاء کرے گی یا چار رکعت کی قضاء کرے گی؟

**جواب:** اگر دو رکعت پڑھ چکی ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں حیض آیا ہے تو

صرف دو رکعت کی قضاء کرنا پڑے گی، کیونکہ نفل نماز ہر دو رکعت الگ الگ شفعہ ہوتا ہے اس لئے دو رکعت کی قضاء کرنا ہوگی۔ (گلدستہ، خواتین صفحہ ۲۸)

## نذر کی چھ رکعتوں کی نیت میں قضاء کا حکم

**سوال:** اسی طرح اگر چھ رکعت کی نذر میں دو یا چار رکعت پڑھنے کے بعد حیض آ جائے تو اب کتنی رکعتوں کے قضاء کرنے کا حکم ہوگا؟

**جواب:** اگر کسی کو چھ رکعت کی نذر میں دو یا چار رکعت کے بعد حیض آ جائے تو اب بھی دو رکعت ہی قضاء کرنا ہوگی، کیونکہ نفل نماز میں ہر دو رکعت الگ شفعہ ہوتا ہے۔

(گلدستہ، خواتین صفحہ ۲۸)

## ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو نماز کا حکم

**سوال:** کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو کیا وہ بغیر غسل کے وضو کر کے نماز ادا کر لے یا غسل کرنا ضروری ہے؟

**جواب:** اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا ہو تو نہانا واجب نہیں، وضو کر کے نماز پڑھے (لیکن نماز کے مستحب وقت کے آخر کا انتظار کرنا واجب ہے کہ شاید دوبارہ خون نہ آ جائے)۔ (بہشتی زیور صفحہ ۱۸۰)

## معتادہ کو پندرہ دن مکمل ہونے سے قبل دوبارہ خون آ گیا تو پڑھی گئی نماز کا حکم

**سوال:** کسی عورت کو ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا اس نے بغیر غسل کئے نماز شروع کر دی، ابھی پندرہ دن نہ ہو پائے تھے کہ دوبارہ خون آ گیا تو کیا وہ ان دنوں کی نماز قضاء کرے یا نہ کرے؟

**جواب:** پندرہ دن سے کم پاکی کا کچھ اعتبار نہیں ہے، بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا

اول سے آخر تک خون جاری رہا۔ تو جتنے دن تو حیض آنے کی عادت ہے اتنے دن حیض ہے باقی استحاضہ ہے، پھر اگر ایام عادت حیض گزرنے کے بعد غسل کرلیا تھا باقی دنوں کی نماز درست ہے اور ایام حیض کی نماز کی قضاء نہیں ہے اور اگر غسل نہیں کیا تو تمام ایام جو حیض کے بعد کے ہیں، ان کی نمازیں قضاء کرنا ضروری ہیں۔

﴿اعلم ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان خمسة عشر يومًا فاكثر يكون فاصلاً بين الدمين فى الحيض اتفاقًا فما بلغ من كل الدمين نصابًا جعل حيضًا. وانه إذا كان اقل من ثلثة ايام لا يكون فاصلاً.﴾ (ردالمحتار جلد۱ صفحہ۲۹۸)

﴿وروى ابويوسف عن ابى حنيفة ان الطهر المتخلل بين الدمين اذا كان اقل من خمسة عشر يومًا لم يفصل وكثير من المتأخرين أفتوا بهذه الرواية لانها اسهل على المفتى والمستفتى كذا فى التبيين الخ﴾ (عالمگیری صفحہ۳۸)

## غیر معتادہ کو پندرہ دن سے قبل دوبارہ خون آگیا تو پڑھی گئی نماز کا حکم

**سوال:** ایک عورت کو دو دن خون آیا پھر خون بند ہوگیا، اس نے استحاضہ سمجھ کر بغیر غسل کئے نماز شروع کردی ابھی چودہ دن ہی گزرے تھے کہ دوبارہ خون آگیا، اور اس عورت کی کچھ عادت بھی مقرر نہیں ہے بلکہ پہلی مرتبہ خون آیا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

**جواب:** ان تمام ایام میں پہلے دس دن تو حیض کے ہیں باقی تمام دن استحاضہ کے ہیں لہٰذا اگر ان دس دنوں کے بعد غسل کرلیا تھا تو غسل کے بعد کے دنوں کی نمازیں درست ہوگئیں، اور اگر غسل نہیں کیا تو جب تک غسل نہیں کیا ان تمام دنوں کی نمازوں

کی قضاء ضروری ہے۔ (امداد السائلین غیر مطبوعہ)

## بوقت عصر پاک ہوئی تو تراویح کا حکم

**سوال:** اگر کسی عورت نے حیض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا مگر عصر کے وقت پاک ہو گئی تو کیا اب اس پر تراویح لازم ہے؟ یا روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے تراویح بھی معاف ہوگی؟

**جواب:** جب وہ عصر کے وقت پاک ہوگئی تو جس طرح اس پر تمام نمازیں لازم ہیں اسی طرح تراویح بھی عشاء کی نماز کے بعد پڑھنی ہوگی۔ کیونکہ تراویح عشاء کی نماز کے تابع ہے روزہ کے تابع نہیں ہے۔

﴿والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين ان العشاء صلّاها بلا طهارة دون التراويح والوتر اعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لانها تبع للعشاء﴾ (عالمگیری صفحہ ۱۱۵)

## حیض کے ساتھ بالغ ہوئی تو نماز کا حکم

**سوال:** ایک لڑکی فجر کے طلوع ہونے سے پہلے حیض کے ساتھ بالغ ہوئی تو اس پر نماز عشاء کی قضاء واجب ہے؟

**جواب:** اگر لڑکی فجر طلوع ہونے سے پہلے حیض کے ساتھ بالغ ہوئی تو اس پر عشاء کی نماز کی قضاء واجب نہیں ہے۔ (کیونکہ بلوغ سے پہلے نماز فرض نہیں اور بعد البلوغ حیض کی وجہ سے ساقط ہے)۔ (زبدۃ الفقہ)

## ایام حیض کا فاصلہ ترتیب سے مانع نہیں ہے

**سوال:** ایک عورت سے ظہر کی نماز قضاء ہوگئی اور عصر کے وقت اس کو حیض آگیا

حالانکہ وہ عورت صاحب ترتیب ہے، سات دن حیض کا خون جاری ہوا آٹھویں دن وہ عصر کے وقت پاک ہوگئی تو کیا وہ عصر کی نماز سے پہلے قضاء شدہ نماز ظہر پڑھے گی یا اس سے ترتیب ساقط ہوگئی؟

**جواب:** ایام حیض کا فاصلہ ترتیب کا مانع نہیں ہے، خواہ کتنی ہی ہو پس اگر کسی ترتیب والی عورت کی ایک نماز قضاء ہوگئی، پھر اس کو حیض ہوا، جب وہ حیض سے پاک ہوجائے تو اس کو پہلے قضاء نماز پڑھنی چاہیئے پھر وقتی نماز پڑھے، اگر وقتی نماز پڑھ لی تو یہ درست نہیں ہے وہ پہلے قضاء پڑھے پھر وقتی نماز کا اعادہ کرے (یعنی لوٹائے)۔

**"وفی الصیرفیة امرأة ترکت صلاة فحاضت وطهرت فصلت مع تذکر الفائتة قال لا یجوز کذا فی التار خانیة"** (ہندیہ صفحہ ۱۲۴)

## مذکورہ بالا عورت نے بھول کر نماز عصر ادا کر لی تو کیا کرے؟

**سوال:** مذکورہ بالا عورت کو قضاء نماز یاد نہیں رہی، اس نے وقتی نماز ادا کر لی یعنی عصر کی نماز پڑھ لی تو کیا اب وہ عصر کی نماز قضاء نماز پڑھ کر دوبارہ لوٹائے یا کیا کرے؟

**جواب:** قضاء نماز کے بھولنے سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، جب تک یاد نہ آئے ترتیب لازم نہ ہوگی اور یاد آنے پر ترتیب لازم ہو جائے گی۔ اگر وقتی نماز ادا کرنے کے بعد بھولی ہوئی قضاء نماز یاد آئی تو وقت کی نماز جائز ہوگئی۔ اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر وقتی نماز کے اندر سلام پھیرنے سے پہلے یاد آیا کہ اس کے اوپر کچھ یعنی پانچ نمازوں سے کم نمازوں کی قضاء واجب ہے خواہ وہ پرانی ہوں یا نئی وقت میں گنجائش ہو تو اب اس پر ترتیب لازم ہو جائے گی اور وقتی نماز فاسد ہو جائے گی۔ پس پہلے قضاء نمازیں ترتیب سے پڑھے پھر وقتی نماز ادا کرے۔

(زبدۃ الفقہ جلد۲ صفحہ ۴۷ا عمدۃ الفقہ جلد۲ صفحہ ۳۵۰)

# ترتیب والی عورت وقت کی کمی کی وجہ سے پہلے وقتی نماز پڑھ لے

**سوال:** ترتیب والی عورت سے عصر کی نماز قضاء ہوگئی، مغرب کے وقت حیض آ گیا سات دن کے بعد وہ عصر کے بعد ایسے وقت پاک ہوئی کہ پھرتی سے غسل کر کے صرف وہ وقتی نماز ادا کرسکتی ہے یا قضاء، قضاء اور وقتی دونوں نمازیں نہیں پڑھ سکتی تو کیا اب وہ وقتی نماز ادا کرے یا قضاء پڑھے؟

**جواب:** تنگی وقت کی وجہ سے قضاء اور وقتی فرض کے درمیان ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، پس اگر اتنا وقت ہو کہ صرف ایک نماز پڑھ سکتی ہے تو وقتی نماز پڑھ لے اس کے بعد قضاء نمازیں پڑھے، اگر اس نے قضاء نماز پڑھی اور وقتی نماز کو قضاء کر دیا تو وہ قضاء نماز جائز ہو جائے گی لیکن وقتی نماز قضاء کر دینے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی۔ (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۷۳)

# سنن و مستحبات کی رعایت کے بغیر دونوں نمازیں پڑھ سکے تو بھی ترتیب فرض ہے

**سوال:** مذکورہ بالا عورت اگر سنن و مستحبات کی رعایت نہ رکھے تو وقتی اور قضاء دونوں نمازیں پڑھ سکتی ہے، تو کیا وہ دونوں نمازیں پڑھ لے یا سنن و مستحبات کی رعایت کے ساتھ صرف وقتی نماز پڑھ لے۔

**جواب:** اگر وقت اتنا تھوڑا ہو کہ وقتی اور قضاء دونوں نمازوں کو سنن اور مستحبات کی رعایت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی اور سنن و مستحبات ترک کر کے دونوں نمازیں پڑھ سکتی ہے، تب بھی اس پر ترتیب فرض ہے۔ (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۷۴)

## ترتیب والی عورت کے ذمہ کئی نمازوں کی قضا ہوتو وہ کیا کرے؟

**سوال:** ایک عورت سے چار نمازیں قضاء ہوگئیں اس کے بعد اس کو ماہواری آ گئی پانچ دن بعد وہ ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ وہ ان چار نمازوں کو قضاء نہیں کر سکتی، صرف اتنا وقت ہے کہ وہ تین نمازیں پڑھ سکتی ہے دو قضاء اور ایک وقتی تو وہ اب کیا کرے؟

**جواب:** اگر قضاء نمازیں ایک سے زیادہ ہوں اور وقت میں اتنی گنجائش نہ ہو کہ سب قضاء نمازوں اور وقتی نماز کو ترتیب سے پڑھ سکے بلکہ صرف اتنی گنجائش ہو کہ وقتی نماز سے پہلے بعض قضاء نمازیں پڑھ سکے تو اس (مسئلہ) میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اس سے ترتیب ساقط ہے اور اس کو وقتی نماز پہلے پڑھ لینا جائز ہے۔ اور بعض کے نزدیک جس قدر نمازوں کو ترتیب سے پڑھنے کی گنجائش ہے ان میں اور وقتی نمازوں میں ترتیب واجب ہے یعنی جب تک ان بعض نمازوں کو نہ پڑھ لے وقتی نماز جائز نہ ہوگی بعض نے اس کو صحیح کہا اور ترجیح دی ہے۔ (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۷۴)

## چھ یا زیادہ نمازیں جمع ہو جائیں تو ترتیب ساقط ہو جائے گی

**سوال:** اگر کسی عورت کے ذمہ چھ یا زیادہ قضاء نمازیں جمع ہوں تو وہ بھی ترتیب والی کہلائے گی اور اس کے لئے بھی وہی حکم ہوگا جو اوپر گزرا؟

**جواب:** جب چھ یا زیادہ قضاء نمازیں جمع ہو جائیں تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، اس لئے وہ عورت ترتیب والی نہیں کہلائے گی اور نہ ہی اس کا وہ حکم ہے جو پہلے بیان ہوا بلکہ وہ ان نمازوں کو قضاء کئے بغیر بھی وقتی نماز ادا کر سکتی ہے۔ (امداد السائلین)

## تنگیٔ وقت کا اعتبار کب سے ہوگا؟

**سوال:** تنگیٔ وقت کا اعتبار کب سے ہوگا؟

**جواب:** ترتیب ساقط ہونے کے لئے وقت کی تنگی کا اعتبار نماز کے شروع کرتے وقت ہے۔ (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۷۳)

## ترتیب ساقط ہونے کے لئے اصل وقت کی تنگی کا اعتبار ہے

**سوال:** تنگیٔ وقت کی وجہ سے ترتیب ساقط ہونے کے لئے اصل وقت کا اعتبار ہے یا وقت مستحب کا؟

**جواب:** تنگیٔ وقت کی وجہ سے ترتیب ساقط ہونے کے لئے اصل وقت کی تنگی کا اعتبار ہے مستحب وقت کا اعتبار نہیں ہے۔ لیکن عصر کے وقت میں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل وقت کا اعتبار ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحب وقت کا اعتبار ہے۔ (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۷۳)

**فائدہ:** وقت تنگ ہونے میں نماز پڑھنے والی کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ حقیقت میں تنگ ہونے سے ترتیب ساقط ہوگی۔ (زبدۃ الفقہ حصہ دوم صفحہ ۱۷۴)

## عادت سے کم خون آکر بند ہوگیا تو بھی نماز پڑھنا واجب ہے

**سوال:** ایک عورت کی عادت یہ ہے کہ اس کو پانچ دن خون آتا ہے لیکن اس ماہ چار دن کے بعد خون بند ہوگیا تو وہ کیا کرے؟ آیا پانچ دن پورے کر کے غسل کر کے نماز ادا کرے یا خون بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز ادا کرے۔

**جواب:** خون بند ہونے کے بعد اس پر واجب ہے کہ اخیر وقت مستحب کا انتظار کرے جس وقت مستحب گزر جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے۔

(امداد السائلین)

## مبتدۂ دو دن خون دیکھ کر چار دن پاک رہی تو نماز کا حکم

**سوال:** اگر مبتدۂ نے دو دن خون دیکھا پھر چار دن پاک رہی تو دو دن اس نے استحاضہ کے سمجھ کر غسل کر کے نماز پڑھی پھر چار دن کے بعد ایک دن خون آیا تو ان چار دن کی نمازیں ہوئیں یا نہیں ہوئیں؟

**جواب:** اگر حائضہ مبتدۂ نے جس طرح سوال میں بتایا گیا ہے حیض کے خون کو دیکھا تو جن دنوں میں دیکھا ہے وہ بھی اور جن دنوں میں نہیں دیکھا وہ بھی۔ تمام دن حیض کے ہیں اور جو نمازیں (استحاضہ کے) مغالطہ میں ادا کی گئی ہیں وہ غیر معتبر ہیں۔

(از گلدستہ خواتین بتغیر صفحہ ۲۹)

## معتادہ کو نو دن میں آٹھویں دن خون نہ آیا اس میں پڑھی گئی نماز کا حکم

**سوال:** کسی عورت کی عادت ہے کہ اس کو ایام حیض میں سات دن خون آتا ہے، لہٰذا اس نے ساتویں دن خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی پھر ایک دن خون آکر اگلے دن خون بند ہو گیا تو اب اس کی ان نمازوں کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر کسی عورت کی عادت جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے سات دن ہے مگر خلاف عادت جب نویں دن پھر خون آگیا تو یہ تمام نو دن حیض کے ہیں اور یہ عادت کی تبدیلی سمجھی جائے گی، اس عرصہ میں پڑھی گئی نمازیں اکارت گئیں۔

(امداد السائلین غیر مطبوعہ)

## صرف شبہ کی وجہ سے چھوڑی گئی نماز کی قضاء ضروری ہے

**سوال:** ایک عورت کو ہر ماہ ۱۰ تاریخ کو حیض آتا ہے، لیکن اس ماہ ابھی حیض شروع نہیں ہوا، حیض شروع ہونے کے وقت سے اس عورت نے حیض کے شبہ سے نماز کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ ایک نماز کا وقت گزر گیا اور حیض شروع نہیں ہوا، تو کیا بعد میں اس نماز کی قضاء اس کے ذمہ ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** اگر کسی عورت کی عادت دس تاریخ کو خون آنے کی ہے تب بھی جب تک حیض شروع نہ ہو جائے اتنے دنوں تک نماز کا چھوڑنا غلط ہے۔ کیونکہ حیض شروع ہونے کا حکم اس وقت سے لگے گا جب خون نکل کر ظاہر ہو جائے گا۔ لہٰذا جو نماز چھوڑی گئی اس کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہے۔ "لا یثبت حکم کل منها الا بخروج الدم وظهوره وهذا هو ظاهر مذهب اصحابنا وعليه عامة مشايخنا وعليه الفتوى هكذا في المحيط" (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳۸)

## حیض کا پتہ دیر سے چلتا ہے تو اس دوران پڑھی گئی نماز کا حکم

**سوال:** اکثر حیض کا دو یا تین گھنٹے بعد پتہ چلتا ہے، اگر اس دوران نماز وغیرہ پڑھ لی ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** اگر اس دوران نماز وغیرہ پڑھ لی ہو تو وہ نماز بے کار ہوگئی اور اس کی قضاء بھی نہیں ہے، البتہ اگر نوافل پڑھے ہوں اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ نفل شروع کرنے کے بعد حیض شروع ہوا تھا تو اب پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء کرے گی۔

"لو افتتحت الصلوة في آخر الوقت ثم حاضت لايلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع كذا في الخلاصة" (فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۳۸)

## سستی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تھی کہ ماہواری آگئی تو بھی قضاء نہیں

**سوال:** کوئی عذر نہ تھا سستی کی وجہ سے نماز میں تاخیر کی اور حیض آنا شروع ہوگیا تو اب بھی اس کو یہ نماز معاف ہو جائے گی یا نہیں؟

**جواب:** جی ہاں اب بھی اس کو یہ نماز معاف ہوگئی کیونکہ اگر اس کو حیض نہیں آتا تو آخری وقت نماز پڑھ سکتی تھی، لیکن چونکہ اب اس کو حیض آگیا اس لئے وہ اس نماز کی مکلّف نہیں رہی۔

﴿اذا حاضت في الوقت اونفست سقط فرضه بقي من الوقت ما يمكن ان تصلي فيه اولا هكذا في الذخيرة﴾ (عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳۸)

## دس دن سے کم خون آکر بند ہوگیا تو نماز کا حکم

**سوال:** اگر کسی عورت کو دس دن سے کم خون آکر بند ہو جائے تو جس وقت خون بند ہوا اس وقت کی نماز اس کے ذمہ ضروری ہے یا نہیں؟

**جواب:** اگر دس دن سے کم حیض آئے اور ایسے وقت خون بند ہو کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے (یہاں اس قدر وقت مراد ہے جس میں غسل کے فرائض ادا کر سکے) تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی، تب بھی اس وقت کی نماز پڑھنی پڑے گی (یعنی نیت باندھ کے نماز شروع کر دے اور اگرچہ بعد نیت باندھنے کے وہ وقت نکل بھی جائے تو بھی نماز پوری کرے لیکن صبح کے وقت میں اگر نیت باندھنے کے بعد سورج نکل آئے تو وہ نماز ٹوٹ گئی پھر سے وہ قضاء کرے۔ (اگر نہ پڑھی تو) قضاء پڑھنا پڑے گی۔ (بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۸۰)

﴿ولو انقطع لعشرة فتقضى الصلوة ان بقى قدر التحريمة فقط والحاصل ان زمن الغسل من الحيض لو انقطع لاقله لانها انما تطهر بعد الغسل﴾ (ردالمختار جلد۱ صفحہ۳۰۶)

## تکبیر تحریمہ اور نیت کا بھی وقت نہ ہوتو نماز معاف ہے

**سوال:** اگر خون ایسے وقت بند ہو کہ جلدی جلدی بھی غسل کرے تو بھی تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھنے کا وقت باقی نہیں رہتا تو کیا اس صورت میں بھی نماز کی قضا واجب ہوگی؟

**جواب:** اگر عورت ایسے وقت حیض سے فارغ ہو کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھنے کا وقت بھی غسل کرنے کے بعد نہیں بچتا تو نماز معاف ہے اس کی قضاء پڑھنا واجب نہیں۔ "فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر ما یسع الغسل فقط لم یجب علیها قضاء تلک الصلوة لانها لم تخرج من الحیض فی الوقت بخلاف ما اذا کان یسع التحریمة ایضا لان التحریمة من الطهر فیجب القضاء ایضًا." (ردالمختار جلد۱ صفحہ۳۰۶)

## اگر پورے دس دن پر خون بند ہو تو نماز کا حکم

**سوال:** ایک عورت کو پورے دس دن رات حیض آیا اور خون ایسے وقت بند ہوا کہ غسل وغیرہ کا وقت نہیں ہے تو کیا اس صورت میں نماز کی قضاء واجب ہوگی؟

**جواب:** اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت باقی ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں ہے تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضاء پڑھنی چاہئے۔ (بہشتی زیور صفحہ۱۸۱)

﴿واما اذا انقطع فانها تخرج من الحیض بمجرد ذالک

فیکون زمن الغسل من الطهر والالزم ان تزید مدة الحیض علی العشرۃ فاذا ادرکت من اخرا لوقت قدر التحریمة وجب القضاء وان لم تتمکن من الغسل لانها ادرکت بعد الخروج من الحیض جزء من الوقت﴾ (ردالمختار جلد ا صفحہ ۳۰۶)

## بغیر عذر نماز قضاء کرنا سخت گناہ ہے

**سوال:** عورت حیض سے اس وقت فارغ ہوئی کہ وہ غسل کر کے نماز آرام سے ادا کرسکتی تھی، لیکن تاخیر کر دے تو کیا یہ جائز ہے؟

**جواب:** اگر اتنا وقت ابھی باقی ہے کہ وہ غسل کر کے نماز ادا کرسکتی ہے تو اس پر اس وقت کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ سستی کی وجہ سے تاخیر کر کے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا گنہگار ہوگی، اس کی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کو قضاء کر دے گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا۔ ایک حقب کی مقدار اسی ہزار برس کے برابر ہوگی اس حساب سے ایک برس ۳۶۰ دن کا ہوتا ہے اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا تو اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوئی۔ (فضائل اعمال صفحہ ۳۳۰)

﴿روی انّه علیه الصّلوٰة والسلام قال من ترک الصلوٰة حتی مضٰی وقتها ثم قضیٰ عذّب فی النّار حُقباً والحقب ثمانون سنةً والسنة ثلاثمئةٍ وّستون یوماً کُلّ یوم کان مقداره الف سنةٍ﴾

## عادت سے زائد اور دس دن سے کم خون آئے تو وہ عادت کی تبدیلی ہے

**سوال:** ایک عورت کی عادت یہ ہے کہ اس کو ہر ماہ تین دن خون آتا ہے لیکن کسی ماہ

ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے، اور خون بند نہیں ہوا یہاں تک کہ دس دن تک جاری رہا تو کیا ایام عادت گزرنے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے؟

**جواب:** اگر کسی عورت کی عادت تین دن رات خون آنے کی ہے لیکن سوال کے مطابق اگر کسی مہینہ ایسا ہو گیا کہ خون عادت کے موافق بند نہیں ہوا تو وہ ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے، جب دس دن سے پہلے یہ خون بند ہو گیا تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، کچھ قضاء پڑھنا نہ پڑے گی، اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی، اس لئے یہ تمام دن حیض کے ہوں گے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۱۸۰)

﴿فان رأت بين طهرين تامين دما لا على عادتها بالزيادة أو النقصان اوبالتقدّم او بالتأخر بهما معا انتقلت العادة الى أيام دمها حقيقيا كان الدم أو حكمياً﴾ (فتاویٰ ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۹)

## ایام عادت کے بعد بھی گیارویں دن تک خون بند نہ ہوا تو نماز کا حکم

**سوال:** ایک عورت کی عادت تو یہ ہے کہ اس کو ہر ماہ تین دن خون آتا ہے لیکن کسی ماہ ایسا ہوا کہ تین دنوں کے بعد بھی خون جاری رہا حتیٰ کہ گیارویں دن بھی خون آیا، تو کیا عادت کے ایام کے بعد جو دن ہیں ان کی نماز کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہوگی کہ نہیں؟

**جواب:** اگر گیارویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین دن ہی تھے (باقی) یہ (سب دن) استحاضہ کے ہیں گیارویں دن نہا لے اور سات دنوں کی نمازیں قضاء کرے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۱۸۰)

﴿فان لم يجاوز العشرة فالطهر والدم كلاهما حيض سواء كانت مبتدأة او معتادة وان جاوز العشرة ففى المبتدأة حيضها

عشرۃ ایام وفی المعتادۃ معروفتها فی الحیض حیض والطهر طهر هکذا فی السراج الوهاج﴾

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳۷ مطبوعہ کوئٹہ)

**سوال:** ایک عورت نے نماز نہیں پڑھی تھی نماز کے اخیر وقت میں خون ظاہر ہوا مگر گاڑھا ہونے کی وجہ سے بہا نہیں یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر گیا، تو کیا اس صورت میں اس پر اس نماز کی قضاء لازم ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** نماز کے اخیر وقت میں جب خون ظاہر ہو گیا تو یہ نماز اس کو معاف ہو گئی خواہ خون بہے یا نہ بہے کیونکہ حیض کا حکم لگنے کے لئے خروج (نکلنا) اور ظہور (ظاہر ہونا) شرط ہے۔ سیلان (بہنا) شرط نہیں ہے۔"لایثبت حکم کل منها الا بخروج الدم وظهوره" (عالمگیری جلد ۱، امداد السائلین)

## ایام حیض میں روزے کے احکام

**سوال:** حیض کے دنوں میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟

**جواب:** حیض کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ (زبدۃ الفقہ حصہ اول صفحہ ۱۲۷)

**سوال:** حیض کے دنوں کی نماز تو معاف ہے، کیا ان دنوں میں چھوٹے ہوئے روزے بھی معاف ہیں یا نہیں؟

**جواب:** حیض کے دنوں میں چھوٹے ہوئے روزے معاف نہیں ہوتے بلکہ پاک ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء لازم ہے۔ یعنی فرض روزہ کی قضاء فرض اور واجب روزہ کی قضاء واجب ہے۔ (زبدۃ الفقہ حصہ اول صفحہ ۱۲۷)

﴿والحیض یسقط عن الحائض الصلوۃ ویحرم علیها الصوم وتقضی الصوم ولا تقضی الصلوۃ﴾

(شرح البدایہ جلد ۱ صفحہ ۶۳ از بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۷۹)

## حائضہ پر روزہ کی قضاء کیوں لازم ہے

**سوال:** ایام حیض میں نمازوں کی قضاء تو لازم نہیں ہے لیکن روزوں کی قضاء کیوں لازم ہے؟

**جواب:** نماز کی قضاء میں حرج ہے جب کہ روزہ کی قضاء میں کچھ حرج و مشقت نہیں ہے اس لئے روزہ کی قضا تو لازم ہے، نماز کی قضاء لازم نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے نماز کے احکام میں سوال دیکھیں)

## روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو روزہ ختم ہو جاتا ہے

**سوال:** روزہ کی حالت میں اگر حیض آجائے تو کیا وہ روزہ باقی رہتا ہے یا نہیں اگر باقی نہیں رہتا تو بعد میں اس روزہ کی قضاء لازم آتی ہے یا معاف ہے؟

**جواب:** روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضاء لازم آتی ہے۔ چنانچہ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اس روزہ کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہے۔ **"ولو شرعت تطوعا فی الصلوة والصوم تقضیهما"**

## نفل روزہ میں حیض آجائے تو اس کی قضاء بھی لازم ہے

**سوال:** اگر کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا ہو، اور روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو کیا اس روزہ کی قضاء بھی عورت کے ذمہ لازمی ہوگی یا وہ معاف ہے؟

**جواب:** نفل روزہ کو شروع کر لینے کے بعد اس کی تکمیل واجب ہوتی ہے، چونکہ حیض آنے کی وجہ سے روزہ کی تکمیل نہیں ہوئی اس لئے اس کی قضاء لازم ہے۔

﴿**اذا شرعت فی صوم النفل ثم حاضت یلزمها القضاء احتیاطًا هکذا فی الظهیریة**﴾ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳۸)

## حائضہ کو رمضان کے دنوں میں کھانا جائز ہے

**سوال:** اگر رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں حیض آگیا تو وہ کھانا پینا شروع کردے یا نہیں؟

**جواب:** اگر روزہ کی حالت میں حیض آگیا تو چونکہ اب اس کا روزہ نہیں رہا اس لئے اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے۔ بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے گی۔

﴿واجمعوا علی انه لایجب التشبه بالصائم علی الحائض والنفساء والمریض والمسافر كذا فی الخلاصه﴾

(عالمگیری جلد ا صفحہ ۲۱۵)

**سوال:** اگر روزہ کی حالت میں حیض آگیا تو ویسے شرعاً افطار کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن عورتیں کہتی ہیں کہ احتراماً روزہ افطار نہیں کرنا چاہئے؟

**جواب:** روزے کے دوران اگر حیض آ جائے تو شرعاً افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن بعض عورتیں جو یہ کہتی ہیں کہ احتراماً افطار نہ کیا جائے تو یہ غلط ہے، کیونکہ اس طرح تو وہ روزے جو حیض کے درمیان آئیں گے تو ان میں بھی کھانا پینا نہ چاہئے، کیونکہ اس احترام کے تو وہ روزے بھی مستحق ہیں، لہٰذا اسی وجہ سے اس کو افطار کر لینا چاہئے، ہاں احتراماً کسی کے سامنے نہ کھائے نہ پیئے۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۳۳)

## حالت روزہ میں بعد زوال قبل الزوال کا کچھ فرق نہیں ہے

**سوال:** کیا روزہ کی حالت میں زوال سے پہلے اور زوال کے بعد حیض آجانے میں کچھ فرق ہے جیسا کہ بعض خواتین کے نزدیک زوال سے پہلے حیض آجانے کی صورت میں کھانا پینا درست نہیں ہے؟

**جواب:** زوال سے پہلے اور زوال کے بعد ایک ہی حکم ہے کھانا پینا درست ہے۔

(گلدستہ خواتین صفحہ ۳۴)

**سوال:** اگر سحری کرنے کے تھوڑی دیر بعد حیض آ جائے تو کیا وہ سارا دن روزے داروں کی طرح رہے گی؟

**جواب:** اگر سحری کرنے کے تھوڑی دیر بعد حیض آ جائے تب بھی اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، لہٰذا کھانا پینا جائز ہے، بعد میں اس کی قضاء کرے۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۴۴)

## رمضان میں پہلی مرتبہ حیض آیا تو کھانے پینے کا حکم

**سوال:** اگر کوئی لڑکی روزے میں بالغ ہوئی (یعنی اس کو پہلی مرتبہ حیض آیا) تو کیا اس کو اس دن کا کھانا پینا جائز ہے۔

**جواب:** جس کو روزہ میں پہلی مرتبہ حیض آ جائے تو اس کو دوسرے روزے داروں کی طرح رہنے کا حکم ہے، لیکن اس پر اس روزے کی قضاء نہیں ہوگی۔ "**اذا بلغ الصبی او اسلم الکافر فی رمضان امسکا بقیة یومهما ولو افطرا لا قضاء علیهما**"

(شرح البدایہ جلد ا صفحہ ۲۰۵، بہشتی زیور صفحہ ۲۴۵)

## پہلی مرتبہ حیض آیا رمضان میں اور کھا پی لیا تو اس کا حکم

**سوال:** اگر یہ لڑکی (جس کو پہلی مرتبہ حیض آیا) اس دن کھا پی لے تو کیا اس پر اس روزے کی قضاء لازم ہوگی۔

**جواب:** اس کو (یعنی جس کو پہلی مرتبہ روزے کی حالت میں حیض آ جائے اس دن کچھ کھانے پینے کی صورت میں بھی اس روزے کی قضاء لازم نہیں ہے۔

## مذکورہ بالا لڑکی نے اگر رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ رکھا ہو تو اس کی قضاء کا حکم

**سوال:** اگر اس نے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ یعنی قضاء یا نفل یا نذر وغیرہ کا

روزہ رکھا ہو اور اس کو اس روزہ کے دوران پہلی مرتبہ حیض آ جائے تو کیا اس صورت میں ان کی قضاء کرنی ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** اگر نفل یا نذر وغیرہ کا روزہ رکھا ہو تب بھی اس کی قضاء نہیں رکھنا پڑے گی۔

(گلدستہ خواتین صفحہ ۳۶)

## مبتدئہ کا پہلے دن کے علاوہ عام حائضات کا حکم ہے

**سوال:** کیا اس (مبتدئہ لڑکی کو پہلے دن کے بعد بقیہ ایام حیض میں کچھ نہ کھانے پینے اور روزے کی قضاء نہ رکھنے کا حکم ہے یا نہیں۔

**جواب:** اس لڑکی کے لئے بقیہ ایام حیض کا وہی حکم ہے جو عام حائضہ کا حکم ہے کہ ان روزوں کی قضاء رکھنی بھی لازم ہوگی اور اس طرح کھانے پینے کا بھی یہی (عام حائضہ) والا حکم ہے کہ روزہ داروں کا احترام کرے ان کے سامنے نہ کھائے پھر پاک ہونے کے بعد بقیہ روزے رکھنا واجب ہیں۔

## کسی عورت نے روزہ توڑ لیا پھر حائضہ ہوگئی تو صرف قضاء لازم ہے

**سوال:** اگر کسی عورت نے جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کر لیا جیسے کھانا، پینا وغیرہ پھر اس کو حیض آ گیا تو کیا اس پر صرف اس دن کی قضاء لازم ہے یا کفارہ بھی لازم ہے۔

**جواب:** اگر کسی عورت نے جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کر لیا جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے پھر اسی دن کو حیض آ گیا تو اس پر اس روزہ کی قضاء لازم ہے کفارہ لازم نہیں ہے۔

(امداد السائلین)

## عورت کا روزہ توڑنے کے بعد مریضہ ہو جانا

**سوال:** کسی عورت نے روزہ توڑ دیا، پھر اس کو ایسا مرض لاحق ہو گیا جس کی وجہ سے

روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے تو کیا اس پر کفارہ بھی لازم ہوگا یا صرف قضاء ہی لازم ہے۔

**جواب:** کسی عورت نے روزہ توڑ دیا پھر اس کو اسی دن ایسا مرض لاحق ہوگیا جس کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو اس پر صرف قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ ”ولو افطرت المرأة متعمدةً ثم حاضت او مرضت یومها ذلک قضت ولا کفارة علیها وکذا لو افطر ثم اغمی علیه کذا فی محیط السرخسی“

(فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۰۶)

## حیض کا دن سمجھ کر روزہ افطار کرلیا حالانکہ حیض نہیں آیا

**سوال:** کسی عورت نے حیض کا دن سمجھتے ہوئے روزہ افطار کرلیا لیکن اس دن حیض نہیں آیا تو اس پر صرف قضاء واجب ہوگی یا کفارہ بھی لازم ہوگا؟

**جواب:** عورت نے جب روزہ افطار کرلیا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ دن اس کے حیض کا ہے مگر اس دن اس کو حیض نہیں آیا تو اس پر اس روزہ کا کفارہ بھی لازم ہے۔

﴿المرأة افطرت علی انه یوم الحیض ثم انها لم تحض فی یومها ذلک الاظهران علیها الکفارة کذا فی الظهیریة﴾

(عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۰۷)

## نذر کے روزہ کی شرط پوری ہونے سے پہلے حیض آگیا

**سوال:** کسی عورت نے کہا کہ اللہ کے لئے میرے ذمہ اس دن کا روزہ ہے جس دن فلاں شخص آئے جس دن وہ شخص آیا تو اس وقت وہ عورت کھا پی چکی تھی یا اس کو حیض شروع ہو چکا تھا تو کیا اس پر اس دن کے روزہ کی قضاء واجب ہے؟

**جواب:** جب کسی عورت نے کہا کہ جس دن فلاں شخص آیا تو اللہ کے لئے میرے ذمہ اس دن کا روزہ ہے، اور آنے والا ایسے وقت میں آیا کہ وہ کھا پی چکی تھی یا اس کو

حیض آگیا تھا تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

﴿ولو قال لله علی ان اصوم الیوم الذی یقدم فیه فلان فقدم فلان بعد ما اکل او بعد ما حاضت لا یجب شیء فی قول محمد رحمه الله تعالٰی کذا فی فتاوی قاضیخان، وهو المختار کذا فی السراجیة﴾ (فتاویٰ ہندیہ جلد ا صفحہ ۲۰۸)

## پے در پے روزوں کی نذر میں روزوں کے درمیان حیض آگیا

**سوال:** ایک عورت نے لگاتار پانچ یا دس روزوں کی منت مانی ابھی ایک دو روزے ہی رکھے تھے کہ حیض آگیا تو کیا وہ حیض سے پاک ہونے کے بعد جتنے روزے باقی ہیں وہ رکھے گی، یا دوبارہ نئے سرے سے روزے رکھنا شروع کرے گی؟

**جواب:** ایسی عورت جس نے لگاتار دس روزے رکھنے کی نذر مانی اور دس روزے مکمل ہونے سے پہلے اس کو حیض آگیا تو حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ تمام روزے نئے سرے سے رکھے گی۔

﴿فان نوی فیه التتابع وافطر یومًا فیه او حاضت المرأة فی مدة الصوم استأنف واستأنفت کذا فی السراج الوهاج﴾

(فتاویٰ ہندیہ جلد ا صفحہ ۲۰۹)

## پورے سال کے روزوں کی نذر مانی تو ایام حیض کی قضاء رکھے

**سوال:** کسی عورت نے اپنے اوپر ایک معین سال کے روزے واجب کر لئے تو کیا اس پر حیض کے دنوں کی قضاء لازم ہے یا نہیں؟

**جواب:** جب کسی عورت نے اپنے اوپر کسی معین سال کے روزے واجب کر لئے تو وہ حیض کے ایام کے روزوں کی قضاء رکھے۔

﴿واذا اوجبت المرأة على نفسها صوم سنة بعينها قضت ايام حيضها لان تلك السنة قد تخلو عن ايام الحيض فصح الايجاب كذا في فتاوى قاضي خان﴾ (عالمگیریہ صفحہ ۲۱۱)

## کفارہ کے روزوں کے درمیان حیض آجانے کا حکم

**سوال:** ایک عورت پر رمضان کا روزہ توڑ دینے کی وجہ سے کفارہ لازم آگیا، وہ کفارہ کے روزے رکھ رہی تھی کہ درمیان میں حیض آگیا، تو کیا وہ روزے نئے سرے سے شروع کرے گی یا بعد میں بقیہ روزے پورے کر لے گی؟

**جواب:** جتنے دن حیض کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکی اور روزے چھوٹ گئے تو وہ معاف ہیں، ان کے چھوٹ جانے کی وجہ سے کفارہ میں کچھ نقصان نہیں آیا، لیکن پاک ہونے کے بعد فوراً روزے رکھنا شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کرے۔
(بہشتی زیور صفحہ ۲۳۱)

﴿فلو افطر يوما في خلال المدة بطل ما قبله ولزمه الاستقبال سواء افطر لعذر اولا وكذا في كفارة القتل والظهار للنص على التتابع الا لعذر الحيض لانها لا تجد شهرين عادة لا تحيض فيهما لكنها اذا طهرت تصل بما مضى فان لم تصل استقبلت﴾ (كذا في بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

## دوائی کھا کر ایام روکنا کیسا ہے؟

**سوال:** رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں کیا ان کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** دوائی کھا کر ایام روکنے پر شرعاً کوئی پابندی نہیں ہے لیکن اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۳ صفحہ ۲۷۸)

## دوائی سے ایام کو روک کر رکھے ہوئے روزوں کا حکم

**سوال:** رمضان شریف کے پورے روزے رکھنے کے لئے بعض عورتیں دوائیاں کھاتی ہیں اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے ہیں، ان عورتوں کے ان ایام میں رکھے ہوئے روزے درست ہیں؟

**جواب:** جب تک حیض کا خون نہ نکلے اور ظاہر نہ ہو اس وقت تک حیض کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اور وہ عورت پاک ہی سمجھی جائے گی اور اس کے روزے رکھنا صحیح ہوں گے۔

﴿لا يثبت حكم كل منها الا بخروج الدم وظهوره وهذا هو ظاهر مذهب اصحابنا وعليه عامة مشايخنا الخ﴾

(ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۳۸)

## رمضان میں دن میں پاک ہوئی تو باقی دن کیسے گزارے؟

**سوال:** اگر رمضان میں دن میں کوئی عورت پاک ہوگئی تو کیا باقی دن میں اس کو کھانا پینا درست ہے یا منع ہے؟

**جواب:** اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوگئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے، شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے۔

(بہشتی زیور جلد ۲ صفحہ ۱۸۱)

﴿قدم المسافر اوطهرت الحائض فى النهار امسكا بقية يومهما﴾ (شرح البدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷)

# روزہ کے دوران حیض آجائے تو روزہ کا حکم

**سوال:** اگر کسی عورت کو رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ رکھنے کے بعد دن میں ایام آجائیں تو کیا اس وقت روزہ کھولنا چاہیئے یا نہیں؟

**جواب:** ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ ختم ہو جاتا ہے، کھولیں یا نہ کھولیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۳ صفحہ ۲۷۸)

# روزوں کی قضاء کے ساتھ تراویح کی بھی قضاء ہے؟

**سوال:** ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں تو کیا ان کو قضاء کرتے وقت نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** تراویح صرف رمضان المبارک میں پڑھی جاتی ہے، قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۳ صفحہ ۲۷۵)

# چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء میں وقفہ و تسلسل دونوں جائز ہیں

**سوال:** جو روزے چھوٹ جاتے ہیں ان کی قضاء لازم ہے، آج تک ہم اس سمجھ سے محروم رہے۔ اب اللہ نے دل میں ڈالی ہے تو یہ پتہ چلا تھا کہ مسلسل روزے رکھنا منع ہے، کیا میں ایک چھوڑ کے ایک دن یا ہفتہ میں دو دن روزے رکھ کر اپنے روزوں کی قضاء کر سکتی ہوں کیونکہ زندگی کا تو کوئی بھروسہ نہیں جتنی جلدی ادا ہو جائیں بہتر ہیں۔

**جواب:** جو روزے رہ گئے ہوں ان کی قضاء فرض ہے۔ اگر قوت وصحت اجازت دیتی ہو تو ان کو مسلسل رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد قضاء کر لینا بہتر ہے، ورنہ جس طرح سہولت ہو رکھ لئے جائیں۔

﴿وستة لایجب فیها التتابع وهی قضاء رمضان وصوم المتعة وصوم کفارة الحلق وصوم جزاء الصید وصوم النذر المطلق وصوم الیمین بان قال واللہ لاصومن شهرًا کذا فی بحر الرائق ثم اذا کان مخیرا فی قضاء رمضان فالمتابعة مستحقة مسارعة الی اسقاطه عن ذمته کذ فی السراج الوهاج﴾

(فتاوی ہندیہ جلد ا صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

## تمام عمر بھی روزوں کی قضاء پوری نہ ہو تو مرتے دم اپنے مال سے فدیہ کی وصیت کرے

**سوال:** رمضان المبارک میں ہمارے (یعنی عورتوں کے) جو روزے مجبوراً چھوٹ جاتے ہیں وہ میں نے آج تک نہیں رکھے انشاء اللہ اس بار رکھوں گی، اور پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں، ان کے لئے میں خدا سے معافی مانگتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں ان کے لئے صرف توبہ کر لینا کافی ہے یا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ یا پھر روزے رکھنا ہوں گے، مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے ہوں گے۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے، جس کی ضرورت تمام مسلم خواتین کو ہے، اور جس میں عموماً ہماری بہنیں کوتاہی کرتی ہیں، اور غفلت سے کام لیتی ہیں۔ عورتوں کے جو روزے خاص عذر کی وجہ سے رہ جاتے ہیں ان کی قضاء واجب ہے، اور سستی اور کوتاہی کی وجہ سے اگر قضاء نہیں کئے تو تب بھی مرتے دم تک وہ ان کے ذمہ رہیں گے۔ توبہ و استغفار سے روزوں میں تاخیر کرنے کا گناہ تو معاف ہو جائے گا، لیکن روزے معاف نہیں ہوں گے۔ وہ ذمے رہیں گے۔ ان کا ادا کرنا فرض ہے، البتہ اس تاخیر اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ جب سے آپ پر نماز روزہ فرض ہوا ہے اس وقت سے لے کر جتنے

رمضانوں کے روزے رہ گئے ہوں ان کا حساب لگا لیجئے اور پھر ان کو قضاء کرنا شروع کیجئے، ضروری نہیں ہے کہ لگاتار ہی قضاء کئے جائیں بلکہ جب بھی موقع ملے قضاء کرتی رہیں اور نیت یوں کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضاء کرتی ہوں، اور اگر خدانخواستہ پوری عمر میں بھی (روزے) پورے نہ ہوں تو وصیت کرنا فرض ہے کہ میرے ذمہ اتنے روزے باقی ہیں ان کا فدیہ میرے مال سے ادا کر دیا جائے۔ اور آپ کو یاد نہیں کہ کب سے آپ کے ذمہ روزے فرض ہوئے تھے تو اپنی عمر کے دسویں سال سے روزوں کا حساب لگایئے اور ہر مہینہ جتنے دنوں کے روزے آپ کے رہ جاتے ہیں اتنے دنوں کو لے کر گزشتہ تمام سالوں کا حساب لگا لیجئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ ۲۸۰)

## روزوں کی قضاء میں سستی اور کوتاہی سے کفارہ لازم نہیں

**سوال:** ماہواری کے دنوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا میں عرصہ دراز تک سستی اور کوتاہی سے کوئی کفارہ لازم آتا ہے؟

**جواب:** ماہواری کے دنوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء (جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا) جلد سے جلد کر لینا چاہئے سستی نہ کرنی چاہئے کہ اس سے گناہ ہوتا ہے البتہ سستی اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں آتا۔ ”**ولا فدية عليه لان وجوب القضاء على التراخي**“ (شرح البدایہ جلد۲ صفحہ ۲۰۴)

## توبہ سے کیا فائدہ ہوتا ہے جب کہ روزوں کی قضاء پھر بھی لازم ہے

**سوال:** حائضہ ایک عرصہ تک روزوں کی قضاء میں کوتاہی کرتی رہی اب اس نے توبہ کر لی ہے اور آئندہ اس نے رمضان المبارک میں مجبوری کی وجہ سے چھوٹے

ہوئے روزوں کی قضاء کرنے کا پختہ عہد کر لیا ہے۔ مگر سنا ہے کہ اس عورت کے توبہ کر لینے کے باوجود بھی پچھلی زندگی میں جتنے روزے چھوٹ چکے ہیں ان کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہے، تو پوچھنا یہ ہے کہ پھر اس کو توبہ سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔

**جواب:** پچھلی زندگی کے روزوں کی قضاء میں سستی اور کوتاہی کرنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ کر لینے کی وجہ سے معاف ہو گیا۔ (امداد السائلین)

## پچھلی زندگی کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کی نیت کا طریقہ

**سوال:** میری پچھلی زندگی میں مجبوری کی وجہ سے جو روزے چھوٹ گئے اب تک میں ان کی قضاء نہیں کر سکی، اب میں قضاء رکھنا چاہتی ہوں، تو اب میں ان روزوں کی نیت کس طرح کیا کروں؟

**جواب:** آپ رمضان المبارک کے وہ مہینے شمار کریں جن کی قضاء آپ کے ذمہ لازم ہے اور نیت اس طرح کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضاء کرتی ہوں اسی طرح دوسرے روزے کی پھر تیسرے کی، جب ایک رمضان مکمل ہو جائے تو پھر دوسرے رمضان کے پہلے روزے کی پھر دوسرے روزے کی نیت کریں اور اسی طرح تمام روزوں کی قضاء رکھ لیں۔

## اگر ایام میں کوئی روزہ کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں؟

**سوال:** خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو، والد، بھائی، یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے، ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں، دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہو تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے، تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ہوگا؟ جب کہ ہم ایسا صرف شرم

وحیا کی وجہ سے کرتے ہیں۔

**جواب:** ایسی باتوں میں شرم وحیا تو اچھی بات ہے مگر بجائے یہ کہنے کے کہ ہمارا روزہ ہے کوئی ایسا فقرہ کہہ دیا جائے جو جھوٹ نہ ہو، مثلاً کہہ دیا جائے کہ ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۳ صفحہ ۲۸۰)

## عورت کے کفارہ کے روزوں کے دوران ''ایام'' کا آنا

**سوال:** ایک عورت نے رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا، اب کفارہ دینا تھا کفارہ کے روزے شروع کئے تو درمیان میں ''ایام حیض'' شروع ہو گئے تو کیا اسے اب پھر سے روزے شروع کرنے ہوں گے؟

**جواب:** کفارے کے ساٹھ روزے لگاتار رکھنا ضروری ہیں، اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہوا تو گزشتہ تمام روزے کالعدم ہو جائیں گے، اور نئے سرے سے شروع کر کے ساٹھ روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتوں کے ایام حیض کی وجہ سے جو جبری ناغہ ہو جاتا ہے وہ معاف ہے، ایام حیض میں روزے چھوڑ دے، اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفہ کے روزہ شروع کر دیا کرے، یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہو جائیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۳ صفحہ ۲۸۰)

## ایام حیض میں چھوٹے ہوئے روزوں میں قضا کی نیت کب سے کرے؟

**سوال:** عورت ایام حیض میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء رکھنا چاہتی ہے تو وہ روزہ کی نیت کب سے کرے، اگر کچھ کھایا پیا ہوا نہ ہو تو صبح کی نماز کے بعد نیت کر لینے سے قضاء درست ہو جائے گی یا نہیں۔

**جواب:** قضاء روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے، اگر صبح ہو جانے کے

بعد نیت کی تو قضاء صحیح نہیں ہوئی، بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا، قضاء کا روزہ پھر سے رکھے۔

﴿وشرط القضاء والكفارة ان يبيت ويعين كذا في النقايه﴾

(ہندیہ جلد ا صفحہ ۱۹۶)

﴿والضرب الثانی ما ثبت فی الذمة كقضاء شهر رمضان وصوم الكفارة فلا يجوز الابنية من الليل﴾ (شرح البدایہ جلد ا صفحہ ۹۵)

## ابھی قضا شدہ روزے نہیں رکھے تھے کہ دوسرا رمضان آگیا

**سوال:** ایک عورت نے ابھی گزشتہ سال رمضان میں چھوٹے ہوئے روزے قضاء نہیں کئے تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو اب وہ کیا کرے؟

**جواب:** اگر ابھی رمضان المبارک کے روزے قضاء نہیں رکھے تھے اور دوسرا رمضان آگیا تو خیر، اب رمضان المبارک کے ادا روزے رکھے، اور عید کے بعد قضاء رکھے، لیکن اتنی دیر کر دینا بری بات ہے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۲۲۳)

﴿وقضاء رمضان ان شاء فرقه وان شاء تابعه لكن المستحب المتابعة مسارعة الى اسقاط الواجب وان اخره حتى دخل رمضان آخر صام الثانی لانه فی وقته وقضى الاول بعده لانه وقت القضاء﴾ (شرح البدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

## درد کی وجہ سے رو رہی تھی آنسو منہ میں چلے گئے تو روزہ کا حکم

**سوال:** ایک عورت کو ایام سے پہلے شدید درد ہوتا ہے، درد کی شدت کی وجہ سے رو رہی تھی اور روزہ کی حالت میں تھی، آنسو منہ میں چلے گئے، شام تک حیض نہیں آیا تو کیا

اس کا روزہ آنسوؤں کے منہ میں چلے جانے کی وجہ سے فاسد تو نہیں ہوا؟

**جواب:** اگر ایک دو قطرے منہ میں چلے گئے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوا، اگر زیادہ قطرات منہ میں چلے گئے یہاں تک کہ ان کی ملوحت (آنسوؤں کا کھاری پن) تمام منہ میں پایا گیا اور منہ میں آنسو جمع ہو گئے پھر ان کو نگل لیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔

﴿الدموع اذا دخلت فم الصائم ان كان قليلا كالقطرة والقطرتين اونحوها لا يفسدصومه وان كان كثيرًا حتى وجد ملوحته في جميع فمه واجتمع شيء كثير فابتلع يفسد صومه وكذا عرق الوجه اذا دخل فم الصائم كذا في الخلاصة﴾

(فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

**سوال:** کسی عورت نے روزہ کی حالت میں حیض آنے سے پہلے شرمگاہ میں روئی رکھی ہوئی تھی وہ روئی آگے چلی گئی کچھ حصہ باہر نہ رہا تو کیا اس صورت میں اس کے روزہ میں کوئی فرق تو نہیں پڑے گا؟

**جواب:** اگر عورت نے روئی رکھی اور پوری غائب ہو گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، اور اگر ایک جانب فرج خارج میں نکلی رہی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا، بلکہ باقی ہے۔ "ولو ادخلت قطنة ان غابت فسد وان بقي طرفها في فرجها الخارج لا."

(ردالمحتار کتاب الصوم)

## حائضہ رمضان میں مسلمان ہوئی تو ان روزوں کی قضاء کا حکم

**سوال:** اگر کوئی حائضہ رمضان المبارک میں ایمان لائے یعنی مسلمان ہو جائے تو اس کے لئے بعد میں کیا حکم ہے کہ روزے قضاء کرے یا نہیں؟

**جواب:** اگر کوئی (عورت) رمضان میں ایمان لائی تو اس کے لئے بعد میں یہ حکم

ہے کہ اس ایک روزہ کے علاوہ (یعنی جس دن مسلمان ہوئی) بعد والے روزوں کی قضاء لازم ہوگی۔

## مذکورہ عورت اگر اہل کتاب سے ہو اور اس کے مذہب کے مطابق اس کا روزہ ہو تو؟

**سوال:** اگر یہ حائضہ اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے مذہب کے مطابق اس کا روزہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** اگر یہ حائضہ اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے مذہب کے مطابق اس کا روزہ ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اس دن کے روزہ کے علاوہ باقی جو دن ایمان کی حالت میں حیض کے گزرے ہیں تو پاک ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرے گی، کیونکہ اب اس عورت پر ہماری شریعت کے احکام لاگو ہوں گے۔

## قضاء روزے میں حیض آجائے تو بعد میں اسی ایک کی قضاء لازم ہوگی

**سوال:** اگر قضاء روزہ رکھا پھر حیض آگیا تو اب پاک ہونے کے بعد ایک ہی روزہ رکھنا ہے یا دو؟

**جواب:** اگر قضاء روزہ رکھا پھر حیض آگیا تو پھر اب پاک ہونے کے بعد اس کو ایک روزہ کی قضاء لازم ہوگی، کیونکہ جو روزہ رکھا تھا وہ ہوا ہی نہیں ہے۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۴۷)

## لگاتار ایک ماہ کے روزوں کی منت کے درمیان حیض کا آجانا

**سوال:** اگر کسی عوت نے ایک مہینہ لگاتار روزے رکھنے کی منت مانی ہو تو درمیان

میں حیض آنے کی صورت میں کیا وہ دوبارہ تمام روزے رکھے، عام طور پر مدت طہارت ایک ماہ سے کم ہوتی ہے، لہٰذا عرف کے اعتبار سے اگر کوئی ایسی عورت ہو، جو ایک ماہ سے کم پاک رہتی ہو، تو وہ اس نذر کو کس طرح مکمل کرے کیونکہ ہر مرتبہ از سر نو روزے شروع کرنے کے باوجود بھی اس کا ایک ماہ مکمل نہ ہو پائے گا؟

**جواب:** اگر ایسی عورت نے لگاتار ایک ماہ کے روزے رکھنے کی منت مانی تو درمیان میں حیض آنے کی صورت میں دوبارہ روزے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، لہٰذا پاک ہونے کے بعد سے دوبارہ اپنی گنتی کو شمار کرے، مثلاً پورے مہینے روزے رکھنے کے بعد جو روزے حیض کی وجہ سے رہ گئے ہیں ان کو دوسرے مہینہ میں رکھے گی۔

(حوالہ بالا صفحہ ۴۸)

## حائضہ رات میں پاک ہوئی تو روزہ کا حکم

**سوال:** اگر کوئی عورت حیض کے دس دن گزارنے کے بعد رات کو ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ ایک مرتبہ بھی اللہ اکبر نہیں کہہ سکتی تو کیا اس پر بھی اس دن کا روزہ واجب ہے؟

**جواب:** (اگر کوئی عورت) رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر تو اتنی ذرا سی بھی دیر باقی ہو کہ جس میں ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ (بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۸۱)

﴿وهل تعتبر التحريمة في الصوم الاصح لا وهي من الطهر مطلقا وكذا الغسل لولا كثره والا فمن الحيض، ان بقي قدر الغسل والتحريمة ولو لعشرة فقدر التحريمة فقط﴾

(شرح التنویر جلد ۱ صفحہ ۳۰۵)

**سوال:** حائضہ عورت دس دنوں سے کم حیض کی حالت میں گزارنے کے بعد ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ رات صرف اتنی باقی ہے جس میں پھرتی سے غسل کر لے گی،

لیکن غسل کرنے کے بعد ایک مرتبہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ سکے گی تو کیا اس صورت میں بھی صبح کا روزہ اس پر واجب ہے؟

**جواب:** اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہے کہ پھرتی سے غسل کرسکتی ہے لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پائے گی تو بھی صبح کا روزہ اس پر واجب ہے۔ (حوالہ بالا)

## بغیر غسل کئے روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے

**سوال:** ایک عورت پانچ چھ دن حیض کی حالت میں گزارنے کے بعد (یعنی دس دن سے کم) رات کو ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ پھرتی سے غسل کرسکتی ہے لیکن اس نے غسل نہیں کیا، اور روزہ کی نیت کر لی تو کیا اس کا روزہ درست ہے یا اس کو روزہ کی قضاء رکھنا پڑے گی؟

**جواب:** اگر اتنی رات باقی ہے جس میں پھرتی سے غسل کرسکتی ہے لیکن نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرلے اور صبح کو نہالے (حوالہ بالا) تو جس عورت نے ایسا کیا درست کیا، اس کا روزہ ٹھیک ہے دوبارہ قضاء رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(امداد السائلین)

## رمضان میں حائضہ رات کو پاک ہوئی اور غسل کا وقت بھی نہیں تو کیا کرے؟

**سوال:** ایک عورت دس دن سے کم حیض کی حالت میں گزارنے کے بعد ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ اتنا وقت بھی باقی نہیں کہ وہ پھرتی سے غسل کرسکے تو وہ کیا کرے؟

**جواب:** اگر عورت ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ غسل بھی نہیں کرسکتی تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے۔ لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے۔ بلکہ سارا دن روزے

داروں کی طرح رہے پھر اس (روزہ) کی قضاء رکھے۔ (امداد السائلین)

## پورا دن بغیر غسل کے گزار دیا تو روزہ کا حکم

**سوال:** کوئی عورت رات کو حیض سے پاک ہوئی، لیکن اس نے پورا دن غسل نہیں کیا، اور روزہ بھی رکھا تو کیا اس کا روزہ ادا ہو جائے گا؟

**جواب:** اس عورت کا روزہ تو ادا ہو جائے گا لیکن پورا دن غسل نہ کرنے اور جنابت سے رہنے کا گناہ ہوگا، نیز سارے دن کی نمازیں چھوڑنے کا بھی گناہ ہوگا۔

(گلدستہ خواتین صفحہ ۳۹)

## صبح صادق سے پہلے نیت کر لی لیکن بعد میں پاک ہوئی تو روزہ کا حکم

**سوال:** اگر کوئی عورت جس کے حیض آنے کی مدت مقرر ہو اور اس کا خیال ہو کہ صبح میں حیض سے پاک ہو جاؤں گی، ایسی عورت اگر رات کو ہی روزے کی نیت کرے اور صبح پاک ہونے کے بعد غسل کرے تو کیا یہ روزہ درست ہوگا؟

**جواب:** اس عورت کے اگرچہ پاک ہونے کا احتمال ہے۔ لیکن چونکہ یہ روزہ شروع ہونے کے بعد پاک ہوئی، لہٰذا یہ روزہ نہیں ہوا، بعد میں پھر اس روزہ کی قضاء رکھے، البتہ اس دن روزے داروں کی طرح رہے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۴۱)

## حیض ختم ہونے سے پہلے نیت کر لی تو روزہ کا حکم

**سوال:** اگر کسی عورت نے رات سے روزے کی نیت کر لی اور وہ صبح تک حیض سے پاک نہیں ہوئی تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر کسی عورت کا صبح تک حیض ختم نہیں ہوا اور رات کو روزے کی نیت بھی کر

چکی ہے، پھر بھی اس عورت کی نیت معتبر نہیں ہوگی کیونکہ جب روزہ شروع ہوا تو یہ روزہ رکھنے کی اہل نہ تھی، بعد میں اس روزہ کی قضاء کرے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۴۰)

**سوال:** سنا ہے کہ روزہ میں غرغرہ نہ کرنا چاہئے، اگر روزہ میں غرغرہ کرنا درست نہیں ہے تو پھر اس کے بغیر غسل کیسے مکمل ہوگا؟

**جواب:** روزہ میں غرغرہ ساقط ہو جاتا ہے، کیونکہ اصل چیز تو کلی کرنا ہے اور یہی غسل میں فرض ہے اور غرغرہ مبالغہ کی وجہ سے کیا جاتا ہے، لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ غروب آفتاب کے بعد افطار سے پہلے غرغرہ کرے۔ (یعنی کر لے تو اچھا ہے ضروری نہیں)۔

(حوالہ بالا)

## ایام روکنے والی دوائی نقصان دے تو استعمال کرنا جائز نہیں

**سوال:** (ایام روکنے والی دوائی سے) اگر طبعی نقصان ہوتا ہو مثلاً کسی کو اس دوا کے استعمال سے الرجی ہو جاتی ہے یا حیض آنا مکمل رک جاتا ہے یا پھر حیض کی زیادتی ہو جاتی ہے تو کیا اس صورت میں دوا کا استعمال جائز ہے؟

**جواب:** اس صورت میں دوا کا استعمال جائز نہیں ہے (لیکن اگر پھر بھی کر لی اور خون جاری نہ ہوا اور روزے رکھ لئے تو بھی روزے درست ہو جائیں گے) (حوالہ بالا)

# بقیہ حالت حیض میں روزہ کے احکام

## مبتدئہ کے لئے ایک صورت کا حکم

**سوال:** اگر مبتدئہ نے دو دن حیض دیکھا پھر چار دن پاک رہی تو اس نے دو دن استحاضہ کا سمجھ کر غسل کر کے روزے رکھے پھر چار دن کے بعد ایک دن خون آیا تو یہ

چار دن کے روزے درست ہو گئے یا نہیں؟

**جواب:** اگر ان چار دن جن میں پاک رہی روزے رکھے تو بعد میں ان کی قضاء کرے، کیونکہ یہ زمانہ حیض کا تھا، اور حیض کے دنوں میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔

(گلدستہ خواتین صفحہ ۳۰)

## ایام کے روزوں کی قضا ذمہ میں باقی ہے اور قضا رکھنے کی طاقت نہیں

**سوال:** ایک عورت کے ذمہ رمضان المبارک کے کئی مہینوں کی ایام حیض کی روزوں کی قضاء باقی ہے، مگر اب وہ اس حالت میں ہے کہ وہ روزے نہیں رکھ سکتی، بہت زیادہ ضعف ہے تو اب وہ کیا کرے؟

**جواب:** اگر وہ عورت فی الحال روزے رکھنے پر قادر نہ ہو اور آئندہ ہر دن زیادہ ضعیف ہوتی جائے اور مرتے دم تک یہی حال رہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ہر روزہ کا فدیہ ادا کرے۔

**سوال:** اگر فدیہ ادا کرنے کے بعد اس میں اتنی طاقت آگئی کہ اب وہ روزوں کی قضاء رکھ سکتی ہے تو کیا اب بھی ان روزوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہے؟

**جواب:** اگر فدیہ ادا کرنے کے بعد اس میں اتنی طاقت آگئی کہ وہ روزے رکھنے پر قادر ہو گئی تو اب اس پر روزے رکھنا واجب ہے اور جو فدیہ وہ ادا کر چکی ہے وہ اس کی طرف سے نفلی صدقہ ہو جائے گا۔ (امداد السائلین)

## حالت حیض میں ہی مر جائے تو اس پر فدیہ و وصیت لازم نہیں ہے

**سوال:** اگر ایک عورت حیض کی حالت میں تھی، ابھی وہ حیض سے پاک نہیں ہوئی تھی

کہ اس کی موت واقع ہوگئی، تو کیا اس پر یہ لازم تھا کہ وہ فدیہ ادا کرتی یا مرتے دم تک روزوں کے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کر جاتی؟

**جواب:** حیض والی عورت بھی مریض کے حکم میں ہے جیسا کہ نفاس والی عورت مریض کے حکم میں ہے کہ اگر وہ اس عذر کے زائل ہونے سے پہلے مر جائے تو اس پر فدیہ و وصیت کوئی چیز بھی لازم نہیں ہوگی۔ (حوالہ بالا)

## ایام خاص میں قضاء شدہ روزوں کا فدیہ

**سوال:** ایام خاص میں جو روزے قضاء ہوتے رہے ان کی قضاء رکھنے کی ہمت تو باقی نہیں ضعف ہے، اور امید بھی نہیں کہ اب صحت دوبارہ لوٹے گی، ان کا فدیہ ادا کرنا چاہتی ہوں تو اب پوچھنا یہ ہے کہ ان ایام میں چھوٹے ہوئے روزوں میں سے ہر ایک روزہ کا فدیہ کیا ہے؟

**جواب:** ہر روزہ کا فدیہ فرض نماز کے فدیہ اور صدقۂ فطر کے فدیے کی طرح ہے، پس ہر روزے کے بدلے $\frac{1}{2}$ (نصف) صاع (پونے دو سیر) گندم یا ایک صاع (ساڑھے تین سیر) جو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت دینا ہے اسی طرح اگر کھجور سے دینا ہو تو اس کی مقدار بھی ایک صاع ہے اور کشمش کی مقدار بھی یہی ہے۔

بہتر یہ ہے احتیاطاً گندم ۲ سیر اور جو ۴ سیر دے دیئے جائیں۔ (از زبدۃ الفقہ صفحہ ۶۵)

**سوال:** مذکورہ بالا گندم یا جو وغیرہ سے فدیہ ادا نہیں کر سکتی البتہ اس کے پاس چاول مکئی، باجرہ، جوار وغیرہ ہیں تو کیا وہ ان اشیاء سے فدیہ ادا کر سکتی ہے، اگر ادا کر سکتی ہے تو ان اشیاء کی مقدار کیا ہوگی۔

**جواب:** جی ہاں وہ عورت مذکورہ بالا اشیاء سے بھی فدیہ ادا کر سکتی ہے، لیکن ان اشیاء کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ گندم کے نصف صاع، کھجور، جو کشمش کے ایک صاع (ساڑھے تین سیر احتیاطاً چار سیر) کی قیمت لگا کر اس قیمت کے برابر یہ اشیاء

فدیہ میں دے سکتی ہے۔

مثال کے طور پر گندم دو سیر کی قیمت ۱۶ روپے ہے اور چاول ا سیر کی قیمت ۱۶ روپے ہے تو ایک سیر چاول دینے سے فدیہ ادا ہو جائے گا۔

(از زبدۃ الفقہ حصہ ۲ صفحہ ۶۵ بتغیر الفاظ)

**سوال:** اگر کوئی عورت فدیہ میں آٹا یا ستو دینا چاہتی ہے تو ستو اور آٹے کی کیا مقدار ادا کی جائے گی؟

**جواب:** ستو اور آٹے سے فدیہ ادا کرنے میں اسی جنس کا اعتبار ہے جس سے وہ آٹا یا ستو تیار کیا گیا ہے یعنی اگر وہ ستو اور آٹا گندم سے تیار کیا گیا ہے تو اس کی مقدار $\frac{1}{2}$ صاع ہوگی اور اگر جو سے تیار کیا گیا ہے تو اس کی مقدار ایک صاع ہوگی۔ (حوالہ بالا)

**سوال:** ایک عورت کے حیض کی وجہ سے رمضان المبارک کے ۸ روزے رہ گئے تھے، حیض سے پاک ہونے کے دو چار دن زندہ رہی مگر ان دنوں میں روزے قضاء نہیں رکھے تو کیا اس پر ان دنوں کے فدیہ کی وصیت کرنا لازم ہے؟

**جواب:** عذر ختم ہو جانے کے بعد جتنے دن وہ زندہ رہی ہے اتنے دن کے روزوں کی وصیت کرنا واجب ہے۔ بقیہ ایام جن میں قضاء رکھنے کی اس کو مہلت نہیں ملی ان کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۲۴)

**سوال:** مرتے وقت وصیت کی کہ میرے روزوں کے بدلہ فدیہ دے دینا تو اس کا فدیہ کس شخص پر ادا کرنا واجب ہے؟

**جواب:** اس کا فدیہ ادا کرنا اس شخص پر واجب ہے جو اس کی وفات کے بعد اس کے مال میں تصرف کرنے کا حقدار ہے، اور وہ میت کے مال میں سے تجہیز و تکفین و ادائے قرض کے بعد جو کچھ بچے اس میں سے تہائی مال سے فدیہ ادا کرے، اگر سب روزوں کا فدیہ اس مال سے پورا نہ ہو سکے تو جس قدر کا ادا ہو سکے ادا کیا جائے، وارثوں کی اجازت کے بغیر اس سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے، البتہ وارثوں کی اجازت سے

جائز ہے، لیکن اگر کوئی نابالغ وارث بھی ہو تو اس کی اجازت کا اعتبار نہیں ہے اس کا حصہ الگ کر کے بالغ اپنے حصہ میں سے دیں تو جائز ہے ہاں اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو تمام مال سے فدیہ ادا کیا جائے، اگر میت نے وصیت نہ کی ہو تو وارث پر فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہے، اس کے باوجود اس کا وارث یا کوئی اور شخص اپنی طرف سے بطور احسان ادا کر دے تو جائز ہے، اور امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر اس میت کو ان روزوں کے مواخذہ سے بری کر دے گا۔ (زبدۃ الفقہ حصہ ۲ صفحہ ۱۲۴)

**سوال:** اگر کوئی شخص میت کی طرف سے خود روزے قضاء رکھ لے تو کیا وہ مواٴخذہ سے بچ جائے گا؟

**جواب:** فرض نماز روزہ وغیرہ جو میت کے ذمہ باقی ہو، میت کے وارث یا کسی اور شخص کو اس کی طرف سے قضاء کرنا جائز نہیں ہے، یعنی اس کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوگا۔ البتہ نفل نماز وغیرہ کا ثواب بخشا جائے تو ثواب بخشنا جائز ہے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۲۵)

**سوال:** کوئی عورت ایام حیض میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں رکھ پا رہی ہے یعنی پہلے غفلت سے چھوڑتی رہی اب بہت ضعیف ہے روزہ نہیں رکھ سکتی اور نہ ہی طاقت کے لوٹنے کی کچھ امید ہے اور تنگ دستی کی وجہ سے فدیہ ادا کرنے پر قادر نہیں ہے تو اب وہ کیا کرے۔

**جواب:** جس پر روزے کا فدیہ واجب ہے اگر وہ تنگ دستی کی وجہ سے اس کے ادا کرنے پر قادر نہیں ہے تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے استغفار کرتی رہے۔ (امداد السائلین)

**سوال:** فدیہ دینے میں مسکینوں کی تعداد اور ہر مسکین کے لئے صدقۂ فطر کی کوئی مقدار شرط ہے؟

**جواب:** فدیہ دینے میں مسکینوں کی تعداد اور ہر مسکین کے لئے صدقۂ فطر کی مقدار شرط نہیں ہے، پس اگر ایک فقیر کو دو دن کا فدیہ ایک صاع گندم دے دیا یا ایک فقیر کو تمام روزوں کا فدیہ دے دیا یا ایک روزہ کے فدیہ کا گیہوں وغیرہ تھوڑا تھوڑا کر کے کئی

مسکینوں میں تقسیم کر دیا تو جائز ہے۔ (زبدۃ الفقہ حصہ ۲ صفحہ ۱۲۳)

# ماہواری کے دنوں میں احکام حج وعمرہ

## جدہ روانگی سے قبل ماہواری آ گئی

**سوال:** جدہ روانگی سے قبل ماہواری کی حالت میں احرام باندھنا جائز ہے کہ نہیں؟

**جواب:** اگر حج کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو (کچھ حرج نہیں) غسل یا وضو کر کے حج کا احرام باندھ لے، احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں وہ نہ پڑھے اور حج یا عمرہ کی نیت کر لے اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ ۴۹)

## ماہواری کے دوران احرام حج کے لئے کئے گئے غسل کا حکم

**سوال:** عورت احرام سے قبل جو غسل کرے گی اس سے پاک شمار ہوگی یا غسل صرف صفائی کے لئے ہوگا؟

**جواب:** اس غسل سے عورت پاک شمار نہیں ہوگی (بلکہ یہ غسل صرف صفائی کے لئے ہے) ایسی صورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیش آئی تھی۔

(ہدیہ خواتین حصہ ا صفحہ ۵۱ بحوالہ فتح القدیر جلد ا صفحہ ۳۳۸)

## ماہواری کی حالت میں مکہ پہنچ گئی تو طواف قدوم نہ کرے

**سوال:** اگر ماہواری کی حالت میں عورت مکہ مکرمہ پہنچ گئی تو طواف قدوم کرے یا نہ کرے؟

**جواب:** اگر اسی حالت میں مکہ شریف پہنچ گئی تو طواف قدوم نہ کرے ہاں اگر پاک

ہو جائے اور وقت ہو تو یہ طواف کر لے اور اگر وقت نہ ہو اور حج کے افعال شروع ہو گئے ہوں تو یہ طواف معاف ہو گیا۔ (ہدیہ خواتین حصہ اصفحہ ۵۱)

## حائضہ عورت کو خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے

**سوال:** حائضہ عورت کو خانہ کعبہ کا طواف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** حائضہ عورت کا خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے اندر داخل ہونا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۵۷)

## حائضہ کا خانہ کعبہ سے باہر طواف کرنا کیسا ہے؟

**سوال:** اگر حائضہ مسجد سے باہر طواف کر لے تو جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** حائضہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو پھر بھی طواف کرنا حرام ہے۔

(حوالہ بالا)

## حیض سے پاک ہونے کے بعد کونسا طواف ضروری ہے؟

**سوال:** حیض سے پاک ہونے کے بعد کونسا طواف کرنا ضروری ہے اور کونسا نہیں؟

**جواب:** حاجی کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلا طواف (جسے طواف قدوم کہتے ہیں) سنت ہے۔ اگر عورت خاص ایام میں ہو تو یہ طواف چھوڑ دے منی جانے سے پہلے اگر پاک ہو گئی تو طواف کرے ورنہ ضرورت نہیں، اور نہ اس پر اس کا کفارہ لازم ہے۔

دوسرا طواف دس تاریخ کو کیا جاتا ہے جسے طواف زیارت کہتے ہیں یہ طواف حج کے لئے فرض ہے اگر عورت اس دوران ایام میں ہو تو طواف میں تاخیر ے، پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

تیسرا طواف مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت کیا جاتا ہے یہ واجب ہے، لیکن

اگر اس دوران عورت خاص ایام میں ہو تو اس طواف کو بھی چھوڑ دے اس سے یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے۔ (حوالہ بالا)

## طواف وداع کے بغیر حائضہ کا واپس جانا جائز ہے

**سوال:** اگر کسی عورت کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے سے پہلے حیض شروع ہو گیا تو اب طواف وداع (یعنی وہ طواف جو حاجی رخصت ہوتے ہوئے کرتا ہے) چھوڑ کر وطن جانا جائز ہے؟

**جواب:** مکہ شریف سے رخصت ہونے سے پہلے اگر حیض شروع ہو گیا تو اب طواف وداع (یعنی طواف جو حاجی رخصت ہوتے ہوئے کرتا ہے) معاف ہو گیا بغیر طواف کئے ہی چلی آئے، ایسی صورت حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیش آئی تھی۔ (ہدیہ خواتین صفحہ ۵۲ بحوالہ شامی ۴۶۸، مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۴)

## اگر عورت طواف زیارت چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

**سوال:** اگر کسی عورت کی بارہ ذوالحجہ کی فلائٹ ہے اور وہ اپنے خاص ایام میں ہے تو کیا وہ طواف زیارت کر کے وطن آجائے اور دم دے دے یا کوئی مانع چیز (دوائی وغیرہ) استعمال کر کے طواف ادا کرے۔ برائے مہربانی واضح فرمائیں کہ ایسی صورت میں کیا کرے۔

**جواب:** بڑا طواف (یعنی طواف زیارت) تو حج کا فرض ہے۔ وہ جب تک ادا نہ کیا جائے، میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے اور احرام ختم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اس طواف کے بغیر آجائے تو اس پر لازم ہے کہ نیا احرام باندھے بغیر واپس جائے اور جا کر طواف کرے جب تک نہیں کریگا، میاں بیوی کے تعلق کے حق

میں احرام رہے گا، اوراس کا حج بھی نہیں ہوتا، اس کا کوئی بدل بھی نہیں ہے۔ دم دینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ واپس جا کر طواف کرنا ضروری ہوگا۔ جو خواتین ان دنوں میں ناپاک ہوں ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کر دیں، اور جب تک پاک ہو کر طواف نہیں کرلیتیں، مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں۔ اگر کوئی تدابیر ایام کے روکنے کی ہوسکتی ہے تو پہلے سے اس کا اختیار کر لینا جائز ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ ۱۴۷)

## عورت ناپاکی کی یا کسی اور وجہ سے طواف زیارت نہ کر سکے تو حج نہ ہوگا

**سوال:** ناپاکی (حیض) کے باعث عورت طواف زیارت نہ کر سکی کہ واپسی کا سرکاری حکم ہوگیا۔ اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** طواف زیارت حج کا اہم ترین رکن ہے۔ جب تک یہ طواف نہ کرلیا جائے نہ تو حج مکمل ہوتا ہے، نہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتے ہیں۔ جن خواتین کو طواف زیارت کے دنوں میں ''خاص ایام'' کا عارضہ پیش آجائے انہیں چاہئے کہ پاک ہونے تک مکہ مکرمہ سے واپس نہ ہوں بلکہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت سے فارغ ہو کر واپس ہوں۔ اگر ان کی واپسی کی تاریخ مقرر ہو تو اس کو تبدیل کرالیا جائے، اگر طواف زیارت کے بغیر واپس آگئی تو اس کا حج نہیں ہوگا، اور نہ وہ اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی۔ جب تک واپس جا کر طواف زیارت نہ کرلے۔ اور جب تک طواف زیارت نہ کرے احرام کی حالت میں رہے گی۔

جو شخص طواف زیارت کے بغیر واپس آگیا ہو اسے چاہئے کہ بغیر نیا احرام باندھنے کے مکہ مکرمہ جائے اور طواف زیارت کرے۔ تاخیر کی وجہ سے اس پر بھی دم لازم ہوگا۔ (حوالہ بالا صفحہ ۱۴۸)

## حیض والی عورت پر تاخیر کی وجہ سے دم نہیں آئے گا

**سوال:** حیض والی عورت کو طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے دم لازم آئے گا یا نہیں آئے گا؟

**جواب:** حیض یا نفاس والی عورت کو طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے دم نہیں آتا۔ (ہدیہ خواتین صفحہ ۵۲ بحوالہ ارشاد الساری صفحہ ۲۳۵)

## طواف کی حالت میں حیض آگیا

**سوال:** اگر کوئی عورت طواف کر رہی ہو اور طواف کی حالت میں حیض آجائے تو کیا وہ طواف پورا کرے یا اسی وقت مسجد سے باہر آجائے اور طواف چھوڑ دے؟

**جواب:** اگر عورت کو طواف کرتے کرتے حیض آگیا (چاہے طواف فرض ہو واجب ہو یا نفل) تو اسی وقت مسجد سے باہر آجانا ضروری ہے اس کو پورا کرنا یا مسجد میں ٹھہرے رہنا گناہ ہے۔ (حوالہ بالا)

## حیض کی حالت میں عورت حج کے کون سے افعال سرانجام دے سکتی ہے؟

**سوال:** حیض کی حالت میں عورت حج کے کون سے اعمال سرانجام دے سکتی ہے اور کون سے اعمال سرانجام نہیں دے سکتی؟

**جواب:** حالت حیض میں عورت حج کے تمام کام کر سکتی ہے، البتہ بیت اللہ کا طواف حیض کی حالت میں کرنا جائز نہیں کیونکہ طواف کے لئے پاکی شرط ہے۔ نیز طواف مسجد میں ہوتا ہے اور حائضہ کو مسجد میں جانا جائز نہیں ہے۔

(ہدیہ خواتین حصہ اصفحہ ۵۱ بحوالہ ارشاد الساری صفحہ ۱۱۲)

# حائضہ کے چار سے زائد جتنے چکر باقی رہ گئے اس کا صدقہ دے

**سوال:** اگر طواف کے چار سے زائد چکر رہ گئے ہوں اور عورت کو حیض آ جائے تو کیا اس کا طواف ادا ہو گیا یا نہیں ہوا، اگر طواف ادا ہو گیا تو پھر جتنے چکر باقی رہ گئے ہیں ان کی وجہ سے اس عورت پر کچھ لازم ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** اگر طواف کے چار یا اس سے زیادہ شوط (یعنی چکر) ہو گئے تو وہ طواف ادا ہو گیا اور جتنے چکر باقی رہ گئے اس کا صدقہ دے اور اگر چار چکر سے کم ہوئے تو وہ طواف ادا نہیں ہوا پاک ہونے کے بعد قضاء کرے۔

# طواف کے رہے ہوئے چکروں کا صدقہ کیا ہے؟

**سوال:** عورت کے طواف کے جو چکر حیض کی وجہ سے رہ گئے ہوں ان کا صدقہ کیا ہے؟

**جواب:** صدقہ یہ ہے کہ ہر شوط (چکر) کے بدلے میں آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو دے (صاع تقریباً ساڑھے تین کلو کا ہوتا ہے)۔ (ہدیہ خواتین حصہ اصفحہ ۵۲)

# حالت حیض میں عمرہ کا احرام بھی جائز ہے؟

**سوال:** کیا حالت حیض میں عمرہ کا احرام بھی جائز ہے یا صرف حج کا جائز ہے؟

**جواب:** عمرہ کا احرام بھی حالت حیض میں صحیح ہے، البتہ طواف اس حالت میں نہیں کرسکتی، اگر پورا طواف یا اکثر طواف کرنے کے بعد حیض شروع ہوا تو سعی کرسکتی ہے اور تحیۃ الطواف معاف ہو جائے گا۔ (ہدیہ خواتین جلد اصفحہ ۵۳)

## عمرہ کا احرام باندھنے کے باوجود حیض کی وجہ سے عمرہ کا موقع نہ ملے تو کیا کرے؟

**سوال:** ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہو گیا عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے افعال منیٰ عرفات وغیرہ میں جانا شروع ہو گیا تو اب وہ عورت کیا کرے؟

**جواب:** اگر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہو گیا، عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے افعال (منیٰ عرفات وغیرہ میں جانا) شروع ہو گیا تو اب یہ عورت عمرہ کا احرام ختم کر کے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کر دے بعد میں عمرہ کی قضاء کر لے اس عورت کو عمرہ کا احرام کھولنے پر دم دینا ضروری ہے، یہ صورت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ پیش آئی تھی۔ (حوالہ بالا)

## مندرجہ بالا احرام کھولنے کا طریقہ

**سوال:** مندرجہ بالا عورت عمرہ کا احرام کس طرح کھولے گی یعنی اس کے احرام کھولنے کا طریقہ کیا ہوگا؟

**جواب:** عمرہ کے احرام کھولنے کی شکل یہی ہے کہ احرام ختم کرنے کی نیت سے بال کھول کر کنگھی کرے۔ (حوالہ بالا)

## حائضہ حج کیسے کرے؟

**سوال:** ایک عورت اپنے محرم کے ساتھ حج کو جا رہی ہے عمرہ کا احرام باندھنے لگی تو اس کو حیض آگیا، وہ احرام باندھے یا نہ باندھے؟ اگر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے بغیر احرام عمرہ مکہ میں داخل ہو جائے تو کیا حکم

ہے، اگر بغیر احرام باندھے داخل ہونے پر دم واجب ہے تو اس دم سے بری ہونے کی کیا صورت ہے؟

اگر وہ مکہ سے مدینہ چلی جائے اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آ جائے تو دم ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟

**جواب:** حائضہ احرام باندھے گی اور حالت احرام میں ہی رہے گی، اگر پاک ہونے سے پہلے ایام حج شروع ہو گئے تو اب عمرہ کا احرام کھول دے اور حج کا احرام باندھ کر منیٰ کو چلی جائے افعال حج کو بجالائے، بعد از فراغت عن الحج عمرہ کر سکتی ہے، احرام خواہ تنعیم سے باندھے یا دوسرے میقات عمرہ سے، البتہ پہلے عمرہ کا احرام توڑنے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوئی تھیں، بغیر احرام نہیں، پس یہ حائضہ بھی احرام باندھ کر داخل ہو ورنہ دم واجب ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد کسی میقات پر آ کر دوبارہ احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا، بشرطیکہ مکہ مکرمہ میں قبل ازیں (اس سے پہلے) عمرہ یا حج نہ کیا ہو۔ (خیر الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳)

## کسی کو مدینہ طیبہ میں حیض آ گیا تو وہ چالیس نمازیں کیسے پوری کرے

**سوال:** کسی عورت کو حیض آ گیا مدینہ منورہ میں، تو وہ مسجد نبوی میں اپنی چالیس نمازیں کیسے پوری کرے؟

**جواب:** مسجد میں چالیس نمازیں مردوں کے لئے مستحب ہیں، عورتوں کے لئے نہیں عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی مسجد کی بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۵۸)

## بارہ تاریخ کو حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ طواف کرسکتی ہے تو کیا حکم ہے؟

**سوال:** بارہ تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے حیض سے پاک ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہ تاریخ کے آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے حرم شریف میں جا کر پورا طواف (یعنی سات پھیرے) یا صرف چار پھیرے کرسکتی ہے، اور اس نے نہیں کیا تو دم واجب ہوگا، اور اگر اس سے کم وقت ہے کہ چار پھیرے بھی نہیں کرسکتی ہے تو پھر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔ (حوالہ بالا)

## اندازے سے حیض کا آنا معلوم ہوگیا طواف کرسکتی تھی نہیں کیا تو دم واجب ہے

**سوال:** عورت کو اندازہ ہے کہ مجھے عنقریب حیض آنے والا ہے، اور اتنا وقت ہے کہ پورا طواف یا چار پھیرے کرسکتی ہے، لیکن نہیں کیا اور حیض آگیا تو اس پر دم واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** عورت کو اندازہ ہے کہ مجھے عنقریب حیض آنے والا ہے اور اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف یا چار پھیرے کرسکتی ہے، لیکن نہیں کیا اور حیض آگیا پھر یوم نحر (یعنی قربانی کے دن) گزرنے کے بعد پاکی ہوئی تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر چار پھیرے کا وقت بھی نہیں تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا۔ (حوالہ بالا)

## مندرجہ بالا عورت پر کون سا دم لازم ہوگا؟

**سوال:** وہ عورت جس نے عمرہ کا احرام باندھ لیا تھا مگر حیض آ جانے کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا، احرام کھول لیا تو اس پر کونسا دم لازم ہوگا؟

**جواب:** دم ایک بکری یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ دینا ضروری ہے۔ (حوالہ بالا)

## جس طواف اور سعی کا اکثر حصہ کر چکی ہو وہ بھی معتبر ہے

**سوال:** جس طواف اور سعی کا اکثر حصہ کر چکی ہو وہ معتبر ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** جس طواف اور سعی کا اکثر حصہ کر چکی تھی قاعدہ کے اعتبار سے وہ بھی معتبر ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ کرے اس صورت میں چھوٹے ہوئے چکروں کا صدقہ دینا بھی ضروری نہیں۔ (حوالہ بالا)

## حالت حیض میں صفا و مروہ کی سعی جائز ہے

**سوال:** حالت حیض میں عورت کے لئے صفا و مروہ کی سعی جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** عورت کے لئے صفا مروہ کی سعی حیض و نفاس کی حالت میں جائز ہے یہ سعی خواہ عمرہ کی ہو یا حج کی ہو البتہ پاک ہو کر کرنا مستحب ہے۔ (حوالہ بالا)

## حج و عمرہ کے دوران حیض کو بند کرنا

**سوال:** کیا شرعاً یہ جائز ہے کہ عمرہ یا حج کے دوران خواتین کوئی ایسی دوا استعمال کریں کہ جس سے ایام نہ آئیں، اور وہ اپنا عمرہ یا حج صحیح طور پر ادا کر لیں۔

**جواب:** جائز ہے، لیکن جب "ایام" حج و عمرہ سے مانع نہیں تو انہیں بند کرنے کا اہتمام کیوں کیا جائے، ایام کی حالت میں صرف طواف جائز نہیں باقی تمام افعال جائز ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۴ صفحہ ۱۲۱)

## حالت حیض میں وقوف عرفات جائز ہے

**سوال:** نو(۹) ذوالحجہ کو حجاج کرام میدان عرفات میں وقوف کرتے ہیں کیا عورت حالت حیض میں یہ وقوف کرسکتی ہے یانہیں؟

**جواب:** عورت اگر حیض یا نفاس سے ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اسی حالت میں وقوف کرلے، پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ (گلدستہ ۶۰)

## حج تمتع یا قران میں بجائے قربانی کے روزے رکھنا چاہتی تھی مگر حیض آگیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

**سوال:** حج تمتع یا قران میں اگر کوئی عورت قربانی کے بدلے روزے رکھنا چاہے اور بوجہ مستحب ہونے کے سات ذوالحجہ تک روزے رکھنے میں تاخیر کرے لیکن سات سے نو ذوالحجہ تک روزے رکھنے میں اس کو حیض آجائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر تین روزے پہلے نہیں رکھ سکی تو اب اس پر دم تمتع ہی واجب ہوگا۔

(گلدستہ خواتین صفحہ ۶۲)

**سوال:** اگر تین روزوں میں سے ایک یا دو رکھ چکی ہو، پھر حیض آجائے تو باقی روزے ایام حج کے بعد رکھ سکتی ہے؟ جس طرح کہ طواف زیارت کو ایام نحر سے بوجہ مجبوری (حیض) کے مؤخر کیا جاسکتا ہے؟

**جواب:** اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس پر دم تمتع ہی واجب ہوگا۔ یعنی قربان کرنی ہوگی۔ (حوالہ بالا)

## عمرہ کا احرام باندھا پھر حیض سے ہوگئی تو اس کا حکم

**سوال:** اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، لیکن حیض سے ہوگئی تو اس کے لئے کیا

حکم ہے؟

**جواب:** اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو پاک ہونے تک عمرہ کا طواف وسعی نہ کرے کیونکہ عمرہ میں پہلے طواف ہوتا ہے اس کے بعد سعی اس لئے منع فرمایا اور اگر اس صورت میں اس کو عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا کہ منی کی روانگی کا وقت آ گیا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور یہ عمرہ جو توڑ دیا تھا، اس کی جگہ بعد میں عمرہ کر لے۔

## عمرہ کا احرام کھول کر حج کا باندھ لیا تو حج کے بعد خاوند کے لئے حلال ہوگی

**سوال:** عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کیا عمرہ کا احرام کھولنے کی وجہ سے شوہر پر اس وقت تک حرام رہے گی جب تک کہ مذکورہ عمرہ کو دوبارہ اداء نہ کر لے۔ جس طرح طواف زیارت نہ کرنے کی صورت میں ہے کہ جب تک طواف زیارت نہ کیا تو وہ شوہر پر حرام رہے گی اور احرام بھی نہ کھولے گی؟

**جواب:** عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں عورت حج ادا کرنے کے بعد اپنے شوہر پر حلال ہو جائے گی اور جو عمرہ اس سے ٹوٹ گیا اس کو بعد میں ادا کرے اور دم بھی دے دے۔ (گلدستہ خواتین)

**سوال:** اس سوال میں عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھنے کا کہا گیا جب کہ عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا؟ پھر حج کا تذکرہ کرنے سے کیا مراد ہے کیا حج سے پہلے عمرہ لازم ہوتا ہے؟

**جواب:** حج تین طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) حج تمتع (۲) حج قران (۳) حج افراد۔

حج قران اور تمتع سے پہلے عمرہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ

حج افراد میں صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔ (حوالہ بالا)

## حالت طواف میں پہلی مرتبہ حیض آیا پھر طواف پورا کرلیا تو کیا حکم ہے؟

**سوال:** اگر کوئی لڑکی عمرہ اور زیارت مدینہ کے لئے گئی اور دوران طواف اس نے پہلی مرتبہ حیض کے خون کو دیکھا اسی حالت میں اس نے پورا طواف اور سعی کی، ناواقفیت کی وجہ سے، کیا اس پر کچھ لازم ہے یا نہیں؟

**جواب:** اس لڑکی کو چاہئے تھا کہ عمرہ کا احرام نہ کھولتی بلکہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف اور سعی کرتی بہر حال چونکہ اس نے احرام نابالغی کی حالت میں باندھا تھا، اس لئے اس پر دم واجب نہیں۔ (حوالہ مناسک لملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ)

اگر بچے نے ممنوعات احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے، خواہ یہ ارتکاب بلوغت کے بعد ہو کیونکہ وہ اس سے پہلے مکلّف نہ تھا۔
(گلدستہ خواتین صفحہ ۶۱)

## حالت حیض میں طواف زیارت کرلیا تو کیا سالم اونٹ ذبح کرنا ضروری ہے؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں ایک عورت طواف زیارت سے پہلے حائضہ ہوگئی، ابھی پاک نہیں ہوئی تھی کہ اتنے میں روانگی کی تاریخ آگئی، طواف کئے بغیر ہی وطن واپس آگئی، اس کے حج کا کیا حکم ہے؟ اس کی شرعاً کوئی تلافی ہوسکتی ہے۔

**جواب:** یہ صورت کثیر الوقوع ہے، مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی مستورات حج کی ادائیگی سے محروم رہ جاتی ہیں، مصارف اور سفری صعوبتیں برداشت

کرنے کے باجود ان کا حج ادا نہیں ہوتا۔ طواف زیارت چونکہ فرض ہے، جو حائضہ عورت طواف زیارت کئے بغیر واپس آگئی، اس کا حج ادا نہیں ہوا، بلکہ خاوند کے پاس نہ جانے کے بارے میں اس کا احرام بھی باقی ہے، اور اس پر لازم ہے کہ اس احرام کے ساتھ واپس مکہ جا کر طواف زیارت کرے۔

درمختار میں ہے: "**وبترک اکثرہ بقی محرما ابدًا فی حق النساء حتی یطوف الخ**" (شامیہ جلد۲ صفحہ۲۲۴ مطبوعہ رشیدیہ)

اس پر علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: "**فان رجع الی اهله فعلیه حتما ان یعود بذلک الاحرام ولا یجزی عنه البدل**" اور حج کی سعی نہیں کر چکی تھی، تو وہ سعی بھی کرے، اور ایسی حائضہ عورت سے پاک ہونے کے بعد اس کے خاوند نے مجامعت بھی کی تو ایک بکری بطور کفارہ حدود حرم میں ذبح کرنا واجب ہے، اور اگر یہ فعل متعدد بار ہو چکا ہے تو کفارے بھی متعدد واجب ہوں گے۔ الا یہ کہ احرام توڑنے کی نیت سے مجامعت کی ہو۔

﴿**وفی الباب واعلم ان المحرم اذا نوی رفض الاحرام فجعل یصنع ما یصنعه الحلال من لبس الثیاب والتطیب والحلق والجماع وقتل الصید فانه لا یخرج بذلک من الاحرام وعلیه ان یعود کما کان محرما ویجب دم واحد لجمیع ما ارتکب ولو اکل المحظورات وانما یتعدد الجزاء بتعدد الجنایات اذا لم ینو الرفض**﴾ (شامی جلد۲ صفحہ۲۸۴)

ایسی صورت میں مستورات اور ان کے وارثوں کے لئے سخت مشکلات ہیں، اس لئے حکومت پر لازم ہے کہ ایسی معذور عورتوں کے لئے سفر مؤخر کرنے کی مناسب ہدایات متعلقہ محکمہ کو جاری کرے، اور اگر بالفرض پاک ہونے تک عورت کا ٹھہرنا کسی طرح ممکن نہ ہو تو ایسی حالت ہی میں اگر یہ عورت طواف کرے گی تو اس کا طواف

زیارت ادا ہو جائے گا۔ مگر دوگانہ طواف پاک ہونے تک نہ پڑھے، اور اگر حج کے لئے سعی پہلے نہ کر چکی ہو تو اب طواف زیارت کے بعد سعی بھی کرے، حائضہ عورت نے چونکہ یہ طواف ناپاکی کی حالت میں کیا ہے اس لئے بطور کفارہ اس پر سالم گائے یا سالم اونٹ کا حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہے تاکہ نقصان کی تلافی ہو سکے، علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ سے خوب استغفار کرے اور معافی بھی مانگے۔

شامیہ میں ہے:

﴿نقل بعض المحشيين عن منسك ابن امير حاج لوهم الركب على القفول ولم تطهر فاستفتت هل تطوف ام لا قالوا يقال لها لا يحل لك دخول المسجد وان دخلت وطفت اثمت وصح طوافك وعليك ذبح بدنة وهذه مسئلة كثيرة الوقوع يتحير فيها النساء﴾ (شامیہ جلد۲ صفحہ۱۸۴، خیر الفتاویٰ جلد۴ صفحہ۱۷۹)

# ایام مخصوصہ سے متعلق اعتکاف کے مسائل

## حالت حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں

**سوال:** حالت حیض میں اعتکاف کرنا جائز ہے؟

**جواب:** حالت حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔ "فاللبث هو الركن والكون في المسجد والنية من مسلم عاقل طاهر من جنابة وحيض ونفاس شرطان" (شامی)

## اعتکاف میں حیض آجائے تو اعتکاف ختم ہو جاتا ہے

**سوال:** اگر ایک عورت اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھی ہے اور چلتے چلتے حیض آگیا بتائیں اعتکاف فاسد ہوا یا نہیں؟

**جواب:** اگر عورت اعتکاف کے دوران حائضہ ہو جائے تو حیض آتے ہیں اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ (خیر الفتاویٰ جلد۴ صفحہ ۱۴۳)

اگر عورت اعتکاف میں تھی اسے حیض آ گیا تو وہ اعتکاف چھوڑ دے کہ حیض آنے سے اس کا اعتکاف خود فاسد ہو گیا۔ (گو عورت کو اس سے گناہ نہ ہوگا)۔

(بدائع صفحہ ۱۱۶)

## مندرجہ بالا عورت پر حیض کے دن کی قضاء لازم ہے

**سوال:** ایک عورت نے اعتکاف کی نیت کر کے اعتکاف شروع کر لیا لیکن درمیان میں حیض آ جانے کی وجہ سے اس کا اعتکاف ختم ہو گیا تو کیا اس پر اس اعتکاف کی قضاء لازم ہے؟

**جواب:** (جب حیض سے پاک ہو جائے تو) بعد میں ایک دن کے اعتکاف کی قضاء بمع روزہ کے ضروری ہے۔

ہندیہ میں ہے "**اذا فسد الاعتکاف الواجب وجب قضاء ہ فان کان اعتکاف شھر بعینہ اذا افطر یومًا یقضی ذالک الیوم وان کان اعتکاف شھر بغیر عینہ یلزمہ الاستقبال سواء افسدہ بصنعہ من غیر عذر کالخروج والجماع والاکل فی النھار او بعذر کما اذا مرض فاحتاج الی الخروج او بغیر صنعہ کالحیض والجنون والاغماء الطویل.**"

(جلد ۱ صفحہ ۲۱۳، از خیر الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

## حیض کے علاوہ کوئی اور خون آئے تو اعتکاف نہ ٹوٹے گا

**سوال:** حیض کے علاوہ کوئی اور خون اگر آ جائے تو کیا اس سے اعتکاف میں کوئی خرابی آئے گی یا اعتکاف ٹوٹ تو نہیں جائے گا؟

**جواب:** حیض کے علاوہ اگر کوئی خون آ گیا مثلاً بیماری وغیرہ سے تو اس سے اعتکاف

میں کوئی خرابی نہ آئے گی اور نہ ٹوٹے گا۔ (شامی)

## حیض کے علاوہ خون آیا اپنی جگہ سے ہٹ گئی تو اعتکاف کا حکم

**سوال:** حیض کے علاوہ کوئی اور خون آیا، عورت نے ناواقفی کی وجہ سے سمجھا کہ اعتکاف فاسد ہو گیا اور اعتکاف کی جگہ سے ہٹ گئی تو اب اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** حیض کے علاوہ کوئی اور خون آیا، اور عورت نے ناواقفیت کی وجہ سے سمجھا کہ اعتکاف فاسد ہو گیا، اور اعتکاف کی جگہ سے ہٹ گئی تو اب اعتکاف فاسد ہو گیا۔ اور قضاء کرنا پڑے گی۔ (آداب الاعتکاف صفحہ ۶۴ بحوالہ شامی جلد ۲ صفحہ ۱۳۳)

## قضاء رمضان میں کرے تو رمضان کا روزہ ہی کافی ہے

**سوال:** حالت اعتکاف میں حیض آگیا تو اب پاک ہونے کے بعد وہ اس دن کے اعتکاف کی قضاء کرنا چاہتی ہے تو قضاء کا طریقہ کیا ہوگا۔

**جواب:** اگر عورت اس ایک دن کی قضاء رمضان میں کرتی ہے، تو رمضان کا روزہ کافی ہوگا، اگر رمضان کے علاوہ میں قضاء کرتی ہے تو اعتکاف کی قضاء روزہ کے ساتھ کرنی ہوگی۔ (حوالہ بالا صفحہ ۹۰)

## ناواقفی سے اعتکاف فاسد ہو گیا تو قضاء کا حکم

**سوال:** حیض کے علاوہ خون آیا ناواقفیت کی وجہ سے اعتکاف فاسد سمجھ کر جگہ سے ہٹ کر اعتکاف فاسد کر لیا مثلاً عشرہ اخیرہ کا اعتکاف کیا تھا پچیس تاریخ کو خون آگیا اس نے سمجھا کہ اس سے اعتکاف فاسد ہو گیا اور اپنی جگہ سے ہٹ گئی تو اب اس پر کتنے دنوں کی قضاء لازم ہوگی؟

**جواب:** جس دن کا اعتکاف فاسد ہوا یا کیا ہے تو صرف اس دن کی قضاء واجب ہوگی مثلاً عشرہ اخیرہ کا اعتکاف کیا تھا کسی وجہ سے پچیس کو اعتکاف فاسد ہو گیا، تو معتکف کے ذمہ صرف اسی پچیس تاریخ کی قضاء واجب ہے البتہ بعد کے بقیہ ایام کی قضاء بھی کر لے تو یہ مستحب ہے۔ (آداب الاعتکاف صفحہ ۹۰ بحوالہ شامی)

اور یہ بھی بہتر ہے کہ پورے عشرہ کی قضاء کرے خیال رہے کہ یہ قضاء روزے کے ساتھ معتبر ہے بغیر روزے کے اعتکاف کی قضاء بھی درست نہیں۔ (حوالہ بالا)

## اعتکاف کی قضاء حالت صحت میں لازم ہوگی

**سوال:** ایک عورت کا اعتکاف حیض آجانے کی وجہ سے فاسد ہو گیا پھر وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگئی کہ اس میں روزہ رکھنے اور اعتکاف کی جگہ میں رہنے کی قوت نہیں تو کیا پھر بھی اس پر اعتکاف کی قضاء واجب ہوگی۔

**جواب:** اعتکاف کی قضاء اس وقت واجب ہوگی جب کہ اس کی ادا پر قدرت ہو۔ اگر بیمار پڑ گئی یا ایسا عذر لاحق ہو گیا کہ نہ روزہ رکھ سکتی ہے نہ مسجد (اعتکاف گاہ) میں قیام کر سکتی ہے تو قضاء واجب نہ ہوگی۔ (حوالہ بالا)

## اعتکاف دن میں فاسد ہوا ہو تو صرف دن کی قضاء واجب ہوگی

**سوال:** ایک عورت نے اعتکاف کی نیت کر کے اعتکاف شروع کر لیا دو دن ہی گزرے تھے کہ دن میں اس کو حیض آگیا، تو اب پوچھنا یہ ہے کہ اس عورت پر دن کے ساتھ رات کی بھی قضاء لازم ہوگی یا صرف دن دن کی قضاء کافی ہے؟

**جواب:** اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہو تو پھر صرف دن کی قضاء واجب ہوگی۔ اداء قضاء کے لئے روزہ کے ساتھ صبح صادق سے پہلے مسجد (اعتکاف کی جگہ) میں داخل

ہو اور اسی دن شام کو غروب آفتاب کے وقت مسجد (عورت اپنے گھر کی مسجد) سے نکل آئے قضاء ہو جائے گی۔ (آداب الاعتکاف صفحہ ۹۱)

## اعتکاف رات کو ٹوٹا ہو تو چوبیس گھنٹے کی قضاء لازم ہے

**مسئلہ:** اگر اعتکاف رات میں ٹوٹا ہو تو پھر رات اور دن دونوں کی یعنی چوبیس گھنٹے کی قضاء واجب ہوگی، اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو، اور دن کا روزہ رہے اور دن گزرنے کے بعد جب آفتاب غروب ہو جائے تو مسجد سے باہر نکلے۔ (آداب الاعتکاف ۹۱)

## اعتکاف کی قضاء کب کرے؟

**سوال:** کسی عورت کا رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف فاسد ہو جائے تو کیا وہ عورت اس کی قضاء آئندہ رمضان میں کر سکتی ہے؟ نیز اگر اسی رمضان میں ایک دو دن باقی ہوں اور اس میں ہی قضاء کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** اگر ایک رمضان کے اعتکاف کی قضاء دوسرے رمضان کے کسی دن بھی کر لے تو یہ بھی درست ہے۔ مگر بہتر ہے کہ اسی رمضان یا اس کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر قضاء کر لے کہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ (حوالہ بالا بحوالہ احکام اعتکاف صفحہ ۴۶)

## اعتکاف ادا نہ کر سکنے کی صورت میں فدیہ واجب ہوگا

**سوال:** کسی عورت کے ذمہ بوجہ حیض وغیرہ اعتکاف مسنون یا منذور کی قضاء ہے اگر ادا نہ کر سکے تو فدیہ واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** اعتکاف مسنون یا منذور کی قضاء ادا نہ کر سکنے کی صورت میں فدیہ واجب ہوگا۔ (بدائع صفحہ ۱۱۸)

## مرنے والی نے فدیہ کی وصیت نہ کی ہو پھر بھی بالغ ورثاء تبرعاً کردیں تو درست ہے

**سوال:** ایک عورت کے ذمہ بوجہ حیض و نفاس وغیرہ اعتکاف مسنون و منذور کی قضاء لازم تھی، نہ فوراً ادا کرسکی اور نہ فدیہ کی وصیت کرگئی تو کیا وارثین کے ذمہ فدیہ ادا کرنا واجب ہے؟ نیز اگر فدیہ ادا کرنا واجب نہ ہو اور وہ تبرعا ادا کردیں تو درست ہے یا نہیں۔

**جواب:** اعتکاف مسنون (عشرہ اخیرہ) یا منذور کی قضاء ذمہ میں تھی نہ فوراً ادا کرسکی نہ فدیہ کی وصیت کرگئی تو وارثین کے ذمہ فدیہ واجب نہیں ہے، ہاں اگر بالغ وارثین اپنی طرف سے تبرعا ادا کریں تو درست ہے۔ (از بدائع جلد۲ صفحہ ۱۱۸)

## بوجہ حیض اعتکاف فاسد ہوگیا بوجہ ضعف قضاء نہ کرسکی تو کیا کرے؟

**سوال:** ایک عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض آگیا، جس کی وجہ سے اعتکاف فاسد ہوگیا، اس کی قضاء نہیں کی، اب ضعف و پیری کی وجہ سے قضاء ادا نہیں کرسکتی تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** عشرہ اخیرہ کا اعتکاف فاسد ہوگیا۔ اب ضعف یا پیری کی وجہ سے قضاء ادا نہیں کرسکتی تو فدیہ واجب ہوگا۔ (امداد السائلین بحوالہ بدائع جلد۲ صفحہ ۱۱۸)

## عشرہ اخیرہ کے اعتکاف کی قضاء میں ایک دن کا فدیہ واجب ہے

**سوال:** ایک عورت کا بوجہ حیض و نفاس اعتکاف فاسد ہوگیا، اب وہ اس کی قضاء نہیں

کر سکتی فدیہ ادا کرنا چاہتی ہے تو کیسے دے؟

**جواب:** عشرۂ اخیرہ کے اعتکاف کی قضاء میں صرف ایک دن کا فدیہ واجب ہوگا۔

(آداب الاعتکاف بحوالہ بدائع جلد۲ صفحہ ۱۱۸)

## نذر اعتکاف کی قضاء میں کتنے دن کا فدیہ لازم ہوگا؟

**سوال:** ایک عورت نے نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دن اعتکاف کروں گی، مگر خدائے تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جس دن اس نے اعتکاف شروع کیا حیض آجانے کی وجہ سے اعتکاف فاسد ہوگیا، بعد میں وہ اس کی قضاء نہیں کر سکی، یہاں تک کہ وہ مرتے ہوئے وصیت کرگئی کہ میرے اعتکاف کا فدیہ ادا کر دینا تو کیا اب اس کے ہر دن کے اعتکاف کا فدیہ ادا کرنا ہوگا یا ایک ہی دن کا فدیہ ادا کر دینا کافی ہے۔

**جواب:** کسی کے ذمہ نذر کا اعتکاف ادا کرنا ہو۔ موقعہ نہ مل سکے یہاں تک کہ مر جائے اور فدیہ کی وصیت کر جائے تو جتنے دن کی نذر مانی تھی اتنے دن کا فدیہ واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

## فدیہ کی مقدار

ایک دن کے اعتکاف کا فدیہ ½ نصف صاع گندم (اکلو سات سو گرام) یا اس کی قیمت واجب ہے۔ (ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۴)

## ایام خاص میں مس و تلاوت قرآن کے احکام

**سوال:** وہ عورت جو حیض کی حالت میں ہو، کیا وہ قرآن پاک کی تلاوت کر سکتی ہے یا قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی؟

**جواب:** حیض والی عورت کو قرآن شریف تلاوت کی نیت سے پڑھنا حرام ہے،

چاہے پوری آیت ہو یا کچھ حصہ۔ "(ومنھا) حرمة قراءة القرآن، لا تقرء الحائض والنفساء والجنب شيئا من القرآن" (عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۸)

## حالت حیض میں ایک آیت سے کم پڑھنا بھی جائز نہیں ہے

**سوال:** حیض ونفاس وجنابت کی حالت میں اگر عورت قرآن پاک کی ایک آیت یا ایک آیت سے کم پڑھے تو کیا اس کے لئے یہ جائز ہے؟

**جواب:** حیض ونفاس والی عورت یا جنبیہ عورت قرآن پاک کی ایک آیت یا ایک آیت سے کم بھی پڑھے تو بھی پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ "والآية وما دونها سواء في التحريمة على الاصح" (ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۸)

## شکر کے لئے ایک آیت سے کم پڑھے تو پڑھنا جائز ہے

**سوال:** حائضہ عورت اگر ایک آیت سے کم تلاوت کے ارادہ کے بغیر پڑھے مثلاً الحمدللہ شکر کے ارادے سے یا بسم اللہ کھانا کھاتے وقت تو کیا یہ جائز ہے یا یہ بھی حرام ہے۔

**جواب:** اگر قراءت کے ارادے سے نہ پڑھے اور آیت سے کم پڑھے جیسے شکر کے ارادے سے الحمدللہ کہے یا کھانا وغیرہ کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے تو یہ جائز ہے اس میں کچھ بھی حرج نہیں۔ "والآية وما دونها سواء في التحريمة على الاصح الا ان لا يقصد بما دون الاية القراءة مثل ان يقول الحمد لله يريد الشكر او بسم الله عند الاكل او غيره فانه لا بأس به هكذا في الجوهرة النيرة"

(عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۸)

# چھوٹی آیتیں پڑھنا جو بات کرتے وقت زبان پر آجاتی ہیں جائز ہیں

**سوال:** ایسی چھوٹی آیتیں جو عام طور پر بات کرنے میں زبان پر آجاتی ہیں تو کیا ان کا پڑھنا بھی حائضہ پر حرام ہے؟ یا ان کا پڑھنا جائز ہے۔

**جواب:** ایسی چھوٹی آیتیں جو بات کرتے وقت زبان پر آجاتی ہیں ان کا پڑھنا حرام نہیں ہے، جائز ہے۔ "**ولا تحرم قراءة آية قصيرة تجرى على اللسان عند الكلام كقوله تعالى، ثم نظر، او ولم يولد، هكذا فى الخلاصة**"

(عالمگیری جلد۱ صفحہ ۳۸)

# حالت حیض میں قرآن شریف کا دیکھنا کیسا ہے؟

**سوال:** وہ عورت جو حیض کی حالت میں ہو یا نفاس کی حالت میں ہو یا جنبیہ ہو اس کے لئے قرآن پاک دیکھنا درست ہے یا دیکھنا درست نہیں ہے؟

**جواب:** حالت حیض میں قرآن شریف دیکھنا جائز ہے۔ "**ولايكره للجنب والحائض والنفساء النظر فى المصحف هكذا فى الجوهرة النيرة**"

(فتاویٰ ہندیہ صفحہ ۳۹)

# حالت حیض میں قرآن شریف کا چھونا جائز نہیں ہے

**سوال:** حالت حیض و نفاس و جنابت میں قرآن مجید کا دیکھنا تو جائز ہے، لیکن قرآن پاک کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** حالت حیض و نفاس و جنابت میں قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں ہے۔ "**ومنها حرمة مس المصحف لا يجوزلهما وللجنب والمحدث مس المصحف**" (فتاویٰ ہندیہ جلد۱ صفحہ ۳۸)

# کیا حالت حیض میں تورات وانجیل کا پڑھنا درست ہے؟

**سوال:** اگر حائضہ عورت کے ہاتھ کہیں سے تورات وانجیل آئے تو کیا وہ اس کو پڑھ سکتی ہے اس میں کوئی کراہت تو نہیں ہے۔

**جواب:** حائضہ اور جنبیہ عورت کے لئے تورات، انجیل، زبور کی قراءت مکروہ ہے۔ "ویکرہ للحائض والجنب قراءۃ التوراۃ والانجیل والزبور ھکذا فی التبیین" (فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۸)

# معلّمہ ایک ایک کلمہ پڑھا سکتی ہے

**سوال:** ایک عورت کسی مدرسہ میں معلّمہ ہے ہر پندرہ بیس دن بعد آٹھ دن اس کے حیض میں گزرتے ہیں، اگر وہ ان ایام میں چھٹی کرلے تو طالبات کا اس میں بہت ہی زیادہ نقصان ہے، تو کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ وہ معلّمہ ان ایام میں بھی تعلیم وتعلّم کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔

**جواب:** جب معلّمہ حائضہ ہو جائے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ بچوں کو ایک ایک کلمہ کر کے پڑھائے۔ اور قرآن پاک کا ہجا پڑھانا بھی اس کے لئے مکروہ نہیں ہے۔ "واذا حاضت المعلمة فینبغی لھا ان تعلم الصبیان کلمة کلمة وتقطع بین الکلمتین ولا یکرہ لھا التھجی بالقرآن کذا فی المحیط." (ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۸)

# طالبہ کے لئے ایام میں تعلیم جاری رکھنے کی صورت

**سوال:** ایک بالغہ لڑکی اور طالبہ علم ہے قرآن پاک حفظ کرتی ہے اگر وہ ایام حیض میں تعلیم کی چھٹی کرے تو تعلیم میں کافی نقص واقع ہوتا ہے، کیا وہ ان دنوں میں اپنی

تعلیم جاری رکھ سکتی ہے یا نہیں، شریعت کی رو سے گنجائش ہے یا نہیں۔

**جواب:** مذکورہ طالبہ ان ایام میں ایک ایک کلمہ کر کے پڑھ سکتی ہے۔ "جوز للحائض المعلمة تعليمه كلمة الخ" (شامی جلد ا صفحہ ۱۵۹، خیر الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

## دستانے پہن کر بھی حائضہ وغیرہ کو قرآن کا چھونا جائز نہیں

**سوال:** ہمارے ہاں یہ مشہور ہے کہ عورت جو کہ حائضہ ہو اگر ہاتھوں پر دستانے چڑھا لے تو پھر وہ قرآن پاک کو ہاتھ لگا سکتی ہے اور پڑھ سکتی ہے۔

**جواب:** حائضہ عورت اگرچہ ہاتھ پر دستانے بھی چڑھا لے تب بھی اس کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ قرآن پاک چھوئے یا تلاوت کرے۔ "ولا يجوز لهم مس المصحف بالثياب التي هم لا بسوها" (عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۹)

## حائضہ وغیرہ اگر کلی کر کے قرآن پڑھے تو بھی ناجائز ہے؟

**سوال:** کوئی حائضہ یا نفاس والی عورت اگر کلی کر کے قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہئے تو کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کلی کر کے بغیر قرآن کو چھوئے تلاوت کرے۔

**جواب:** حائضہ، نفاس والی اور جنبیہ عورت اگرچہ کلی کر لے پھر بھی اس کے لئے قرآن مقدس کی تلاوت کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ "ان غسل الجنب فمه ليقرأ لم يحل له ذالک هكذا في محيط السرخسي" (عالمگیری جلد ا صفحہ ۳۸)

## غلاف یا تھیلی وغیرہ سے قرآن کو چھونا جائز ہے؟

**سوال:** وہ عورت جس کو قرآن مقدس کا چھونا جائز نہیں ہے، اگر وہ قرآن پاک کو غلاف یا کسی تھیلی وغیرہ سے چھوتی ہے تو اس کو قرآن کا چھونا جائز ہے یا جائز نہیں ہے۔

**جواب:** اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو جیسے تھیلی یا رومال اس سے قرآن مجید کو چھونا جائز ہے اور چمڑے یا ریگزین وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن مقدس کے ساتھ پیوست ہو (جڑا ہوا ہو) اس سے چھونا جائز نہیں ہے اسی طرح وہ تھیلی جس کی سلائی کر کے گتے پر مستقل طور پر چڑھا دی جاتی ہے اس سے چھونا بھی جائز نہیں ہے۔ "منها ای احکام الحیض والنفاس حرمة مس المصحف لایجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الابغلاف متجاف عنه کالخریطة والجلد الغیر المشرز لا بما هو متصل به هو الصحیح کذا فی الهدایه وعلیه الفتوی کذا فی الجوهرة النیرة" (فتاویٰ ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۹)

## قرآن مجید کے صاف اطراف کو بھی ہاتھ لگانا منع ہے

**سوال:** کیا حائضہ عورت یا نفاس والی عورت قرآن مقدس کے ان کناروں کو چھو سکتی ہے جہاں کچھ لکھا نہیں ہوتا بلکہ صاف ہوتے ہیں، اس کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی معلّمہ حافظات طالبات کی منزل سن رہی ہوتی ہیں تو اس کو ورق بدلنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

**جواب:** قرآن مقدس کے ورق کے وہ اطراف و کنارے یعنی وہ صاف جگہ جہاں الفاظ قرآن نہیں لکھے ہوتے ان کو بھی چھونا جائز نہیں ہے۔ "والصحیح منع مس حواشی المصحف والبیاض الذی لا کتابة علیه هکذا فی التبیین"

**فائدہ:** مس میں قرآن میں بے وضو کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیریہ جلد ا صفحہ ۳۹)

## جو کپڑے پہن رکھے ہوں اس کے کسی حصہ سے بھی قرآن کا چھونا جائز نہیں

**سوال:** جو کپڑے پہن رکھے ہوں ان کے کسی حصہ سے جیسے کرتے کا دامن، آستین

اور دوپٹہ کا آنچل وغیرہ ان سے قرآن پاک کا چھونا حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے یا نہیں ہے؟

**جواب:** جو کپڑے پہن رکھے ہوں جیسے کرتے کا دامن، آستین اور دوپٹہ کا آنچل وغیرہ تو ان کے ساتھ بھی قرآن شریف کا پکڑنا اور چھونا اور اٹھانا درست نہیں ہے۔ "ویکرہ منہ بالکم ھو الصحیح کذا فی الھدایۃ" (جلد ا صفحہ ۶۴)

"التقیید بالکم اتفاقی فانہ لا یجوز مسہ بغیر الکم ایضا من بعض ثیاب البدن" (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۳۰۳)

## رومال وغیرہ بدن سے الگ ہوں تو ان سے قرآن کا چھونا جائز ہے

**سوال:** حائضہ عورت یا نفاس والی یا کوئی جنبی اگر قرآن پاک کو رومال وغیرہ یعنی جو کپڑا بدن سے الگ ہو، اس سے پکڑنا یا اٹھانا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** جو کپڑا بدن سے الگ ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کر اٹھانا جائز ہے۔

(بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۸۳)

## دعا کی نیت سے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا جائز ہے

**سوال:** کوئی حائضہ یا نفاس والی عورت اگر دعا کی نیت سے سورۃ الفاتحہ پڑھنا چاہے تو کیا اس کے لئے بنیت دعا پوری سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے تو بھی جائز ہے۔

(ہدیہ خواتین صفحہ ۴۸ حصہ اول)

## قرآنی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہیں

**سوال:** یہ حائضہ یا نفاس والی عورت ایام حیض ونفاس میں اگر وہ دعائیں جو قرآن

مقدس میں آئی ہیں دعا کی نیت سے پڑھے تو کیا ان دعاؤں کا پڑھنا اس کے لئے جائز ہے یا ناجائز؟

**جواب:** وہ دعائیں جو قرآن پاک میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادے سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اور یہ دعا "رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا" آخر تک جو سورۂ بقرہ کے آخر میں لکھی ہے یا کوئی اور دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو، دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔"فلو قرأت الفاتحة علی وجه الدعاء اوشيئا من الآيات التی فيها معنی الدعاء ولم ترد القراءة لاباس به" (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۳۰۲)

## کلمہ درود شریف یا وظیفہ پڑھنے کا حکم

**سوال:** کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدائے تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا یا کوئی اور وظیفہ پڑھنا جیسے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھنا منع تو نہیں ہے؟

**جواب:** کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدائے تعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا یا کوئی اور وظیفہ پڑھنا جیسے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے۔ "ولا بأس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالٰى والتسبيح" (شرح التنویر جلد ا صفحہ ۳۰۲، از بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۸۳)

## حائضہ وغیرہ کے لئے کتب تفسیر و سنن وفقہ کا چھونا کیسا ہے؟

**سوال:** حائضہ یا نفاس والی عورت یا جنبی کے لئے کتب تفسیر و کتب حدیث و کتب سنن یعنی دینی کتابوں کا چھونا اٹھانا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** دینی کتابیں کتب حدیث وفقہ کا چھونا اور پڑھنا درست ہے مگر خلاف اولیٰ (مکروہ) ہے اور کتب تفسیر میں اگر تفسیر غالب ہو تو چھونا درست ہے ورنہ نہیں۔

"قال فی الدر المختار وقد جوز اصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الاکثر تفسیرًا او قرانا ولو قیل به اعتبارًا للغالب لکان حسنا قلت لکنه یخالف ما مر فتدبر. قال العلامة ابن عابدین (قوله فتدبر لعله یشیر الی انه یمکن ادعاء تقیید اطلاق المتن بما اذا لم یکن التفسیر اکثر فلا ینافی دعوی التفصیل" (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۱۶۴)

"وفی الهندیه ولا یجوز لهم مس المصحف بالثیاب التی هم لابسوها ویکره لهم مس کتب التفسیر والفقه والسنن" (ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۹)

## حافظہ کے لئے قرآن پاک یاد کرنے کا ایک اور طریقہ

**سوال:** اگر حافظ ایام کے دنوں میں زبان سے تلاوت نہ کرے بلکہ دل میں ہی پڑھتی رہے تو اس طرح کرنے سے اس کو گناہ تو نہیں ہوگا؟

**جواب:** عورتوں کے خاص ایام میں قرآن کریم کا زبان سے پڑھنا جائز نہیں حافظہ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۲ صفحہ ۷۲)

## کسی کپڑے یا پین وغیرہ سے قرآن کا ورق پلٹنا

**سوال:** عورتوں کے خاص ایام میں منزل سنتے ہوئے یا دل ہی دل میں پڑھتے ہوئے کپڑے پین وغیرہ سے ورق پلٹنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** عورت کو ایام میں قرآن پاک کا زبان سے پڑھنا تو جائز نہیں دل ہی دل میں پڑھنا اور کپڑے یا (پین) وغیرہ سے صفحے الٹنا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۲ صفحہ ۷۲)

## مخصوص ایام میں قرآنی آیات والی کورس کی کتابیں پڑھنا اور چھونا

**سوال:** ہم سیکنڈ ایئر کی طالبات ہیں اور ہمارے پاس اسلامک اسٹڈیز ہے جس میں قرآن کے شروع کے بارہ رکوع ہمارے کورس میں شامل ہیں، ہماری مشکل یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر امتحان کے دنوں میں ہماری طبیعت خراب ہو جائے تو ہم اسلامک اسٹڈیز کی کتاب کو کس طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ مخصوص ایام میں قرآن پاک کا چھونا حرام ہے اور بغیر کتاب پڑھنے کے ہم امتحان نہیں دے سکتے، کیونکہ کتاب میں پوری تشریح و تفسیر ہوتی ہے۔ جسے پڑھ کر ہی امتحان دیا جاسکتا ہے، تو آپ سے عرض ہے کہ ان دنوں میں کس طرح ہم اس کتاب سے مستفید ہو سکتے ہیں؟

**جواب:** قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ نہ لگایا جائے، نہ ان الفاظ کو زبان سے پڑھا جائے، کتاب کو ہاتھ لگانا اور پڑھنا جائز ہے۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۲ صفحہ۷۲)

## مخصوص ایام میں اسلامی کتب میں درج شدہ آیات کس طرح پڑھیں؟

**سوال:** اسلامی کتب میں جگہ جگہ حوالوں کے لئے قرآنی آیات درج ہیں۔ اگر ان کا اردو ترجمہ بھی تحریر نہ ہو تو اس حالت میں اس قرآنی آیت کا پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب:** قرآن کریم کی آیات کو دل میں پڑھ سکتی ہیں (یعنی زبان سے تو نہیں پڑھ سکتیں دل ہی دل میں پڑھنا جائز ہے)۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۲ صفحہ۷۲)

## حالت حیض میں قرآن وحدیث کی دعائیں پڑھنا

**سوال:** مخصوص ایام میں قرآن پاک کی وہ سورتیں جو کہ روز پڑھنے کا معمول ہے۔

زبانی یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں اور روزانہ کا ۵۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول ہے، کیا ان ایام میں ۵۰۰ مرتبہ درود شریف اور چند سورتیں زبانی پڑھ سکتے ہیں، اور عام طور پر جو وظیفے مثلاً چہرے کی روشن ہونے کے لئے اللہ نور السموات والارض اول آخر درود شریف ہے، پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** خاص ایام میں عورتوں کو قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں (اس لئے معمول کی سورتیں اور اللہ نور السموات والارض الخ کا وظیفہ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے) قرآن وحدیث کی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں۔ دیگر ذکر واذکار درود شریف، وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۲ صفحہ ۷۳)

## ایام مخصوصہ میں ذکر کرنا

**سوال:** عورتیں اپنے مخصوص ایام میں ذکر کرسکتی ہیں؟ مثلاً سوم کلمہ درود شریف استغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ۔

**جواب:** قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ سب ذکر کرسکتی ہیں۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۲)

## مخصوص ایام میں عملیات کرنا

**سوال:** اگر کوئی عمل اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ سے شروع کیا اور وہ ۲۱ یا ۴۱ دن مکمل کرنا ہو تو کیا حیض کی حالت میں بھی عمل جاری رکھنا چاہئے؟

**جواب:** اگر عمل قرآن مجید کی آیت کا ہو تو ماہواری کے دنوں میں جائز نہیں ہے۔ اگر قرآن مجید کے علاوہ ہو اور شرعاً اس کا کرنا درست ہو تو وہ تمام حالات یعنی حالت حیض میں بھی اور اس کے علاوہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی ایسا عمل ہے جو خلاف شرع ہو تو اس کا ذکر کرنا پاکی ناپاکی دونوں حالتوں میں جائز نہیں ہے۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل جلد۲)

## تلاوت کی غرض سے ایک ایک لفظ کر کے پڑھنا بھی جائز نہیں

**سوال:** اگر کوئی عورت ایام حیض میں قرآن پاک کی تلاوت کا یہ طریقہ اختیار کرے کہ وہ ایک ایک کلمہ کر کے پڑھے تاکہ اس سے ان ایام میں بھی قرآن کی تلاوت نہ چھوٹے تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اس صورت میں یہ تلاوت عبادت یعنی ثواب کی چیز بنے گی؟

**جواب:** اگر کوئی عورت جو کہ حائضہ ہو عبادت کے ارادے سے قرآن پاک کا ایک لفظ بھی پڑھے گی تو بھی اس کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور وہ گناہ کی مستحق ہوگی، اگر عبادت کی نیت سے نہ پڑھے، جیسے تعلیم وتعلّم تو جائز ہے۔ ”لا تقرء الحائض والنفساء والجنب شیئا من القرآن والآیة وما دونها سواء فی التحریم علی الاصح الا ان لا یقصد بمادون الآیة القراءة الخ“ (ہندیہ صفحہ ۳۸)

## مطابق معمول چاروں قل اور آیت الکرسی کا پڑھنا

**سوال:** ایک عورت کا معمول ہے کہ وہ روزانہ سوتے ہوئے چاروں قل اور آیت الکرسی پڑھ کر سوتی ہے تو کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایام خاص میں بھی ان سورتوں کو پڑھ لیا کرے؟

**جواب:** چاروں قل آیت الکرسی حائضہ اور نفاس والی عورت کو اور جنبی کو پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ”لا تقرء الحائض والنفساء والجنب شیئا من القرآن الخ.“

(ہندیہ صفحہ ۳۸)

## کس خاص وجہ سے حائضہ کا سورہ لایلف وغیرہ کا پڑھنا

**سوال:** سواری نہ ملنے کی صورت میں اور دشمن سے خوف کی صورت میں صبح اور شام

تین مرتبہ سورۃ لایلف قریش، حائضہ کے لئے پڑھنا، درست ہے یا نہیں ہے؟

**جواب:** سواری نہ ملنے کی صورت میں اور دشمن سے خوف کی صورت میں صبح وشام تین مرتبہ سورۃ لایلف قریش، حائضہ کیلئے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۴۵)

## سفر میں پڑھی جانے والی غیر دعائیہ الفاظ پر مشتمل دعاؤں کا حکم

**سوال:** حالت حیض میں یا جنابت وغیرہ میں اگر قرآنی آیتیں جو صبح شام یا دیگر سفر وغیرہ کی دعاؤں میں شامل ہیں لیکن غیر دعائیہ الفاظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ان کا پڑھنا ممنوع ہے، اگر دل میں پڑھ لی جائیں (یعنی زبان سے بالکل نہ پڑھی جائیں) تو ایسا کرنا یا پڑھنا، شمار کیا جائے گا یا نہیں؟

**جواب:** دل میں پڑھ لی جائیں تو اس طرح پڑھنا تو پڑھنا شمار نہیں کیا جائے گا مگر اس طرح پڑھنے سے (گناہ سے بچ جائیں گے اور) روز کے معمول کی عادت برقرار رہے گی، اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس طرح پڑھنے سے معمول کے پڑھنے کی برکت کا ثواب دے دیں۔ (حوالہ بالا)

## اسمائے الٰہیہ کا حالت حیض ونفاس میں پڑھنا

**سوال:** اسماء الٰہیہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام) حالت حیض ونفاس میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** حالت حیض ونفاس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء مبارک کا پڑھنا جائز ہے۔

## جس کاغذ وغیرہ پر قرآنی آیات لکھی ہوں اس کے چھونے کا حکم

**سوال:** اگر قرآن پاک پورا نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلی یا روپیہ پیسہ یا طشتری

یا تعویذ یا کسی اور چیز پر قرآن شریف کی کوئی آیت یا آیتیں لکھی ہوئی ہوں۔ تو اس کو لکھی ہوئی جگہ سے چھونا اور اٹھانا کیسا ہے؟

**جواب:** اگر قرآن مجید پورا نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلی یا روپیہ پیسہ، یا طشتری یا تعویذ یا کسی اور چیز پر قرآن شریف کی کوئی آیت یا آیتیں لکھی ہوئی ہوں تو اس کو اس لکھی ہوئی جگہ سے چھونا اور اٹھانا جائز و درست نہیں ہے۔ (زبدۃ الفقہ جلد ۱ صفحہ ۵۲)

"ولا یجوز مس شیء مکتوب فیه شیء من القرآن من لوح او من دراهم او غیر ذالک اذا کان آیة تامة هکذا فی الجوهرة النیرة"

(ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۳۹)

## آیت لکھے کاغذ وغیرہ کے صاف حصہ کو چھونا جائز ہے

**سوال:** اگر کسی چیز پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہو تو اس کے اس حصہ کو چھونا جو سادہ ہو اور آیت کو ہاتھ نہ لگے تو کیا یہ جائز ہے؟

**جواب:** کسی چیز کے اس حصہ کو جیسا کہ اوپر سوال میں بتایا گیا ہے چھونا اور پکڑنا جائز ہے جب کہ آیت کو ہاتھ نہ لگے اور بشرطیکہ کاغذ بھی بڑا ہو۔

(زبدۃ صفحہ ۱۵۲ و گلدستہ صفحہ ۴۷)

## آیت لکھا ہوا روپیہ پیسہ تھیلی میں ہو تو ہاتھ لگانا جائز ہے

**سوال:** ایسا روپیہ پیسہ جس پر قرآن مقدس کی آیت لکھی ہوئی ہو اگر وہ کسی تھیلی یا برتن وغیرہ میں ہو تو اس تھیلی کا چھونا یا اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** اگر روپیہ پیسہ وغیرہ تھیلی میں ہو یا کسی برتن وغیرہ میں رکھا ہو تو اس تھیلی یا برتن کا چھونا اور اٹھانا جائز ہے۔ "ولیس لهم مس المصحف الا بغلافه ولا اخذ درهم فیه سورة من القرآن الا بصرته" (ہدایہ جلد ۱)

## تعویذ وغیرہ جس پر کاغذ لپٹا ہو اس کا چھونا جائز ہے

**سوال:** ایسا تعویذ جس پر قرآن پاک کی آیت لکھی ہوئی ہو اس کو لپیٹ کر اگر اس پر دوسرا کاغذ سادہ لپیٹ دیا جائے تو کیا اس کا چھونا جائز ہے؟ یا اس کا اٹھانا چھونا بھی جائز نہیں ہے؟

**جواب:** تعویذ پر اگر سادہ کاغذ الگ لپٹا ہوا ہو تو اس کو اٹھانا اور چھونا جائز ہے۔

(زبدہ حصہ اصفحہ ۱۲۵)

## توراۃ زبور انجیل وغیرہ کے چھونے کا حکم

**سوال:** مخصوص ایام میں تورات، زبور انجیل وغیرہ آسمانی کتابوں کے چھونے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** قرآن مجید کے علاوہ اور آسمانی کتابوں مثلاً توراۃ، زبور، انجیل وغیرہ کے صرف اس مقام کا چھونا مکروہ وممنوع ہے جہاں لکھا ہوا ہے، سادہ مقام کا چھونا مکروہ نہیں ہے۔ (زبدہ حصہ اول صفحہ ۱۲۵)

## قرآن پاک کی منسوخ التلاوۃ آیت کے چھونے کا حکم

**سوال:** حیض ونفاس وجنابت کی حالت میں قرآن پاک کی ان آیتوں کے چھونے کا کیا حکم ہے جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے؟

**جواب:** قرآن پاک کی وہ آیات جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، حالت حیض و نفاس و جنابت میں ان مقامات کو ہاتھ لگانا اور چھونا مکروہ وممنوع ہے جہاں لکھا ہوا ہے، سادہ مقام کا چھونا مکروہ وممنوع نہیں ہے۔ بعض کے نزدیک توریت زبور انجیل وغیرہ دیگر کتب سماویہ کا بھی وہی حکم ہے جو قرآن مجید کے مس (چھونے) کا بیان ہے اور قرآن مجید کی منسوخ التلاوۃ آیتوں کا بطریق اولی وہی حکم ہوگا کیونکہ ان سب کی

تعظیم واجب ہے لیکن یہ حکم ان کتب سماویہ کے ساتھ خاص ہونا چاہئے جن میں کوئی تحریف تغیر وتبدل نہیں ہوا ہے۔ (زبدہ حصہ اول صفحہ ۱۲۵)

## حائضہ وغیرہ کا قرآن پاک کے ترجمہ کو ہاتھ لگانا

**سوال:** اگر قرآن پاک کا اکیلا ترجمہ اردو فارسی وغیرہ زبان میں لکھا ہوا ہو، اصل عربی قرآن پاک ساتھ نہ لکھا ہو تو حائضہ ونفساء وغیرہ کے لئے اس کا چھونا کیسا ہے۔

**جواب:** اگر قرآن مجید کا محض ترجمہ اردو فارسی وغیرہ میں لکھا ہوا ہو اصل عربی قرآن پاک ساتھ میں لکھا ہوا نہ ہو تو اس کا چھونا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکروہ ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی صحیح قول یہی ہے۔"ولو کان القرآن مکتوبا بالفارسیة یکرہ لهم مسه عند ابی حنیفة وکذا عندهما علی الصحیح هکذا فی الخلاصة" (ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۹)

## تفسیر قرآن کے مس کرنے کی مکمل تفصیل

**سوال:** کتب تفسیر مع اصل قرآن وفقہ وحدیث کے چھونے کے متعلق کیا حکم ہے؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

**جواب:** کتب تفسیر مع اصل قرآن وفقہ وحدیث کے چھونے کے متعلق تفصیل یہ ہے۔

1. ایک قول یہ ہے کہ ان آیت قرآنی کی جگہ کا مس کرنا جائز نہیں ہے، اس کے علاوہ دوسری جگہ کا مس کرنا جائز ہے، اور یہ قواعد شرعیہ کے زیادہ موافق ہے۔
2. دوسرا قول یہ ہے کہ ان کے مس کرنے میں مطلقاً کوئی کراہت نہیں ہے۔
3. اور تیسرا قول یہ ہے کہ کتب تفسیر کا مس کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور کتب فقہ و حدیث کا مس کرنا مکروہ نہیں ہے۔

یہ تیسرا قول اظہر واحوط ہے کیونکہ کتب تفسیر میں قرآن مجید دوسری کتابوں سے

زیادہ ہوتا ہے اور اُن میں قرآن مجید کا ذکر مستقلاً ہوتا ہے نہ کہ تبعاً اس لئے یہ مشابہ بالمصحف ہیں۔ (زبدۃ الفقہ صفحہ ۱۲۴)

## حالت حیض وجنابت وغیرہ میں قرآن کریم لکھنے کا حکم

**سوال:** حالت حیض ونفاس میں اگر اس جگہ کو جہاں قرآن لکھا ہوا ہے ہاتھ نہ لگے اگرچہ خالی مقام کو چھوئے تو اس کا کیا حکم ہے۔

**جواب:** قرآن مجید کو لکھنا مکروہ نہیں ہے، بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے، اگرچہ خالی مقام کو چھوئے یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اور یہ قیاس کے زیادہ نزدیک ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خالی مقام کو چھونا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قرآن کو مس کرنے والے کے حکم میں ہے اور یہی احوط ہے طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول میں کراہت تحریمی کی نفی ہے اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول میں کراہت تنزیہی کا اثبات ہے (اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں کے نزدیک خالی جگہ کو چھونا مکروہ تنزیہی ہے)۔ (زبدہ جلد ا صفحہ ۱۲۶)

## کسی کتاب کاپی وغیرہ میں ایک آیت سے کم لکھنا جائز ہے

**سوال:** اگر قرآن پاک کی مکمل آیت نہ لکھی جائے بلکہ کسی کتاب وغیرہ میں ایک آیت سے کم لکھا جائے تو کیا یہ بھی مکروہ ہے؟

**جواب:** اگر کسی کتاب وغیرہ میں ایک آیت سے کم لکھا جائے تو یہ مکروہ نہیں ہے۔
(زبدہ جلد ا صفحہ ۱۲۶)

## قرآن شریف میں ایک آیت سے کم لکھنا بھی جائز نہیں ہے

**سوال:** اگر کوئی حائضہ یا نفاس والی عورت یا کوئی جنبی قرآن پاک کے الفاظ کے اردگرد جو خالی جگہ ہوتی ہے اس پر ایک آیت سے کم لکھے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** قرآن شریف میں ایک آیت سے کم لکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

(زبدہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۶)

## ایسی عبارت لکھنا جس کی بعض سطروں میں آیت قرآن ہو مکروہ ہے

**سوال:** حائضہ یا نفاس والی عورت اگر ایسی عبارت لکھے جس کی بعض سطروں میں قرآن شریف کی آیت ہو لیکن وہ اس کو پڑھے نہیں تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسی عبارت لکھنا جس کی بعض سطروں میں قرآن شریف کی آیت ہو مکروہ ہے اگرچہ وہ عورت اس کو پڑھے نہیں۔ "ویکرہ للجنب والحائض ان یکتبا الکتاب الذی فی بعض سطورہ آیۃ من القرآن وان کان لا یقرآن القرآن." (ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۳۹)

## بوقت ضرورت ہاتھ لگائے بغیر لکھنا جائز ہے

**مسئلہ:** قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو ضرورت کے وقت گنجائش ہے لیکن کاغذ کو کسی صورت میں ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

﴿وفی الدر ولا تکرہ کتابۃ قران والصحیفۃ اواللوح علی

الارض عند الثانی خلافاً لمحمد وینبغی انْ یقال ان وضع علی الصحیفة ما یحول بینها وبین یدہ یؤخذ بقول الثانی والا فبقول الثالث قالہ الحلبی﴾ (ردالمختار جلد ا صفحہ ۱۶۲)

## حالت حیض میں ترجمہ قرآن لکھنا

**سوال:** حیض کی حالت میں قرآن پاک کی آیت کا صرف (بغیر الفاظ کے) ترجمہ لکھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** ضرورت کے وقت قرآن پاک لکھنے کی گنجائش ہے، لیکن کاغذ کو ہاتھ لگانا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، ترجمۂ قرآن کو بھی بے وضو چھونے کو فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بحکم قرآن قرار دیا ہے۔

﴿فی الدر المختار ولا تکرہ کتابة قرآن والصحیفة اواللوح علی الارض عند الثانی خلافا لمحمد وینبغی ان یقال ان وضع علی الصحیفة ما یحول بنیها وبین یدہ یوخذ بقول الثانی والا فبقول الثالث قالہ الحلبی. (درالمختار جلد ا صفحہ ۱۲۹)

وفی باب الحیض ویمنع حل دخول المسجد ............ وقراءة القرآن بقصدہ ومسہ ولو مکتوبًا بالفارسیة فی الاصح﴾ (درالمختار جلد ا صفحہ ۲۱۴، احسن جلد ۲ صفحہ ۳۶)

## فضائل اعمال و بہشتی زیور وغیرہ کا چھونا اور پڑھنا

**سوال:** فقہ وحدیث کے علاوہ مثلاً فضائل اعمال اور حکایات صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ بہشتی زیور اور فقہ اور حدیث کی کتابوں کی شروحات جیسے مظاہر حق انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوانح اور احوال پر مشتمل کتابوں کا چھونا بھی مکروہ ہے یا نہیں؟

**جواب:** ان تمام کتب کا جن کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے ان سب کا چھونا جائز ہے۔
(گلدستہ صفحہ۵۲)

## قرآن پاک رکھنے کی تپائی اور رحل کا چھونا

**سوال:** قرآن پاک رکھنے کے لئے جو رحل یا تپائی استعمال کی جاتی ہے، ایام مخصوصہ میں اس کو چھونا، اٹھانا گناہ تو نہیں ہے؟

**جواب:** قرآن پاک رکھنے کے لئے جو تپائی یا رحل استعمال کی جاتی ہے اگر اس کو ایام مخصوصہ میں ہاتھ لگایا جائے یا اٹھایا جائے تو اس سے گناہ نہیں ہوتا۔

## حائضہ سے سجدۂ تلاوت کا سقوط

**سوال:** کسی عورت نے اپنی نماز میں سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھی اور ابھی سجدہ نہیں کر پائی تھی کہ اس کو حیض آگیا، اس کو یہ نماز تو معاف ہوگئی، لیکن آیا سجدۂ تلاوت معاف ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** عورت نے اگر اپنی نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور ابھی سجدہ نہیں کیا تھا کہ اس کو حیض آگیا تو وہ سجدہ اس سے ساقط ہوگیا۔ (زبدۃ حصہ۲ صفحہ۱۹۴)

"المرأة اذا قرأت آية السجده في صلاتها ولم تسجد لها حتى حاضت سقطت عنه السجدة كذا في المحيط" (ہندیہ جلد۱ صفحہ۱۳۲)

## اگر کسی عورت نے حالت حیض میں آیت سجدہ کی تلاوت سنی تو

**سوال:** کسی عورت نے ایام مخصوصہ میں کسی شخص سے آیت سجدہ سنی تو کیا پاک ہونے کے بعد اس پر سجدۂ تلاوت کا ادا کرنا لازم ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** اگر کسی عورت نے ایام مخصوصہ میں سجدۂ تلاوت کی آیت سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہی نہ ہوگا۔

**سوال:** اگر کسی جنبی مرد یا عورت نے آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** اگر کسی جنبی مرد یا عورت نے آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ لیکن اس کا ادا کرنا نہانے کے بعد واجب ہوگا۔ (حوالہ بالا)

"ولو قرء المحدث او الجنب او سمعا تجب عليهما كذا المريض"

(ہندی جلد ا صفحہ ۱۳۲)

## حائضہ نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو سجدہ واجب نہیں

**سوال:** حائضہ اگر آیت سجدہ کی تلاوت کرے تو کیا اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہے یا نہیں؟

**جواب:** حائض مجنون نابالغ پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں خواہ یہ خود تلاوت کریں یا دوسرے سے سنیں اور ان سے غیر نے آیت سجدہ سنی تو اس میں یہ تفصیل ہے حائض اور صبی ممیّز سے آیت سجدہ سننے والے پر سجدہ واجب ہے اور مجنون وصبی غیر ممیّز سے سننے والے پر واجب نہیں۔ (مسائل سجدہ تلاوت بحوالہ احسن ورد المختار)

"فلا تجب على كافر وصبى ومجنون وحائض ونفساء لوقرء و سمعوا لانهم ليسنوا اهلها. (شرح التنوير جلد ا) ولو سمع منهم مسلم عاقل بالغ تجب عليه سماعه." (ہندیہ جلد ا صفحہ ۱۳۲)

## حائضہ نے آیت سجدہ لکھی تو سجدہ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

**سوال:** اگر کسی حائضہ عورت نے آیت سجدہ لکھی اس طرح کہ اس کے ہاتھ لکھے

ہوئے کاغذ کو نہیں چھوا تو کیا آیت سجدہ لکھنے کی وجہ سے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** لکھنے والی حائضہ ہو یا غیر حائضہ آیت سجدہ کے لکھنے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ "ولا تجب السجدة بكتابة القرآن كذا في فتاوى قاضي خان." (ہندیہ جلد اصفحہ ۱۳۲)

## حیض ونفاس سے پاک ہوجانے کے بعد سجدۂ تلاوت کا حکم

**سوال:** ایسی عورت جو حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے لیکن غسل نہ کیا ہو اور اس حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** ایسی عورت جو حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے لیکن غسل نہ کیا ہو اور اس حالت میں آیت سجدہ تلاوت کرے تو سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۵۴)

**سوال:** یہی عورت اگر آیت سجدہ سنے (غسل کرنے سے پہلے اور انقطاع حیض کے بعد) تو اس کے لئے کیا حکم ہے، کیا سننے سے اس پر سجدہ لازم آئے گا؟

**جواب:** جی ہاں اس پر بھی سجدہ لازم ہوگا۔ (حوالہ بالا)

## مذکورہ بالا عورت اگر صرف ہونٹ ہلا کر آیت پڑھے تو سجدہ کا حکم

**سوال:** ایسی عورت جو حیض ونفاس سے پاک ہو جائے لیکن غسل نہ کیا ہو اس طرح آیت سجدہ پڑھے کہ اس کے ہونٹوں کی حرکت تو محسوس ہو، لیکن الفاظ صحیح ادا نہ ہوں اور نہ ہی اتنی آواز ہو کہ وہ خود اس کو سن سکے یا کوئی اور اس کے منہ سے کان لگا کر اس کی آواز سن سکے، تو کیا اس طرح پڑھنے سے بھی اس پر سجدۂ تلاوت لازم آئے گا؟

**جواب:** سجدۂ تلاوت کے وجوب کے لئے یہ شرط ہے کہ الفاظ صحیح ادا ہوں اور کم از کم اتنی آواز ہو کہ وہ خود یا کوئی اور اس کے منہ کے ساتھ کان لگا کر آواز سن سکے، مذکورہ بالا صورت میں چونکہ یہ چیز نہیں پائی جا رہی اس لئے اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

”رجل قرء آية السجدة لا يلزمه السجدة بتحريك الشفتين وانما تجب اذا صح الحروف وحصل به صوت سمع هو او غيره اذا قرب اذنه الى فمه كذا فى فتاوى قاضى خان“ (ہندیہ جلد ا صفحہ ۱۳۲، امداد السائلین)

**سوال:** مذکورہ بالا عورت نے آیت سجدہ کی تلاوت تو نہیں کی لیکن آیت لکھی ہوئی دیکھ کر نظروں سے پڑھی یعنی دل میں اس کے الفاظ سمجھ گئی تو کیا اس طرح دیکھ کر بغیر زبان سے پڑھے اس کو سجدہ کرنا پڑے گا یا نہیں؟

**جواب:** اس طرح دل میں پڑھنے سے سجدۂ تلاوت لازم نہیں آئے گا۔

(گلدستہ صفحہ ۵۵)

## ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ کا حکم

**سوال:** مذکورہ بالا عورت نے ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ کی تلاوت سنی تو کیا اس پر سجدۂ تلاوت لازم ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ کی تلاوت سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔

## ٹیلی ویژن سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ کا حکم

**سوال:** اگر یہی عورت جس کا تذکرہ اوپر ہوا ٹیلی ویژن سے یا سپیکر سے آیت سجدہ کی تلاوت سنتی ہے تو پھر سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** ٹی وی پر سے ٹیپ شدہ پروگرام نشر ہو رہا ہو تو اس سے سجدۂ تلاوت واجب

نہ ہوگا، اور اگر براہ راست پروگرام نشر ہو رہا ہو (یعنی ٹی وی اسٹیشن پر قاری تلاوت کر رہا ہو) تو سجدہ کیا جائے اور سپیکر سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ واجب ہے، احتیاط اسی میں ہے کہ ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ سننے پر سجدۂ تلاوت کیا جائے۔

(خیر الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵، ایضاً احسن الفتاویٰ جلد ۴)

## حالت حیض میں تعویذ میں لکھی ہوئی آیت کو ڈوری سے چھونا

**سوال:** حیض و نفاس و جنابت کی حالت میں آیتوں والے تعویذ کو اس کی ڈوری سے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے لاکٹ کو زنجیر سے پکڑ سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض و نفاس و جنابت کی حالت میں آیتوں والے تعویذ کو اس کی ڈوری سے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کے لاکٹ کو زنجیر سے پکڑ سکتی ہے (گلدستہ صفحہ ۵۰)

## تعویذ میں قرآنی آیت نہ لکھی ہو تو اس کا چھونا جائز ہے

**سوال:** اگر تعویذ آیتوں والا نہ ہو، بلکہ کوئی اور دعا یا اسماء الٰہیہ لکھی ہوئی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر تعویذ آیتوں والا نہ ہو بلکہ اس میں قرآن پاک کے الفاظ کے ہند سے لکھے ہوئے ہوں یا دعا یا اسماءِ الٰہیہ ہوں تو ان تعویذوں کو چھونا جائز ہے۔

(حوالہ بالا صفحہ ۵۱)

## حالت عذر یا جنابت میں اللہ کے نام کا لاکٹ یا زیور پہننا

حالت عذر یا جنابت میں اللہ کے نام کا لاکٹ یا ایسا زیور جس میں اللہ تعالیٰ کا

نام یا آیت وغیرہ ہو تو اس کا پہننا مناسب نہیں ہے۔ (حوالہ بالا)

## حالت حیض و جنابت میں قرآن کریم دم کیا گیا پانی پینے کا حکم

**سوال:** حالت حیض میں یا جنابت میں آب زم زم پی سکتے ہیں یا نہیں اور اسی طرح وہ پانی یا کوئی اور چیز جس پر قرآن کریم پڑھ کر دم کیا ہوا ہو پینا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** حالت حیض یا جنابت میں آب زم زم پی سکتے ہیں اور اسی طرح وہ پانی یا کوئی اور چیز جس پر قرآن پڑھ کر دم کیا ہوا ہو پینا جائز ہے۔ (حوالہ بالا)

## حیض و نفاس والی کا بوجہ مجبوری تیمّم کر کے قرآن کو ہاتھ لگانا

**سوال:** حیض والی یا نفاس والی عورت کو اگر کوئی مجبوری پیش آ جائے تو اس وقت تیمّم کر کے ہاتھ لگا سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض والی یا نفاس والی عورت کو کوئی مجبوری پیش آ جائے تو اس وقت تیمّم کر کے ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (تحفۃ النساء بحوالہ ہدایہ)

**نوٹ:** یہ صورت انقطاع دم کے بعد اور غسل سے پہلے ہو تو جائز ہے۔ (حوالہ بالا)

## اگر قرآن پاک یا کسی اور چیز کے گرنے کا اندیشہ ہو تو اچانک ہاتھ لگانے کا حکم

**سوال:** اگر قرآن پاک یا کسی اور چیز (جو کہ قرآنی آیت پر مشتمل ہو کے گرنے کا اندیشہ ہو اور جلدی میں کوئی کپڑا وغیرہ ہاتھ میں لینا یاد نہ رہے یا اس وقت ممکن نہ ہو اور

بغیر کپڑے کے پکڑ لے تو ایسا کرنا گناہ کا موجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** ایسی صورت حال جیسی سوال میں بتائی گئی ہے پیش آ جائے تو اس وقت بغیر کپڑا کے قرآن کو پکڑنا گناہ کا موجب نہ ہوگا۔ (حوالہ بالا)

## سفری تھیلا اور عام بیگ میں قرآن ہو تو اس کا اٹھانا جائز ہے

**سوال:** سفری تھیلہ (یعنی بیگ) اور عام بیگ (یعنی سکول وغیرہ کے) میں قرآن رکھا ہوا ہو تو کیا ان کا اٹھانا درست ہے؟ اسی طرح پرس وغیرہ میں قرآن پاک رکھا ہو تو اس کا اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** سفری تھیلہ (یعنی بیگ) اور عام بیگ (یعنی سکول وغیرہ کے) میں اگر قرآن رکھا ہوا ہو تو ان کا اٹھانا درست ہے، اسی طرح پرس وغیرہ میں قرآن رکھا ہوا ہو تو ان کا اٹھانا بھی جائز ہے۔ (حوالہ بالا)

## حیض کی حالت میں آیتوں والے کلینڈر کو ہاتھ لگانا

**سوال:** حیض کی حالت میں آیتوں والا کلینڈر یا شوپیس کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** حالت حیض میں آیتوں والا کلینڈر یا شوپیس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

**سوال:** ایسا کلینڈر جس پر قرآن کی چھوٹی سی آیت بڑے الفاظ میں لکھی گئی ہو مگر اس میں قرآن کی آیت کے علاوہ دوسرے الفاظ زیادہ ہوں تو حیض و نفاس والی عورت کو اس کلینڈر کا چھونا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** اس صورت میں جو سوال میں ذکر کی گئی ہے چھونا یا لینا جائز نہیں ہے۔

(حوالہ بالا)

# ایام خاص ختم ہونے کے بعد نہانے سے قبل طوطے سے آیت سجدہ سنی تو سجدۂ تلاوت کا حکم

**سوال:** ایک عورت نے اپنے گھر میں طوطا پال رکھا ہے اور اس طوطے نے آیت سجدہ سیکھ رکھی ہے۔ ایک دن اس عورت کے جب ایام خاص ختم ہوئے ابھی وہ نہائی نہیں تھی کہ طوطے نے وہ آیت پڑھی تو کیا اس صورت میں سجدۂ تلاوت نہانے کے بعد اس پر لازم ہے یا نہیں اس طرح اگر کوئی صدائے بازگشت سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت لازم ہے یا نہیں؟

**جواب:** صدائے بازگشت (جو پہاڑ بلند مکانات صحریٰ وغیرہ سے بطریق واجب صورت معلوم ہوتی ہے) اور پرندہ وغیرہ سے اگر آیت سجدہ سنی تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

(لا) "تجب سماعه من الصدی والطیر) وفی رد المحتار هو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاری ونحو هما کما فی الصحاح (قوله والطیر) هو الاصح زیلعی وغیره وقیل تجب وفی الحجة هو الصحیح تاتارخانیه قلت والاکثر علی تصحیح الاول وبه جزم فی نور الایضاح" (جلدا صفحہ ۵۶۹)

## ہجا سے سجدہ تلاوت کا حکم

**سوال:** مذکورہ بالا عورت نے بچیوں کو آیت سجدہ کا ہجا کرایا تو کیا اس پر غسل کرنے کے بعد سجدہ تلاوت کا ادا کرنا واجب ہے؟

**جواب:** آیت سجدہ کے ہجا سے سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہوتا کیونکہ یہ قرأت قرآن نہیں ہے۔ "لا تجب (بسماعه من الصدی والطیر) ومن کل قال حرفا ولا

بالتهجي وفي رد المحتار (قوله ولا بالتهجی) لانه لا يقال قرء القرآن وانما قرء الهجاء ولو فعل ذلك في الصلوة لم يقطع لانها الحروف التي في القرآن ولا تنوب عن القراءة لانه لم يقره القرآن."(ر دصفحہ ۵۶۹)

## مذکورہ بالا عورت نے آیت سجدہ کا ترجمہ سنا تو سجدہ کا حکم

**سوال:** مذکورہ بالا عورت نے کسی شخص سے آیت سجدہ کا ترجمہ سنا تو کیا اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر اس نے خود آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو اس سے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں۔

**جواب:** سجدۂ تلاوت کی آیت کا ترجمہ کرنے اور سننے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے۔

قاضی خان میں ہے "ولو تلا بالفارسية تجب عليه وعلى من سمعها السجدة فهم السامع اولم يفهم اذا اخبر السامع انه قرء آية السجدة." اھ

(جلد ا صفحہ ۷۵، مسائل سجدہ تلاوت صفحہ ۱۴ بحوالہ خیر الفتاویٰ)

## مذکورہ بالا عورت نے صرف حرف سجدہ اور ایک کلمہ اول یا آخر پڑھ لیا تو سجدہ کا حکم

**سوال:** مذکورہ بالا عورت (یعنی جس کا حیض یا نفاس منقطع ہو چکا تھا مگر ابھی غسل نہیں کیا) حرف سجدہ اور ایک لفظ شروع یا اخیر سے پڑھ لیا یا سن لیا تو سجدۂ تلاوت اس پر لازم ہوا یا نہیں؟

**جواب:** جس وقت کوئی آیت سجدہ سے صرف حرف سجدہ اور ایک کلمہ پہلے یا بعد

پڑھ لے گی تو اس پر بقول مفتیٰ بہ سجدہ واجب ہو جائے گا چنانچہ اگر کسی نے تقریر و وعظ میں ایسا شعر پڑھا جس میں آیت سجدہ کا کچھ حصہ مع حرف سجدہ کے موجود ہے، تو اس پر اور سننے والوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا، جیسے

گفت واسجد واقترب یزدانِ ما
قوت جاں شد سجدۂ ابدان ما

(از امداد المفتیین ملخصاً)

## مذکورہ بالا عورت نے سونے والے سے سجدہ کی آیت سنی تو سجدہ کا حکم

**سوال:** مذکورہ بالا عورت نے کسی سونے والے شخص سے آیت سجدہ کی تلاوت سنی تو کیا اس عورت پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** کسی شخص نے سونے کی حالت میں آیت سجدہ کی تلاوت کی کسی نے سن لی تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے (لہٰذا مذکورہ بالا عورت پر سجدۂ تلاوت بعد الغسل واجب ہوگا)۔ (مسائل سجدہ تلاوت صفحہ ۱۸، بحوالہ بحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۱۶۱)

**سوال:** مذکورہ بالا عورت نے (یعنی جس کا دم حیض و نفاس منقطع ہو چکا ہے مگر ابھی غسل نہیں کیا) اس نے آیت سجدہ کا ایک حرف ایک عورت سے سنا دوسرا دوسری عورت سے تیسرا تیسری عورت سے اس طرح مستورات کی جماعت نے ایک آیت پوری کی تو کیا اس عورت پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یا نہیں۔

**جواب:** کسی نے اگر آیت سجدہ کا ایک حرف ایک سے سنا ہو دوسرا دوسری سے تیسرا تیسری سے اس طرح آیت مکمل کی گئی تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔

(مسائل سجدۂ تلاوت صفحہ ۱۸، بحوالہ طحطاوی صفحہ ۲۸۸)

# حالت مخصوصہ میں ذکر کے احکام

## حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ کا حائضہ کو دعائیں اور وظائف کے پڑھنے کے حکم کے بارے میں مفصل فتویٰ

**سوال:** *بعض مستورات کا سوال ہے کہ جناب کی تالیف کتاب قربات عنداللہ و صلوٰۃ الرسول و مناجات مقبول ایام حیض میں بھی اس کی منزل پڑھی جائے یا نہ، اس لئے کہ آیات قرآن مجید واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مسطور ہیں۔*

**جواب:** ”فی الدر المختار احکام الجنب ویحرم به تلاوة القرآن ولو دون آية على المختار بقصده فلو قصد الدعاء او الثناء او افتتاح امر او التعليم ولقن كلمة كلمة حل فی الاصح اھ فی رد المحتار قوله على المختار ای من مصححين. ثانيهما انه لا يحرم ما دون اية ورجحه ابن الهمام بانه لا يعد قارئا. بما دون اية فی حق جواز الصلوة فكذا ههنا واعترضه فی البحر تبعا للحلية بان الاحاديث لم تفصل بين القليل والكثير والتعليل فی مقابلة النص مردود اھ قلت (ای اشرف علی) بانه ليس تعليلا بل تفسير للحديث الناهی كحديث ابن عمر مثلاً عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم لا تقرء الحائض ولا الجنب شيئًا من القرآن اخرجه الترمذی فان النهی تعلق بالقرآن وما دون اية لا يسمی قرأنا والنصوص واردة على محاورات اهل اللسان فهو ايضا عمل بالحديث ثم ذكر فی الدر المختار فی احكام الحيض وقراءة قرآن بقصده الخ فی رد المحتار قوله بقصده فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الايات التی فيها معنی الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به كما قدمناه عن العيون لابی

الليث (قلت وهو ما نقل فی احكام الجنب ونصه) قال فی العيون لابی الليث قرء الفاتحة علی وجه الدعاء اوشيئا من الايات التی فيها معنی الدعاء ولم يرد القراءة لابأس به وفی الغاية انه المختار واختاره الحلوانی لكن قال الهند وانی لا افتی به وان روی عن الامام الخ."

ان روایات سے چند امور مستفاد ہوئے۔

امر اول: جنب اور حائض کو قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اسی سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ آیت تامہ کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔

امر ثانی: احادیث کا پڑھنا جائز ہے اس میں بھی اختلاف نہیں۔

امر ثالث: آیت سے کم پڑھنا بعض کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

امر رابع: اگر قرآن بقصد تلاوت نہ پڑھا جائے بلکہ بقصد دعا (دعا کے ارادہ سے پڑھا جائے...... جب کہ دعا کے معنی ہوں تو اکثر کے نزدیک جائز ہے بعض نے اس پر فتویٰ نہیں دیا۔

امر خامس: چونکہ مفاہیم روایات فقہیہ کے حجت ہیں لہٰذا یہی روایات جواز قرأت احادیث بر خصوص احادیث دعا پر ہیں اس تقریر سے سوال کا مفصل جواب حاصل ہوگیا۔ یہ تو نفس احکام کا بیان تھا جس کے دلائل بیان کرنا عمل کے لئے ضروری نہیں لیکن اہل علم کے بساط کے لئے ان کے دلائل کی طرف مختصراً اشارہ کرتا ہوں۔

امر اول کی دلیل عبارت مذکورہ میں مذکور ہے۔ یعنی "لا تقرء الحائض ولا الجنب الخ وفی الباب احاديث كثيرة غير ما ذكر."

امر اول کے جزء ثانی کی دلیل بھی یہی احادیث ہیں، کیونکہ اس پر قراۃ قرآن صادق آتی ہے۔

امر ثانی کی دلیل بھی یہی احادیث ہیں کیونکہ اس پر قراءۃ قرآن صادق نہیں آتی نیز بجز بخاری ونسائی کے سب اصحاب صحاح نے حدیث ذکر کی ہے۔ "كان صلی

اللّٰه علیه وسلم یذکر اللّٰه فی کل احیانه کذا فی احیاء السنن" ظاہر ہے کہ یہ حدیث کو بھی عام ہے بلکہ قرآن کو بھی، لیکن چونکہ قراءت قرآن سے نہیں وارد ہوئی ہے وہ اس سے مخصوص ہوگئی اور قراءت حدیث اس عموم میں داخل رہی نیز خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حالات میں کلام فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کلام حدیث ہے پس قراءت حدیث کا جواز دلیل فعلی سے بھی ثابت ہوگیا۔

امر ثالث۔ مانع کی دلیل بھی یہی احادیث ہیں منطوقاً اس بنا پر کہ قراءت لغۃً اس کو بھی عام ہے اور مبیح کی دلیل بھی یہی احادیث ہیں مفہوماً اس بنا پر کہ یہ عرف اور محاورہ میں قرأت نہیں۔

امر رابع۔ اکثر کی دلیل یہ حدیث ہوسکتی ہے۔"عن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا کان جنبا واراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءه للصلوة" (رواہ مسلم)

"وعن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا اراد ان یطعم وهو جنب غسل کفیه ومضمض فاه ثم طعم (رواه الدار قطنی وقال صحیح کذا فی احیاء السنن" اور دوسری احادیث سے ابتداء اکل (یعنی کھانا شروع کرتے وقت) میں بسم اللہ اور فراغ عن الاکل (یعنی کھانا کھانے سے فراغت کے بعد) پر الحمد للہ کہنا منقول ہے۔

اور وضوء شرعی بھی رافع جنابت نہیں اور وضوء لغوی تو وضو ہی نہیں تو جنابت کی حالت میں بسم اللہ اور الحمد للہ کہنا ثابت ہوا اور بسم اللہ کا قرآن سے ہونا تواتر سے ثابت ہے۔ اور دلائل مطلق ہیں تسمیہ تامہ (پوری بسم اللہ) اور غیر تامہ کو اور الحمد للہ ایک قول پر کہ قرآن آیت غیر تامہ کو بھی عام ہے قرآن ہے۔ مگر چونکہ اس تسمیہ اور حملہ سے مقصود تلاوت نہ تھی بلکہ افتتاح واختتام وتبرک مقصود تھا، اس لئے جائز رکھا گیا۔ پس امر رابع میں اکثر کا قول ثابت ہوگیا اور بعض کا قول معلوم ہوتا ہے کہ محض

تنزہ اور احتیاط پر مبنی ہے کہ لوگ حدود سے تجاوز نہ کرنے لگیں پس بطور سد ذرائع کے جواز پر فتویٰ نہیں دیا ورنہ تسمیہ وحمدلہ کو بھی ناجائز نہیں کہتے۔ کیونکہ اس وقت اس کے قرآن ہونے کا خطور بھی نہیں ہوتا تو اس میں تجاوز عن الحدود کا احتمال نہ تھا۔

امر خامس کے لئے امر ثانی کی تقریر کافی ہے فرع چونکہ جنب اور حائض کے احکام میں کچھ فرق نہیں اس لئے یہ احکام اور دلائل دونوں کے لئے مشترک ہیں۔

اصل سوال کا خلاصۂ جواب یہ ہے کہ قربات عنداللہ کی ادعیہ قرآنیہ وحدیثیہ کا حائضہ کو پڑھنا جائز ہے صرف ادعیہ قرآنیہ میں یہ قید ہوگی کہ دعا کی نیت سے پڑھے اور قرآن کی نیت سے نہ پڑھے اور جہاں اس احتیاط کی علماً وعملاً توقع نہ وہاں احوط و اورع منع ہی ہے اور عجب نہیں کہ فقیہ ہندوانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی عوامل کے لئے منع فرمادیا ہو۔

**فائدہ:** اس تعریف سے معلوم ہوگیا کہ سب اہل فتویٰ کا قصد اتباع حدیث ہے گو وجہ استدلال میں اختلاف ہوگیا۔ واللہ اعلم۔ (امداد الفتاویٰ جلد اصفحہ ۴۹)

# ایام مخصوصہ میں اذکار کے احکام

**سوال:** ایام حیض میں عورت نماز کے اوقات میں جائے نماز وغیرہ پر بیٹھ کر اپنے گھر کی نماز کی مخصوص جگہ میں ذکر وغیرہ کرسکتی ہے یا ایام خاص میں ذکر کرنا بھی منع ہے؟

**جواب:** ایام حیض میں عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ نماز کے اوقات میں وضو کر کے اپنے گھر کی نماز کی مخصوص جگہ ہو تو وہاں ورنہ جیسے نماز پڑھنے کا معمول ہے اسی طرح مصلے پر بیٹھ کر اتنی دیر جتنی اس کو نماز ادا کرنے میں لگتی ہے ذکر وغیرہ میں مشغول رہے۔

**سوال:** ذکر وغیرہ تو چلتے پھرتے بھی کیا جاسکتا ہے مگر ایک جگہ کیوں فرمایا گیا بحالت وضو بیٹھ کر ذکر کرنے سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہوگا؟

**جواب:** جی ہاں اس طریقہ سے یہ خاص فائدہ حاصل ہوگا کہ نماز کی عادت برقرار رہے گی، چھوٹے گی نہیں اور ایام خاص گزرنے کے بعد دل نماز پڑھنے سے گھبرائے گا نہیں، ورنہ اتنے ایام تک نماز اور وضو وغیرہ چھوڑے رکھنے سے ہوسکتا ہے کہ عادت برقرار نہ رہنے کی وجہ سے نماز میں دل نہ لگے اور سستی ہو۔

## ایام مخصوصہ میں سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھنا

**سوال:** ایام مخصوصہ میں عورت کوئی خاص قسم کا ذکر کرے یا کچھ قید نہیں؟

**جواب:** ان ایام میں عورت تلاوت قرآن کے علاوہ تمام اذکار کرسکتی ہے کوئی خاص قسم کا ذکر ضروری نہیں، سبحان اللہ پڑھے لا الہ الا اللہ پڑھے دعائیں پڑھے سب کی اجازت ہے۔

”ویستحب للحائض اذا دخل وقت الصلوة ان تتوضأ وتجلس عند مسجد بیتها تسبح و تهلل قدر ما یمکنها اداء الصلوة لو کانت طاهرة کذا فی السراجیه“ (ہندیہ جلد اصفحہ ۳۸)

## ایام مخصوصہ میں دعا قنوت پڑھنا

**سوال:** کیا ایام مخصوصہ میں عورت دعائے قنوت پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** ایام مخصوصہ میں عورت دعائے قنوت پڑھ سکتی ہے ”ولا یکره قراءت القنوت فی ظاهر الروایة کذا فی التبیین وعلیه الفتویٰ کذا فی التجنیس والظهیریه“ (ہندیہ جلد اصفحہ ۳۸)

## ایام مخصوصہ میں استغفار کرنا

**سوال:** ایام مخصوصہ میں عورت استغفار درود شریف وغیرہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** استغفار درود پاک وغیرہ پڑھ سکتی ہے قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرسکتی۔

## ایام مخصوصہ میں اذان کا جواب دینا

**سوال:** ایام مخصوصہ میں عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض والی عورت کا دعا پڑھنا اوراذان کا جواب دینا اوراس طرح کی دوسری چیزوں کا پڑھنا جائز ہے۔ "**ویجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذالک کذا فی السراجیه**" (ہندیہ صفحہ ۳۸)

## مخصوص ایام میں مناجات مقبول کا پڑھنا

**سوال:** حالت حیض ونفاس میں عورت مناجات مقبول پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** حالت حیض ونفاس میں ہفتے کے دن کی منزل کے علاوہ باقی تمام دنوں کی مناجات مقبول پڑھ سکتی ہے۔ اس میں کچھ حرج نہیں، ہفتہ کے دن کی مناجات چونکہ تمام قرآنی دعائیں ہیں اس لئے ان کو پڑھنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ وہ صرف دعا ہی کی نیت سے پڑھی جائیں ورنہ ان کا پڑھنا جائز نہ ہوگا۔ (امداد السائلین)

## ایام مخصوصہ والی عورت پر آیت قرآنی پڑھ کر دم کرنا

**سوال:** حیض یا نفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۶۸)

## ایام مخصوصہ میں وظیفہ کرنے کا حکم

**سوال:** مخصوص ایام میں قرآن پاک کی وہ سورتیں جو کہ روزانہ پڑھنے کا معمول ہے زبانی یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور روزانہ کا ۵۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول ہے کیا ان ایام میں ۵۰۰ مرتبہ درود شریف اور چند سورتیں زبانی پڑھ سکتے ہیں؟ اور عام طور پر جو وظیفے مثلاً چہرے کی روشنی کے لئے اللہ نور السموات والارض اول آخر

درود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

**جواب:** خاص ایام میں عورتوں کو قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں قرآن و حدیث کی دعائیں دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں دیگر اذکار درود شریف پڑھنا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد۲ صفحہ۷۲)

## آسیب وغیرہ سے بچنے کے لئے پڑھی جانے والی منزل پڑھنے کا حکم

**سوال:** ان ایام میں منزل جو آسیب سحر و دیگر خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھی جاتی ہے پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** ان ایام میں منزل جو کہ آسیب سحر اور دیگر خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھی جاتی کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (گلدستہ صفحہ۵۲)

## حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن پاک پڑھنا

**سوال:** کیا شوہر اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن کریم پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** حائضہ عورت کے شوہر کو اس کی گود میں سر رکھ کر قرآن پاک پڑھنا جائز ہے، اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں ایام خاص کی حالت میں ہوتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سہارا دے کر بیٹھ جاتے اور قرآن کریم پڑھتے، اس حدیث نے یہ وضاحت کر دی کہ حائضہ ظاہری طور پر پاک ہوتی ہے، اس کی ناپاکی کا حکم صرف حکماً ہے، اس لئے کہ اگر حائضہ عورت ظاہراً پاک نہ ہوتی اور اس کے اعضاء نجس ہوتے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سہارا دے کر

جبکہ ایام میں ہوتی تھی نہ بیٹھتے، اور نہ اس طرح بیٹھ کر قرآن کریم پڑھتے۔

(حوالہ بالا صفحہ ۲۷)

## ایام مخصوصہ میں مسجد کے احکام

**سوال:** حالت حیض میں مسجد الحرام یعنی بیت اللہ شریف میں داخل ہونا جائز ہے یا ناجائز؟

**جواب:** حالت حیض و نفاس و جنابت میں مسجد الحرام یعنی بیت اللہ شریف میں داخل ہونا حرام ہے۔ (عالمگیری صفحہ ۳۸)

## حالت حیض میں عام مساجد میں داخل ہونے کا حکم

**سوال:** حالت حیض و نفاس میں صرف بیت اللہ یعنی مسجد الحرام میں ہی داخل ہونا حرام ہے یا باقی مساجد کا بھی یہی حکم ہے؟

**جواب:** اس حالت میں کسی بھی مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ (عالمگیری صفحہ ۳۸)

**سوال:** حائضہ عورت مسجد میں بیٹھنے کے لئے نہیں جاتی بلکہ صرف مسجد سے گزر کر آگے جاتی ہے؟ تو کیا اس صورت میں بھی داخل ہونا حرام ہے؟

**جواب:** داخل ہونا خواہ بیٹھنے کی غرض سے ہو خواہ صرف گزرنے کے لئے دونوں طرح جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ "**ومنها (ای من احکام الحیض والنفاس) انه یحرم علیهما وعلی الجنب الدخول فی المسجد سواء کان للجلوس او للعبور هکذا فی منیة المصلی**" (ہندیہ صفحہ ۳۸)

**سوال:** وہ مسجد جو عام طور پر نماز کے لئے گھر میں مخصوص کر لی جاتی ہے کیا اس کا بھی یہی حکم ہے؟

**جواب:** وہ جگہ جو گھروں میں نماز کے لئے مخصوص کر لی جاتی ہے اس کا یہ حکم نہیں ہے۔ "**فی التهذیب لا تدخل مسجد الجماعة**" (ہندیہ صفحہ ۳۸)

## حائضہ کا روضۂ اقدس پر درود پاک پڑھنا

**سوال:** جو حائضہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے حاضری دے اس کے لئے درود وسلام پڑھنا اور مسجد نبوی میں داخل ہونے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** جو حائضہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے حاضری دے اس کے لئے درود وسلام پڑھنا تو جائز ہے لیکن مسجد نبوی میں داخل نہ ہو، باہر سے پڑھ لے۔ (ہدیہ خواتین حصہ اول صفحہ ۴۹)

## حائضہ کا عیدگاہ میں داخل ہونا جائز ہے

**سوال:** حائضہ اور نفاس والی عورت کا عیدگاہ میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** حائضہ اور نفاس والی عورت اور جنبی کا عیدگاہ میں داخل ہونا جائز ہے کیونکہ یہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے۔ "**یمنع الحیض دخول المسجد وکذا الجنابة وخرج بالمسجد غیره کمصلی العید**" (بحرالرائق جلد ا صفحہ ۳۳۸)

## حائضہ ونفساء کا مدرسہ اور خانقاہ میں داخل ہونا

**سوال:** حائضہ اور نفساء کا مدرسہ اور خانقاہ میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** جائز ہے۔ "**وخرج بالمسجد غیره کمصلی العید والجنائز والمدرسة والرباط فلا یمنعان من دخولها ولهذا قال فی الخلاصة المتخذ لصلاة الجنازة والعید الاصح انه لیس له حکم المسجد**"

(بحرالرائق جلد ا صفحہ ۳۳۸)

**سوال:** جو مسجد مدرسے میں بنائی جاتی ہے اس میں دخول کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** جب مدرسہ والے اس مسجد میں لوگوں کو نماز پڑھنے سے منع نہ کرتے ہوں تو

اس کا حکم مسجد والا ہے۔

”واختار فی القنیة من کتاب الوقف ان المدرسة اذا کان لا یمنع أهلها الناس من الصلوة فی مسجدها فهی مسجد“.

(البحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۳۳۸، باب الحیض)

## ایام مخصوصہ والی عورت کا جنازہ گاہ میں جانا

**سوال:** ایام مخصوصہ میں عورت کے لئے جنازہ گاہ اور قبرستان میں جانے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** جنازہ گاہ کا حکم بھی مسجد والا نہیں ہے اس لئے عورت کو جنازہ گاہ میں جانا جائز ہے حرام نہیں ہے۔”المتخذ لصلوة الجنازة والعيد الاصح انه ليس له حكم المسجد هكذا فی البحر الرائق“ (ہندیہ صفحہ ۳۸)

**سوال:** حائضہ عورت اور جنبی کے لئے زیارت قبور کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** حائضہ عورت اور جنبی کے لئے زیارت قبور میں حرج نہیں ہے۔”ولا بأس للحائض والجنب بزيارة القبور هكذا فی السراجيه.“

## سطح مسجد کا حکم

**سوال:** بعض مساجد کے اوپر کمرہ بنا ہوا ہوتا ہے کیا اس کمرہ میں حائضہ نفساء اور جنبی وغیرہ جا سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز اگر اوپر کمرہ نہ بنا ہوا ہو تو مسجد کی چھت پر چڑھنا کیسا ہے؟

**جواب:** مسجد کی چھت کا وہی حکم ہے جو مسجد کا ہے خواہ اوپر کمرہ بنا ہو یا کمرہ نہ بنا ہوا ہو دونوں حالتوں میں حائضہ نفساء اور جنبی کا مسجد کی چھت پر چڑھنا حرام ہے۔

”وسطح المسجد له حكم المسجد كذا فی الجوهرة النيرة.“

(ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۳۸)

## حائضہ کا مسجد سے کچھ اٹھانا

**سوال:** کیا حائضہ مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اندر سے کسی چیز کو اٹھا سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض والی عورت مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اندر سے کوئی چیز اٹھائے تو جائز ہے۔ کیونکہ ایام مخصوصہ والی عورت کو صرف مسجد کے اندر جانا منع ہے نہ کہ مسجد کے اندر ہاتھ داخل کرنا اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے چھوٹا بوریا (جائے نماز) اٹھالاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو ایام سے ہوں اس لئے مسجد میں کیسے ہاتھ داخل کر سکتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہاتھ میں تو حیض نہیں۔ (تقریر ترمذی وتقریر ابوداؤد صفحہ ۳۸۲)

## حائضہ وغیرہ کا بوجہ مجبوری مسجد میں داخل ہونا

**سوال:** حیض ونفاس والی عورت کسی مجبوری کی وجہ سے مسجد میں داخل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض یا نفاس والی عورت کو اگر سخت دشواری یا مجبوری پیش آ جائے تو اس وقت اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے (مثلاً مسجد کے اندر پانی ہو اور باہر کہیں بھی پانی نہ ہو یا درندہ یا چور یا سردی کا خوف ہو یا کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور اس کے نکلنے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہو اور اس کو تبدیل بھی نہ کر سکتی ہو اور نہ وہاں کے سوا کسی اور جگہ رہ سکتی ہو تو اس کو مسجد میں داخل ہونا جائز ہے لیکن مسجد میں داخل ہونے کے لئے اس کو تیمّم کرنا واجب ہے۔

﴿وفی الدر المختار و شرحه ویمنع حل دخول المسجد ای ولو مسجد مدرسة او دار لا یمنع اهلهما الناس من الصلاة فیه

وكانا لواغلقا يكون له جماعة منهم والا فلا تثبت له احكام المسجد كما قدمناه فی بحث الغسل عن الخانية والقنية وخرج مصلى العيد والجنازة وان كان لهما حكم المسجد فی صحة الاقتداء مع عدم اتصال الصفوف وافاد منع الدخول ولو للمرور وقدم فی الغسل تقييده بعدم الضرورة بان كان بابه فی المسجد ولا يمكنه تحويله ولا السكنی فی غيره وذكر هناک ان الظاهر حينئذ انه يجب التيمم للمرور اخذا مما فی العناية عن المبسوط مسافر مربمسجد فيه عين ماء وهو جنب ولا يجد غيره فانه يتيمم لدخول المسجد عندنا اھ وكذا لو مكث فی المسجد خوفا من الخروج بخلاف مالو احتلم فيه وامكنه الخروج مسرعا فانه يندب له التيمم لظهور الفرق بين الدخول والخروج﴾ (جلد۱صفحہ۲۱۴)

## حائضہ کوبصورت مجبوری دخول مسجد کے لئے تیمّم ہی ضروری ہے

**سوال:** مسجد میں داخل ہونے کے لئے اگرعورت وضوکر کے چلی جائے تواس کا جانا درست ہوگا یانہیں،تو کیا تیمّم کی صورت کسی خاص وجہ سے ہے(یعنی جب پانی وغیرہ نہ ہو یا پانی کے استعمال کرنے سے معذور ہو یا پھر ہرصورت میں تیمّم ہی کرنا ہے؟

**جواب:** مسجد میں داخل ہونے کے لئے اگرعورت وضوکر کے چلی جائے تو اس کا جانا درست نہیں، ہرصورت میں اس کوتیمّم ہی کرنا ہے،کیونکہ تیمّم غسل اور وضودونوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔(گلدستہ خواتین صفحہ۶۴)

## مسجد کے احاطہ میں بنی ہوئی لائبریری کا حکم

**سوال:** لائبریری اور تعلیمی ادارہ اگر مسجد کے اوپر تو نہ ہو بلکہ اس کے احاطہ میں ہو جیسے شاہ فیصل مسجد کے احاطہ میں لائبریری موجود ہے، اس میں حائضہ کا جانا کس حکم میں ہوگا؟

**جواب:** لائبریری اور تعلیمی ادارہ مسجد کے اوپر تو نہ ہو بلکہ احاطہ میں ہو جیسا کہ شاہ فیصل مسجد کے احاطے میں لائبریری موجود ہے، اس میں حائضہ کا جانا جائز ہے۔
(گلدستہ خواتین صفحہ ۵۵)

## حائضہ سے حرمت معلوم ہوتے ہوئے جماع کرنا گناہ کبیرہ ہے

**سوال:** اگر کسی شخص نے حائضہ بیوی سے جماع کیا حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ حائضہ بیوی سے جماع کرنا حرام ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔

**جواب:** اگر کسی نے حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس حالت میں بیوی سے جماع کرنا بھی حرام ہے تو یہ گناہ کبیرہ ہے، اس سے سخت گناہ گار ہوگا اور اس پر توبہ واستغفار کے سوا کچھ (کفارہ) نہیں۔ "**فان جامعها وهو عالم بالتحريم فليس عليه الا التوبة والاستغفار (هنديه صفحه ۳۱) وفی الدر ثم هو كبيرة لو عامدامختارًا عالمًا بالحرمة لا جاهلاً.**"
(جلد ۱ صفحہ ۲۱۸، امداد السائلین)

## ابتداء حیض میں جماع کیا تو ایک دینار کا صدقہ مستحب ہے

**سوال:** ایک شخص کی بیوی حالت حیض میں تھی اور حیض شروع ہوئے ابھی اس کو

ایک آدھ دن ہی گزرا تھا کہ اس نے اس سے جماع کر لیا تو کیا اس پر کچھ صدقہ واجب ہے؟

**جواب:** اس پر صدقہ واجب تو نہیں ہے البتہ چونکہ اس نے حیض کے شروع میں جماع کیا ہے اس لئے اس کے لئے ایک دینار کا صدقہ کرنا مستحب ہے کیونکہ جو شخص ابتداء حیض میں جماع کرے کہ خون سرخ ہو تو اس کے لئے ایک دینار کا صدقہ کرنا مستحب ہے۔ "ویندب تصدقه بدینار" (درالمختار صفحہ ۲۱۸)

## آخر حیض میں جماع کیا تو آدھا دینار صدقہ کرنا مستحب ہے

**سوال:** اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کیا اور وہ اس کے حیض کے آخری دن تھے اور خون زرد پڑ چکا تھا تو اس صورت میں بھی اس کے لئے ایک دینار کا ہی صدقہ واجب ہے؟

**جواب:** اگر حیض کے آخر میں جماع کیا جائے کہ خون زرد پڑ چکا ہو تو آدھا دینار صدقہ کرنا مستحب ہے لہٰذا مذکورہ بالا شخص کے لئے نصف دینار صدقہ کرنا مستحب ہے۔

﴿ویندب تصدقه بدینار او نصفه (قوله ویندب الخ) لما رواه احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابن عباس مرفوعًا فی الذی یاتی امرأته وهی حائض قال یتصدق بدینار اونصف دینار ثم قیل ان کان الوطئی فی اول الحیض فبدینار اواخره فبنصفه وقیل بدینار لوالدم اسود وبنصفه لو اصفر قال فی البحر ویدل له ما رواه ابوداؤد والحاکم وصححه اذا وقع الرجل اهله وهی حائض ان کان دما احمر فلیتصدق بدینار

وان كان اصفر فليتصدق بنصف دينار اھ

(درمختار مع الرد جلد ا صفحہ ۲۱۸)

## دینار کس چیز کا ہوتا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے؟

**سوال:** دینار کس چیز کا ہوتا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے۔

**جواب:** دینار سونے کا ہوتا ہے جس کی مقدار ۴.۳۷۴ گرام ہے اس اعتبار سے نصف دینار ۲.۱۸۷ گرام ہوئے۔

## کیا حیض میں وطی کی صورت میں عورت کے لئے بھی صدقہ مستحب ہے

**سوال:** مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں عورت کے لئے بھی ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا مستحب ہے؟

**جواب:** حیض میں جماع کی صورت میں عورت کے لئے نہیں بلکہ صرف مرد کے لئے صدقہ کرنا مستحب ہے۔ "وهل على المرأة تصدق قال فى الضياء الظاهر لا." (درالمختار جلد ا صفحہ ۲۱۸)

# شوہر وزوجہ کے تعلقات کے احکام

## حائضہ سے صحبت حرام ہے

**سوال:** حیض کے زمانہ میں شوہر کا صحبت کرنا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** حیض کے زمانہ میں شوہر کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے "ويحرم بالحيض والنفاس الجماع والاستمتاع بما تحت السرة الى الركبة."

# حائضہ وغیرہ سے صحبت کے علاوہ (باقی کاموں) کا حکم

**سوال:** صحبت کے علاوہ باقی تمام باتوں کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** صحبت کے علاوہ باقی تمام باتیں یعنی کھانا پینا لیٹنا پیار کرنا وغیرہ سب درست ہیں البتہ عورت کے ناف اور زانوں کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا بشرطیکہ درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہو مکروہ تحریمی ہے اور جماع کرنا حرام ہے۔ (امداد السائلین)

حضرت زید بن اسلم تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ جب میری بیوی کے ماہواری کے دن ہوں تو اس وقت میرے لئے ازدواجی سلسلہ کے تعلقات کی کس حد تک اجازت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے جسم پر تہبند باندھ دو پھر اس کے اوپر والے حصہ میں مشغول ہو سکتے ہو۔ (مثلاً بوسہ لے سکتے ہو)۔ (تحفۂ خواتین صفحہ ۱۷۷)

**سوال:** حالت حیض میں عورت کے قریب نہ جانے (یعنی جماع کے حرام) ہونے کا ثبوت قرآن پاک کی کسی آیت سے بھی ہے؟

**جواب:** جی ہاں قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

ترجمہ: ”وہ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک

ہو جائیں، تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے،
اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

**فائدہ:** یہودی ایامِ حیض میں عورت کو بالکل نجس سمجھتے تھے، اور وہ اس کے ساتھ اختلاط (ملنا جلنا) اور کھانا پینا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی، جس میں صرف جماع کرنے سے روکا گیا۔ علیحدہ رہنے اور قریب نہ جانے کا مطلب صرف جماع سے روکنا ہے۔ ابن کثیر وغیرہ۔

## حائضہ سے جماع کرنے کی صورت میں صدقہ کا حکم

**سوال:** کفایۃ المفتی جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ پر ایک سوال و جواب ہے جس کے بارے میں کچھ اشکال ہے مختصر سوال و جواب یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے بحالت حیض جماع کر لیا اب اس کے لئے شرع کا کیا حکم ہے۔ جواب میں لکھا ہے کہ ایام مقررہ میں صحبت کرنا ناجائز ہے صحبت کر لی گئی تو زید کو اور اس کی بیوی کو توبہ کرنی چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ زید ڈھائی روپیہ صدقہ کر دے۔

اس سوال میں جو یہ الفاظ ہیں کہ: "ڈھائی روپیہ صدقہ کر دے تو بہتر ہے۔" اس ڈھائی روپے کے تعین کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا وضاحت فرما دیں۔

**جواب:** "عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار وفی روایۃ اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر بنصف دینار ای علی المجامع فیہ لان اقل المقادیر المتعلقۃ بالفروج عشرۃ دراھم وھو دینار کذا قالہ ابن الملک" ایک دینار کی مالیت دس درہم کے برابر ہے اور دس درہم ڈھائی تولہ کے برابر ہے، اور یہ (چاندی کے ڈھائی درہم) کے مساوی ہوں گے۔ جب کہ چاندی کا روپیہ ایک تولہ کا جیسا کہ

متحدہ ہندوستان کے وقت ہوتا تھا یہ ڈھائی روپے اسی وقت کے ہیں۔ الغرض اصل صورت مسئولہ میں یہ ہے کہ ایک دینار (مساوی ۴½ ماشہ) سونا یا نصف دینار صدقہ کرے یا ان کی مالیت آج کل اگر کوئی یہ صدقہ کرنا چاہے تو وہ ساڑھے چار ماشے یا ½ ۲ ماشے سونا صدقہ کرے۔ (خیر الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

## مرد کا حائضہ کو ناف سے گھٹنے تک چھونے کا حکم

**سوال:** ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے بغیر شہوت کے چھوئے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے ہو جائز نہیں ہے۔ "**ویحرم بالحیض والنفاس الجماع والا ستمتاع بما تحت السرة الی الرکبة (مراقی الفلاح) وفی الدر (وقربان ما تحت ازار) یعنی ما بین سرة ورکبة ولو بلا شهوة**"

(جلد ا صفحہ ۲۱۴)

## کپڑا حائل ہو تو چھونا جائز ہے

**سوال:** اگر ناف سے لے کر گھٹنے تک کوئی کپڑا حائل ہو تو چھونے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** ناف سے گھٹنے تک اگر کوئی کپڑا حائل ہو کہ جسم کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ (عمدہ صفحہ ۲۴۹، شامی ۲۹۲)

**سوال:** حائضہ عورت کے بدن سے ناف سے گھٹنہ تک دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** ناف سے گھٹنہ تک کے حصہ کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔ "**ثم اختلفوا فی تفسیر قول الامام قیل لایباح الاستمتاع من النظر ونحوه بما دون السرة الی الرکبة ویباح ما وراءه وقیل یباح مع الازار اه ولا یخفی ان الاول صریح فی عدم حل النظر الی ما تحت الازار والثانی قریب منه**

ولیس بعد النقل الاالرجوع فافهم" (درمختار جلد ۱صفحہ ۲۱۴)

## غلبہ شہوت کا خطرہ ہوتو حائضہ کے ساتھ سونا منع ہے

**سوال:** اگر حائضہ عورت کے ساتھ سونے میں شہوت کے غلبہ کا خوف ہوتو سونے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر ساتھ سونے میں غلبہ شہوت ہواور اپنے آپ کوقابو میں نہ رکھنے کا مرد کو احتمال ہوتو ساتھ نہ سوئے۔ (عمدہ صفحہ ۲۴۹)

اگر غلبہ شہوت کا گمان ہوتو ساتھ سونا منع اور گناہ ہے۔ (حوالہ بالا)

## حالت حیض میں وطی ہوجانے پر دینار کے صدقہ کا مصرف کیا ہے؟

**سوال:** اگر کسی شخص سے حالت حیض میں وطی ہوگئی وہ دینار صدقہ کرنا چاہتا ہے تو اس دینار کا مصرف کیا ہوگا؟

**جواب:** اس دینار کا مصرف وہی ہے جوزکوۃ کا مصرف ہے "ومصرفه کزکاة"

(درالمختار جلد ۱صفحہ ۲۱۸)

اور زکوۃ کے مصرف اس آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اور فقہاء نے جو کچھ لکھا ہے سب اسی ایک آیت کی تفسیر ہے۔

﴿انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفى الرقاب والغارمين وفى سبيل الله وابن السبيل﴾

ترجمہ: "صدقہ (کے مال) تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اورغلاموں (کی آزادی) میں خرچ کرنے کے لئے اور قرض داروں کے (قرض ادا کروانے) کے لئے اور اللہ کی راہ میں (خرچ کرنے کے لئے) اور مسافر کے لئے۔"

اس آیت میں آٹھ قسم کے لوگ بیان ہوئے ہیں، جن کو صدقہ کا مال دینا چاہئے اوران کے سوا کسی اور کو دینا جائز نہیں ہے فقیر، مسکین، عاملین صدقہ، مولفۃ القلوب، غلام قرض دار فی سبیل اللہ مسافر۔ ان آٹھ قسموں میں مؤلفۃ القلوب کا حصہ حنفیہ کے نزدیک ساقط ہو گیا ہے لہٰذا ان کے نزدیک سات قسمیں رہ گئیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

**فقیر** وہ شخص ہے جو کسی ایسے مال کے نصاب کا مالک نہ ہو جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ مگر بالکل تہی دست بھی نہ ہو۔

**مسکین** وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو یہاں تک کہ دوسرے وقت کا کھانا بھی۔

**عاملین صدقہ** وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کی تحصیل کے لئے حاکم اسلام کی طرف سے مقرر ہوں عاشر بھی ان میں داخل ہیں، ان لوگوں کی تنخواہ زکوٰۃ کے مال سے دی جائے گی۔ اور تنخواہ کی مقدار ہر شخص کے کام کے موافق حاکم وقت کی تجویز سے مقرر ہوگی۔ اس قدر کہ اس کو اور اس کے متعلقین کو کافی ہو سکے، اور اگر صدقات کے مال جو اس نے جمع کئے ہیں اس کی تحویل سے ہلاک ہو جائیں تو پھر اس کو کچھ نہ ملے گا، خاندان بنو ہاشم کے لوگ اگر عامل مقرر کئے جائیں تو جائز ہے (یعنی عامل مقرر کرنا جائز ہے) مگر ان کی تنخواہ زکوٰۃ اور عشر کے مال سے نہ دی جائے کیونکہ اس قسم کا مال لینا ان کو مکروہ تحریمی ہے مگر ان کی تنخواہ کسی ایسے روپیہ سے دی جائے جس کا ان کو لینا جائز ہے۔

غلام یعنی مکاتب بشرطیکہ وہ کسی ہاشمی کے ملک میں نہ ہو خواہ اس کا آقا غنی ہو یا فقیر۔ ہر سال میں اس کو دینا جائز ہے تاکہ وہ اپنے آقا کو دے کر آزادی حاصل کرے۔

**قرضدار** وہ شخص جس پر کسی کا قرض ہو اور اس کے پاس اس قدر مال نہ ہو کہ وہ قرض کو ادا کرے تو اس کو صدقات کا مال دے دیا جائے۔

فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں مجاہد لوگ مفلسی کے سبب لشکر اسلام کے ساتھ جہاد کے لئے نہ جا سکتے ہوں اور جو لوگ بارادۂ حج گھر سے نکلے ہوں اور اثنائے راہ میں کسی سبب سے مفلس ہوجائیں کہ حج کے لئے نہ جا سکیں اور جو لوگ طلب علم کرتے ہوں، اور بے سامانی اور افلاس ان کو پریشان کر رہا ہو یہ سب لوگ اس میں داخل ہیں۔ اور ان سب کو صدقات کے مال دئے جا سکتے ہیں۔

مسافر یعنی وہ شخص جس کے ملک میں مال بالفعل اس کے قبضہ میں نہ ہو خواہ اس سبب سے کہ وہ اپنے وطن سے باہر ہے جہاں اس کا مال ہے۔ یا اس سبب سے کہ اس کا مال کسی دوسرے پر قرض ہو اور وہ اس کے لینے پر قادر نہ ہو یا کوئی اور صورت ایسی ہو کہ اس کا مال اس کے قبضہ سے نکل گیا ہو اور بالفعل اس کے قبضہ میں نہ آ سکتا ہو یہ معنی مسافر کے تعمیماً بیان کئے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مسافر اس کو کہتے ہیں جو اپنے وطن سے باہر ہو۔ (علم الفقہ صفحہ ۵۰۷)

## حالت حیض میں وطی کرنا گناہ ہونے کا علم نہ ہو تو پھر صغیرہ گناہ ہے نہ کہ کبیرہ

**سوال:** ایک شخص کی بیوی حالت حیض میں تھی اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حیض کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے لہٰذا اس نے کر لیا تو کیا اس کا ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہے یا صغیرہ؟

**جواب:** اگر کوئی شخص حیض کی حالت میں جماع کے حرام ہونے کو نہ جانتا ہو (یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ کبیرہ گناہ ہے) یا بھول سے ایسا کیا تو گناہ کبیرہ نہیں یعنی اس کے لئے معاف ہے۔ (ہدیہ صفحہ ۴۶)

"ثم هو كبيرة لو عامدًا مختار اعالما بالحرمة لا جاهلا اومكرها اوناسيا فتلزمه التوبة (قوله لا جاهلا الخ) هو سبيل اللف والنشر المشوش والظاهر ان

الجهل انما ینفی کونه کبیرة الخ." (درمختار مع ردالمختار جلد۱ صفحہ۲۱۸)

## کیا بیوی کے خبر دینے سے جماع کی حرمت ثابت ہوگی؟

**سوال:** ایک شخص اپنی بیوی کے قریب ہونا چاہتا ہے مگر عورت نے اس سے کہا کہ وہ حالت حیض میں ہے تو کیا اس کے کہنے سے جماع کی حرمت ثابت ہو جائے گی؟

**جواب:** اگر عورت عفیفہ ہے یا مرد کے غالب گمان میں وہ سچی ہے تو حرمت جماع ثابت ہو جائے گی اور اگر عورت فاسقہ ہو اور مرد کا غالب گمان یہ ہو کہ وہ سچی نہیں ہے اس طرح کہ وہ زمانہ حیض کا نہ ہو تو بالاتفاق حرمت ثابت نہ ہوگی۔ "تثبت الحرمة باخبارها وان کذبها فتح وبرکوی وحرر فی البحر ان هذا اذا کانت عفیفة اوغلب علی الظن صدقها اما لو فاسقة ولم یغلب صدقها بان کانت فی غیر اوان حیضها لا یقبل قولها اتفاقًا" (ردالمختار جلد۱ صفحہ۲۱۸)

## حیض کی اکثر مدت گزر جائے تو بغیر غسل کے جماع جائز ہے

**سوال:** کیا حائضہ عورت اکثر مدت حیض یعنی دس دن کے بعد پاک ہوگئی تو کیا اس کے ساتھ خاوند کو مقاربت جائز ہے؟

**جواب:** خون بند ہونے کے وقت غسل واجب ہوتا ہے اگر اکثر مدت حیض (جو دس دن ہے) گزر جائے تو غسل سے پہلے جماع جائز ہے یعنی اس کو جماع کے لئے غسل واجب نہیں ہے خواہ پہلی بار ہی حیض آیا ہو یا عادت والی عورت ہو، اور مستحب یہ ہے کہ جب تک غسل نہ کرے جماع نہ کیا جائے۔ "لو انقطع دمها لتمام العشرة حل لزوجها قربانها قبل الغسل لان زمن الغسل حینئذ من الطهر فصار واطئا

فی الطھر" (درمختار جلد ا صفحہ ۲۱۸)

## دس دن سے پہلے خون بند ہو تو بغیر غسل ہمبستری درست نہیں

**سوال:** کسی عورت کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جماع کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے بھی دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ لے تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے۔"واذا انقطع دم الحیض لاقل من عشرۃ ایام لم یجز وطئوھا حتی تغتسل او یمضی علیھا آخر وقت الصلاۃ الذی یسع الاغتسال والتحریمۃ لان الصلوٰۃ انما تجب علیھا اذا وجدت من آخر الوقت ھذا القدر" (ہندیہ جلد ا صفحہ ۳۹)

## بغیر غسل کے مقاربت کی صورت

**سوال:** ایک عورت کا دم حیض بمطابق عادت بند ہو گیا مگر اس نے غسل نہیں کیا تو کیا جب تک وہ غسل نہ کرے گی تب تک خاوند اس سے مقاربت نہیں کر سکتا؟

**جواب:** اگر عورت غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہو جائے تو صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں ہے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۱۸۰)

"واذا انقطع دم الحیض لاقل من عشرۃ ایام لم تحل وطیھا حتی تغتسل ولولم تغتسل ومضی علیھا ادنی وقت الصلوۃ بقدر ان تقدر علی الاغتسال والتحریمۃ حل وطیھا" (شرح البدایہ جلد ا صفحہ ۶۴)

# حالت حیض میں جماع حلال جاننے والے کا حکم

**سوال:** اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں حلال سمجھ کر جماع کرے (تو اس کا کیا حکم ہے نیز) عورت گنہ گار ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** حیض و نفاس والی عورت سے جماع حرام ہے اور اس کو جائز اور حلال جاننا کفر ہے۔ (زبدة الفقہ حصہ اول)

وجہ اس کی یہ ہے کہ جماع کا حرام ہونا قرآن سے ثابت ہے۔

لہٰذا عورت پر لازم ہے کہ مرد کو اس کی خلاف ورزی نہ کرنے دے یعنی خاص کام بالکل ہی نہ کرنے دے اگر عورت کی رضا مندی سے یہ کام ہوا تو اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی حرمت معلوم ہونے کے باوجود حلال سمجھے گی تو یہ کفر ہے اور حرام سمجھ کر راضی ہوگی تو گناہ ہے۔ جہاں تک ممکن ہو مرد کو گناہ سے باز رکھے۔ "**فی الدر المختار وطئوها یکفر مستحله وفی ردالمحتار من اعتقد الحرام حلالا او علی القلب یکفر اذا حراما لعینه وثبت حرام یدلیل قطعی الخ**"

(جلد ا صفحہ ۴۱۸)

# حیض سے پاک ہونے کے بعد چاشت کا وقت گزر گیا تو جماع کا حکم

**سوال:** ایک عورت کا حیض چاشت کے وقت بند ہوا اور ظہر کے وقت تک وہ بغیر غسل کے رہی تو کیا اس کا خاوند اس سے مخصوص کام کر سکتا ہے؟

**جواب:** اگر حیض چاشت کے وقت بند ہوا اور اگر اس (عورت) نے غسل نہیں کیا تو تاوقتیکہ ظہر کا وقت نہ گزر جائے (یعنی عصر کا وقت داخل ہو جائے) اس سے وطی حلال نہیں اس لئے کہ زوال سے پہلے کا وقت مہمل ہے۔

اسی طرح اگر طلوع آفتاب سے اتنا قبل (پہلے) حیض بند ہو کہ وہ غسل اور اللہ اکبر پر قادر نہیں تو تاوقتیکہ ظہر کا وقت نہ نکل جائے یا غسل نہ کرلے جماع حلال نہیں۔ (عمدہ الفقہ)

"فاذا علمت ...... مع انه لا عبرة للوقت المهمل ولا الاول وقت الصلوة الخ" (شامی جلد۱ صفحہ ۲۱۶)

## اگر غسل کی بجائے بوجہ مجبوری تیمّم کرلیا تو حکم وطی

**سوال:** ایک عورت ایام عادت گزارنے کے بعد دس دن سے کم میں پاک ہوئی مگر بوجہ مجبوری وہ غسل نہیں کرسکتی مثلاً پانی موجود نہیں ہے تو کیا اس صورت میں اگر وہ تیمّم کرلے تو شوہر کو اس کے قریب جانا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** صرف تیمّم کرلینے سے مرد کا عورت کے قریب جانا (یعنی جماع کرنا) جائز نہیں ہے البتہ اگر تیمّم کر کے نماز ادا کرلی تو پھر جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم۔ (امداد السائلین)

"لا يحل (حتى تغتسل) او تيمم بشرطه (قوله بشرطه) هو فقد الماء والصلوة به على الصحيح كما يعلم من النهر وغيره وبهذا ظهر ان المراد التيمم الكامل المبيح للصلوة مع الصلوة به ايضا ولعل وجه شرطهم الصلوة به هو ان من شرط التيمم عدم الحيض فاذا صلت به وحكم الشرع بصحة صلاتها يكون حكما بصحة تيممها وبانها تخرج به من الحيض" (درالمختار مع الرد صفحہ ۲۱۶)

## اگر عادت پوری ہونے سے پہلے خون بند ہو جائے تو عادت پوری ہونے کے وقت تک صحبت حرام ہے

**سوال:** اگر عورت کی عادت پانچ دن کی ہو اور خون چار دن ہی آکر بند ہو گیا تو نماز

اور صحبت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر عادت پانچ دن کی ہو اور خون چار ہی دن آکر بند ہو گیا تو نہا کر نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں کہ شاید پھر خون آجائے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۱۸۰)

"ولو انقطع دمها دون عادتها يكره قربانها وان اغتسلت حتى تمضى عادتها وعليها ان تصلى وتصوم للاحتياط هكذا فى التبيين."

(فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۳۹)

## ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا تو صحبت کا حکم

**سوال:** اگر کسی عورت کو ایک دو دن خون آکر بند ہو جائے تو صحبت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز پڑھے، لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں ہے اگر پندرہ دن گزرنے سے پہلے خون آجائے گا تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا، حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا، سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضاء پڑھنا چاہئے۔ (بہشتی زیور مدلل صفحہ ۱۸۰)

## ایام مخصوصہ والی عورت کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے

**سوال:** کیا حائضہ عورت کا جھوٹا کھانا اور پینا جائز ہے؟

**جواب:** حائضہ کا جھوٹا کھانا اور پینا جائز ہے اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض سے ہوتی اور پانی پی کر وہی برتن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم اس جگہ سے جہاں میرا منہ لگا تھا اسی جگہ منہ لگا کر پی لیتے تھے، اور کبھی کبھی میں حیض کی حالت میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی وہی ہڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی آپ اس جگہ منہ لگا کر گوشت نوچتے جہاں میں نے منہ لگا کر نوچا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل دو وجہ سے ہوتا تھا ایک تو یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے انتہا محبت تھی اور دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی (اس غلط بات کی) مخالفت منظور تھی کیونکہ یہودی جب کوئی عورت ایام سے ہو جاتی تو وہ لوگ نہ صرف کھانا پینا بلکہ اس کے ساتھ گھروں میں سونا بیٹھنا (یعنی رہنا) تک چھوڑ دیتے تھے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا جائز ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کے اعضاء، بدن اور لعاب ناپاک نہیں ہوتا۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۷۰)

## خاص ایام میں احکام عدت طلاق

**سوال:** کیا عدت طلاق کا ایام مخصوصہ سے کچھ تعلق ہے یا نہیں؟

**جواب:** عدت کا حیض سے تعلق ہے، وہ مطلقہ عورت جس کو حیض آتا ہو، اس کی عدت طلاق ملنے کے بعد جو حیض آئے اس کو ساتھ شمار کر کے تین حیض ہے۔

(امداد السائلین)

”اذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا او رجعيا او وقعت الفرقة بينهما بغير طلاق وهي حرة ممن تحيض فعدتها ثلثة اقراء والاقراء الحيض.“

(قدوری)

## اس عورت کا حکم جس کو حیض نہ آتا ہو

**سوال:** وہ عورت جس کو حیض نہیں آتا اگر اس کا شوہر اس کو طلاق دے دے تو پھر وہ عدت کیسے گزارے؟

**جواب:** وہ عورت جس کو حیض کم سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے نہ آتا ہو اس کی عدت طلاق تین ماہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَاللَّآئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ وَاللَّآئِیْ لَمْ یَحِضْنَ، وفی القدوری وان کانت لا تحیض من صغر او کبر فعدتھا ثلثة اشھر﴾

**سوال:** ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ مدت ایاس تک پہنچ چکی ہے تو کیا حکم ایاس کے لئے قضاء قاضی کی ضرورت نہیں ہے۔ مہینوں کے ساتھ عدت گزارنے کے لئے قاضی کا فیصلہ ضروری ہے یا نہیں ہے؟

**جواب:** وہ عورت قاضی کے فیصلہ کے بغیر ہی مہینوں کے ساتھ عدت گزارے، جب حیض کا خون نہ آئے اور ایاس کی مدت تک پہنچ جائے تو حکم ایاس اور مہینوں سے عدت گزارنے کے لئے قاضی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ "وفی القنیة قضاء القاضی لیس بشرط للحکم بالایاس وهو الاظهر حتى اذا بلغت مدة الایاس تعتد بالأشهد ولا یحتاج فی ذلک الی القضاء ا"

(بحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۳۳۲)

## جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کی عدت کا تعلق حیض سے نہیں

**سوال:** اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور اس عورت کو حیض بھی آتا ہو تو کیا وہ عورت حیض کے ساتھ عدت گزارے گی یا مہینوں کے ساتھ؟

**جواب:** اگر کسی عورت کا خاوند انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے عورت خواہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ چھوٹی ہو یا بڑی، حیض آتا ہو یا حیض نہ آتا ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو عورت اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ منائے بجز اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ (متفق علیہ)

"واذا مات الرجل عن امرأته الحرة فعدتها اربعة اشهر وعشرة ایام." (قدوری کتاب العدۃ)

## لونڈی کی عدت تین حیض نہیں بلکہ دو حیض ہے

**سوال:** کیا جیسے آزاد بیوی کو کوئی شخص رجعی یا بائن طلاق دے دے یا ان میں بغیر طلاق فرقت ہو جائے اور اس کو حیض آتا ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے، اگر لونڈی کو طلاق ہو یا فرقت تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے یا کم؟

**جواب:** اگر لونڈی کو طلاق ہو یا بغیر طلاق فرقت ہو تو اس کی عدت تین حیض نہیں بلکہ دو حیض ہے۔ "وان كانت امة فعدتها حيضتان" (قدوری کتاب العدۃ)

## اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت ڈیڑھ ماہ ہے

**سوال:** ایسی لونڈی جس کو کم سنی یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت کیا ہوگی؟

**جواب:** جس لونڈی کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت ڈیڑھ ماہ ہے۔ "وان كانت لا تحيض فعدتها شهر ونصف" (قدوری کتاب العدۃ)

**فائدہ:** اگر باندی کو حیض آتا ہو تو اس کی عدت ڈیڑھ حیض ہونی چاہئے مگر چونکہ حیض میں تجزی نہیں ہے اس لئے اس کی عدت دو حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو حرہ کی

عدت کا نصف ہے یعنی طلاق یا فسخ کی صورت میں ڈیڑھ ماہ اور وفات کی صورت میں دو ماہ پانچ دن۔ (الصبح النوری صفحہ ۱۶۷)

## کم سے کم کتنے دنوں میں طلاق کی عدت پوری ہوسکتی ہے؟

**سوال:** کم سے کم کتنے دنوں میں طلاق کی عدت پوری ہوسکتی ہے؟

**جواب:** کم سے کم احناف کے نزدیک انتالیس (۳۹) دن میں طلاق کی عدت پوری ہوسکتی ہے جیسے کسی عورت کو ہر پندرہ دن بعد تین دن تین رات خون آتا ہو تو طلاق کے بعد پہلی مرتبہ جو خون آیا ہے پہلے حیض سے پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن حیض پھر پندرہ دن پاک رہی پھر جیسے ہی تیں دن حیض کے پورے ہوں گے اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۲۷)

## جس عورت کی عادت حیض آٹھ دن ہو اس کی عدت کے کم از کم ۵۴ دن ہیں

**سوال:** جس عورت کی عادت آٹھ دن کی ہو اس عورت سے طلاق ہو جانے کے چالیس دن بعد نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** چالیس روز میں اس کی عدت ختم نہیں ہوگی بلکہ کم از کم اس کی عدت کے ۵۴ دن ہوتے ہیں اور عدت میں نکاح باطل ہے۔ "قال الله تعالىٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله (الآية) سورة البقره. واما منكوحة الغير ومعتدته الخ لم يقل بجوازه فلم ينعقد اصلاً."

(ردالمختار باب المہر جلد ۲ صفحہ ۴۸۲، فتاویٰ دارالعلوم مدلل جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۲)

# حالت حیض ونفاس میں بھی طلاق ہوجاتی ہے

**سوال:** میرے شوہر نے مجھے سخت غصہ میں یہ الفاظ کہ ''میں نے تجھے طلاق دی''، ''میں نے تجھے طلاق دی'' کہے، پھر دو تین جملے برا بھلا کہا، پھر کہا کہ ''جا چلی جا'' اب میں نے تجھے طلاق دے دی ہے، میرا شوہر بعد میں بھی کئی بار کہتا رہا کہ طلاق دی وغیرہ کبھی ایک بار کبھی دو بار تین بار یاد نہیں کہ کہا یا نہیں، کیونکہ ہر بار یہی کہا، تیسری بار کہا تو تو برباد ہوجائے گی، دو تین بار جب کہا جب میں ناپاک (حیض کی حالت میں) تھی، پھر بھول گئے یہ باتیں لیکن میں شدید اذیت میں گرفتار ہوں کہ کیا کروں؟

**جواب:** آپ کے بیان کے مطابق شوہر طلاق کے الفاظ تین بار سے زیادہ استعمال کر چکا ہے اس لئے اب مصالحت کی کوئی گنجائش نہیں، دونوں ایک دوسرے کے لئے حرام ہو چکے ہیں، آپ کے شوہر کو یہ غلط فہمی ہے کہ طلاق کے الفاظ بیک وقت تین بار کہے جائیں تو طلاق ہوتی ورنہ نہیں یہ وہم غلط ہے شریعت مطہرہ نے مرد کو کل تین طلاقوں کا اختیار دیا ہے، اب خواہ کوئی شخص یہ اختیار ایک ہی بار استعمال کرے یا متفرق طور پر کرے جب تیسری طلاق دے گا تو بیوی حرام ہو جائے گی اور آپ کا خیال ہے کہ حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی یہ خیال بھی غلط ہے۔

حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں لیکن اگر کوئی اس حالت میں طلاق دے دے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد ۵ صفحہ ۲۴۵)

**سوال:** اگر کسی نے بحالت حیض یا نفاس اپنی عورت کو ایک طلاق یا تین طلاق دے دی تو واقع ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** اس صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن ایسی حالت میں طلاق بدعت اور مکروہ ہے، اور اگر تین طلاقیں نہ ہوں تو رجعت کرنا (یعنی طلاق سے رجوع کرنا) ضروری ہے۔ مگر تین طلاق کے بعد رجعت کی کوئی صورت نہیں ہے اور بدوں

حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ ثلثہ کو شوہر نکاح میں نہیں لا سکتا۔ ”وطلاق الموطوأة حائضًا بدعي فيراجعها ويطلقها في طهر ثان.“

(البحر الرائق کتاب الطلاق جلد۳ صفحہ۲۵۹)

”وان كان الطلاق ثلثا في الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحًا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها.“

(عالمگیری مصری کتاب الطلاق باب الرجعۃ جلد ۱ صفحہ ۵۰۱، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۹ صفحہ ۵۲)

## تین ماہ نو دن میں عدت پوری ہوگئی تو دوسری جگہ نکاح درست ہے

**سوال:** تین ماہ نو یوم کے بعد جو نکاح ہوا ہو وہ جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** مطلقہ کی عدت تین حیض ہے یعنی جس کو حیض آتا ہو اس کے لئے عدت یہ ہے کہ طلاق کے بعد تین حیض پورے ہو جائیں تو اس کے بعد نکاح ثانی (دوسرا نکاح) کر سکتی ہے۔ اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ پس اگر مذکورہ عورت کو حیض آتا ہو تو دیکھنا چاہئے کہ اس عرصۂ مذکورہ میں اس کو تین حیض ہو چکے ہیں یا نہیں۔ اگر تین حیض ہو چکے تھے اس کے بعد نکاح ہوا ہے تو نکاح صحیح ہے اور اگر تین حیض پورے نہ ہوئے تھے تو دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا ہے۔ (حوالہ بالا صفحہ ۲۹۸)

## سن ایاس سے پہلے عدت حیض سے ہوتی ہے

**سوال:** ایک عورت جس کی حالت یہ ہے کہ بلوغ کے وقت کچھ زمانہ حیض بند رہا، پھر کسی علاج کرنے سے شروع ہو کر اپنی عادت پر لگاتار آتا رہا، بچہ کی ولادت کے بعد دوبارہ نہیں آیا، بندش ہی کی حالت میں اس کو طلاق ملی ہے اور تین ماہ پورے ہو گئے، حیض ایک دفعہ بھی نہیں آیا، کیا وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، یا تین

حیض پورے کرے، اب اس کی عمر بیس پچیس برس کے درمیان ہوگی۔

**جواب:** جب تک سن ایاس کو اس کی عمر نہیں پہنچتی (جو کہ پچپن سال ہے) اس وقت تک عدت تین حیض سے لی جائے گی، مہینوں سے عدت معتبر نہ ہوگی، البتہ یہ ممکن ہے کہ بذریعہ دواء وغیرہ سے استخراج دم (خون کو جاری) کرا لیا جائے۔ "وخرج بقوله لم تحض الشابّة الممتدة بالطهر بان حاضت ثم امتد طهرها فتعتد بالحيض الى ان تبلغ سن الاياس الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العدة جلد ۲ صفحه ۸۲۸. (فتاویٰ دار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۴)

## حالت حیض میں کہا طلاق طلاق طلاق اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں

**سوال:** ایک شخص نے اپنی بیوی سے بحالت حیض جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، اس صورت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟ پھر شوہر اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور عدت کب سے شمار ہوگی؟

**جواب:** اس عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہوگئیں اور حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ برا ہے مگر طلاق ہوگئی اور وہ بائنہ مغلظہ ہوگئی بغیر حلالہ کے وہ عورت شوہر سابق کے لئے حلال نہ ہوگی۔ اور عدت طلاق کی طلاق دینے کے وقت سے شمار ہوگی۔ "والبدعي ثلثة متفرقة (وكذا بكلمة واحدة) في طهر واحد او في حيض موطوئة."

(الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق جلد ۲ صفحہ ۵۷۶، حوالہ بالا جلد ۹ صفحہ ۵۱)

## غیر مدخول بہا کو تین طلاقیں دیں تو عدت کا حکم

**سوال:** زید بالغ نے اپنی منکوحہ نابالغہ کو بالغ ہونے کے بعد بذریعہ خط تین طلاقیں

بایں طور دیں کہ آج سے تم کو طلاق، طلاق، طلاق دے دی ہے۔ اس صورت میں مغلظہ ہوگئی یا بائنہ۔ تو کیا اس کی عدت بھی تین حیض ہوگی؟

**جواب:** اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو پہلی طلاق سے وہ مطلقہ بائنہ ہوگئی باقی طلاقیں اس پر واقع نہیں ہوئیں اور بصورت خلوت و جماع نہ ہونے کے اس پر عدت بھی لازم نہیں ہے۔ "کما قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا" (الآیۃ)

بس بدوں (بغیر) عدت کے وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ کی ضرورت نہیں ہے بغیر حلالہ کے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ "قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق يا زانية ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غيره بانت بالاولى لا الى عدة ولذالم تقع الثانية."

(الدر المختار علی ہامش رد المختار باب طلاق غیر المدخول بہا جلد ۲ صفحہ ۶۲۴)

## تین حیض ساٹھ دنوں میں

**سوال:** ایک مسلمہ بالغہ نے زوج اول سے بعد مطلقہ ہونے دو مہینہ پانچ دن کے دوسرے مرد سے مناکحت (نکاح کر لیا) کر لی لیکن دو دن بعد یعنی طلاق کے دن سے دو مہینہ سات دن میں حائضہ ہوئی، اب سوال یہ ہے کہ اس کی مناکحت صحیح ہوگئی یا نہیں؟ اور اس کا یہ حیض انقضاء عدت کی تکذیب ہوگا یا نہیں اور دو مہینہ سات دن میں چار دفعہ حیض کا آنا از روئے قاعدہ شرعی ممکن ہے یا نہیں۔

**جواب:** حامدا ومصلیا۔ طلاق کی عدت تین حیض ہے اگر حاملہ ہو تو وضع حمل عدت ہے عدت گزرنے سے پہلے نکاح ثانی (دوسرا نکاح) جائز نہیں ہے۔ تین حیض کم از کم ساٹھ دن میں آسکتے ہیں، اگر عورت یہ کہے کہ میری عدت گزر چکی، یعنی تین حیض

آ گئے اور ساٹھ روز بھی پورے ہو چکے ہیں جن میں تین حیض آ جانے کا احتمال بھی ہے تو شرعاً اس کا قول معتبر مان لیا جائے گا، اور دوسرا نکاح درست ہوگا، اگر طلاق کے بعد ساٹھ دن گزر گئے، مگر اس کو تین حیض نہیں آئے تو یہ محض ساٹھ دن کا گزر جانا اس کی عدت کے لئے کافی نہیں اور اس کا نکاح معتبر نہیں ہوگا، فوراً دوسرے شخص سے اس کو علیحدہ کر دیا جائے، تین حیض پورے ہونے کے بعد دوبارہ نکاح کیا جائے۔

”قال اللّٰہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء. وقال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله، وقال اللّٰہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن. ومن قالت انقضت عدتی بالحیض فالقول لھا مع الیمین ان مضی علیھا ستون یومًا عند الامام کل حیض عشرة وکل طھر خمسة عشر.“

(درمختار کذا فی الخانیہ، مجمع الانہر جلد ۱ صفحہ ۴۷۷، فتاویٰ محمودیہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۵)

## مایوس عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے حیض آ جائے تو عدت کا حکم

**سوال:** اگر حیض سے مایوس عورت کو طلاق کی عدت میں حیض آ گیا تو اب وہ عدت کیسے گزارے گی؟

**جواب:** اگر حیض سے مایوس عورت کی عدت کے تین ماہ پورے ہونے سے پہلے حیض جاری ہو گیا تو از سر نو تین حیض پورے کرے گی۔ (گلدستہ)

## نابالغہ کی عدت پوری ہونے سے پہلے حیض آ گیا تو عدت کا حکم

**سوال:** ایک نابالغہ مطلقہ لڑکی کی عدت مہینوں کے اعتبار سے شروع ہوئی مگر تین ماہ

مکمل ہونے سے پہلے اسے حیض آنا شروع ہو گیا، کیا اب یہ عدت مہینوں کے اعتبار سے مکمل کرلے یا نئے سرے سے تین حیض پورے ہونے تک عدت گزارے گی۔

**جواب:** نابالغہ مطلقہ لڑکی کی عدت مہینوں کے اعتبار سے شروع ہوئی مگر تین ماہ ہونے سے تھوڑی دیر پہلے حیض آگیا تو نئے سرے سے عدت شمار کرے اور تین حیض پورے کرے۔ (گلدستہ)

## عدت حائضہ و آئسہ

**سوال:** ایک عورت کو نفاس سے پاک ہونے کے ایک مہینہ بعد اس کے خاوند نے طلاق دے دی، اس حال میں کہ اس کا حیض بند ہے یا اسکا حیض ایک سال تک بند رہتا ہے۔ایک سال کے بعد پھر آتا ہے،اس کی عدت کیا ہے،اور کتنے مہینے ہے۔

**جواب:** صورت مسئولہ میں اس عورت کی عدت تین حیض ہے، مہینوں کا اعتبار نہیں جس وقت بھی تین حیض پورے ہو جائیں گے عدت پوری ہو جائے گی۔ ”وھی فی حرة تحیض لطلاق اوفسخ بعد الدخول حقیقة اوحکما ثلث حیض کوامل (تنویر ج۲ ص۹۲۷) الشابة المعتدةبالطھر بان حاضت ثم امتد طھرھا فتعتد بالحیض الی ان تبلغ سن الایاس“ (درمختار)

”قال الشامی قوله ثم امتد طهرها اوسنة او اکثر (بحر ردالمختار ج۲ ص۹۳۰) امرأة اعتدت بالشھور وھی تری انھا ائست ثم حاضت فعدتھا بالحیض“ (فتاویٰ سراجیہ صفحہ۸۸۵)

ہاں اگر تین حیض پورے ہونے سے پہلے اتنی بوڑھی ہو جائے کہ حیض آنے کی قطعاً امید نہ رہے تو پھر اس وقت سے اس کی مدت تین ماہ ہوگی۔”تستأنف العدة بالشھور من حاضت حیضة اوثنتین ثم ائست تحرزا عن الجمع بین الاصل والبدل“ (درمختار)

"وقال الشامی قوله ثم ائست ای بلغت سن الایاس عن الحیض وانقطع دمها" (فتح الباری ردالمختار جلد۲صفحہ۷ ۹۳،فتاویٰ محمودیہ جلد۴صفحہ ۱۵۰)

## مطلقہ عورت کی عدت حیض سے شروع ہوئی مگر پوری ہونے سے پہلے حیض بند ہوگیا

**سوال:** ایک مطلقہ عورت کی عدت بالحیض شروع ہوئی مگر تین حیض مکمل ہونے سے پہلے اس کا دم حیض بند ہوگیا، اب یہ عورت عدت کیسے پورے کرے گی، اگر دو حیض آنے کے بعد حیض بند ہوگیا تو اب صرف ایک مہینہ گزر جانے سے اس کی عدت ختم ہو جائے گی یا نہیں؟

**جواب:** اگر یہ عورت سن ایاس کو پہنچ چکی ہے تو نئے سرے سے عدت مہینوں کے اعتبار سے پوری کرے مگر چونکہ انقطاع حیض کے چھ ماہ گزرنے کے بعد حکم ایاس ہوتا ہے، اس لئے چھ ماہ بعد مزید تین ماہ عدت ہوں گے، اگر سن ایاس کو نہیں پہنچی تو تیسرے حیض کا انتظار کرے۔سن ایاس کی مدت پچپن سال ہے بشرطیکہ انقطاع دم کے بعد چھ ماہ گزر جائیں یعنی حیض پر چھ ماہ گزرنا اور یہ چھ ماہ پچپن سال کے بعد گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر پچپن سال کی عمر سے قبل انقطاع حیض پر چھ ماہ گزر گئے تو پچپن سال کی عمر ہونے پر حکم ایاس لگایا جائے گا۔ (گلدستہ خواتین صفحہ۴۷)

## مخصوص ایام میں سفر کے احکام

خاص فائدہ کے لئے مخصوص مسائل سے پہلے شرعی مسافت کے مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔

**سوال:** مسافت شرعی کیا ہے؟ یعنی سفر کرنے والے کا ارادہ کتنے سفر کا ہو کہ اس کو شرعاً مسافر سمجھا جائے؟

**جواب:** شریعت مطہرہ میں اس مسافت کو سفر مانا جائے گا جو آدمی اونٹ پر سوار ہو کر یا پیدل تین دن میں طے کر لے۔ اس مسافت کو تین منزلیں کہتے ہیں، اور تین منزل کی مقدار میلوں کے اعتبار سے ۴۸ میل ہے اور کلومیٹر کے اعتبار سے ۷۷½ کلومیٹر ہے۔ "اقل مسافة تتغير فيها الاحكام مسيرة ثلثة ايام كذا في التبيين ...... وهو سير الابل ومشى الاقدام في اقصر ايام السنة كذا في التبيين"
(ہندیہ جلدا صفحہ ۱۳۸)

**سوال:** ایک مقام پر پہنچنے کے دو راستے ہیں ایک خشکی کا راستہ ہے، اور ایک دریا کا راستہ ہے ایک صاف راستہ ہے اور ایک پہاڑی راستہ ہے، اگر صاف راستہ پر چل کر سفر طے کرتے ہیں تو وہ تین دن سے پہلے دو دن میں طے ہو جاتا ہے۔ اور اگر پہاڑی یا دریائی راستہ اختیار کیا جاتا ہے تو وہ تین دن یا زیادہ سے زیادہ میں طے ہوتا ہے، ایک شخص کسی وجہ سے دریائی یا پہاڑی راستہ ختیار کرتا ہے تو کیا وہ شرعی مسافر ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** مسافر جو راستہ اختیار کرے گا اسی راستہ کا اعتبار ہوگا یعنی اگر خشکی والا صاف راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کو مسافر نہیں سمجھا جائے گا، اگر دریائی یا پہاڑی راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کو شرعاً مسافر سمجھا جائے گا۔ (امداد السائلین)

"وتعتبر المدة من اى طريق اخذ فيه بحر الرائق" (ہندیہ صفحہ ۱۳۸)

## بحری و بری مسافت میں فرق

**سوال:** بحری و بری مسافت میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

**جواب:** بحری مسافت میں کشتی چونکہ رات دن چلتی ہے یا چل سکتی ہے اس لئے رات دن میں معتدل ہوا اور عام حالات میں کشتی جتنی مسافت طے کر سکتی ہے اتنی مسافت، مسافت شرعی کہلائے گی۔ لہٰذا عام حالات میں اور معتدل ہوا میں معمولی کشتی کی متوسط رفتار کیا ہے کہ اس کی متوسط رفتار کا اندازہ لگا کر بحری میل متعین کیا جا

سکے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ماہرین فن ملاحوں، پاکستانی بحریہ کے افسروں سے اس کی تصدیق ہوئی ہے کہ معتدل ہوا میں معمولی کشتی کی اوسط رفتار ۵½ (ساڑھے پانچ میل) فی گھنٹہ ہے۔ لہٰذا بحری مسافت کا حساب یوں ہوگا تین دن ۷۲ گھنٹے × ۵½، ۳۹۶ بحری میل۔

**نوٹ:** بحری میل ۷۶، ۲۰۲۶ گز ہوا کرتا ہے۔

(احکام مسافر صفحہ ۶۷، بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۸۶)

## مسافت سفر کا شمار مکان سے ہے یا حدود شہر سے؟

مسافت سفر سوا ستتر کلومیٹر کا شمار اپنے اس مقام و مکان سے ہوگا جہاں سے وہ سفر کا آغاز کرر ہا ہے، نہ کہ حدود شہر سے نکلنے کے بعد، حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ہیڈ کواٹر جہاں قیام رہتا ہے وہاں سے مسافت سفر کا اعتبار ہوگا۔ (کفایۃ المفتی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳، از احکام مسافر صفحہ ۶۷)

## حائضہ سفر پر نکلے تو قصر کا حکم

**سوال:** اگر کوئی حائضہ چار منزل (۱۰۴) کلومیٹر کے سفر کی نیت سے نکلے اور پہلی دو منزل (۵۲ کلومیٹر) حیض میں گزرے اب حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ قصر نماز ادا کرے گی یا مکمل، پھر جس مقام پر اقامت کا ارادہ ہے وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرے تو پوری نماز ادا کرے یا قصر؟

**جواب:** یہ حائضہ عورت چونکہ پہلی دو منزل (۵۲ کلومیٹر) تک حیض سے تھی پھر دو منزل پاک رہی، یہ شرعی مسافت سفر جو کہ ۷۷ کلومیٹر ہے، اس سے کم ہے اس لئے یہ مسافرہ نہ ہوگی۔ غسل کرکے پوری نماز پڑھے۔ یعنی راستہ میں حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرکے پوری نماز پڑھے اور جب منزل مقصود پر پہنچ جائے تو وہاں بھی پوری

نماز ادا کرے۔ "قال فی العلائیه طهرت الحائض وبقی لقصدها یومان تتم فی الصحیح کصبی بلغ بخلاف کافر اسلم" (ردالمحتار جلد ا صفحہ ۷۴۶)

**سوال:** اگر کوئی عورت دو تین شہروں میں جانے کے ارادہ سے سفر کرے اور ہر شہر میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر یہ عورت گھر سے چلتے وقت حیض سے تھی اور اپنی منزل پر پہنچ کر پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد پوری نماز پڑھے گی۔ اور اگر وہ راستے میں اس وقت پاک ہوئی جب کہ تین منزل سفر باقی تھا تو راستے میں قصر نماز پڑھے اور اگر تین منزل سے کم سفر باقی ہو اور اس وقت خون حیض منقطع ہوا ہو تو راستے میں پوری نماز پڑھے گی اور یہاں سے جب اگلے شہروں میں جائے تو اگر درمیان میں سفر کی مدت (۷۷ کلومیٹر) ہو تو راستے میں قصر کرے مگر شہر میں پہنچ کر چونکہ پندرہ دن رہنے کی نیت ہے لہٰذا پوری نماز پڑھے، دوسری صورت یہ ہے کہ یہ عورت گھر سے چلتے وقت حائضہ نہ تھی، بلکہ راستہ میں حیض شروع ہوا اور راستہ ہی میں حیض منقطع ہوا (مثلاً اگر منقطع ہونے کے بعد پانچ منزل ۸۰ میل سفر ہو) تو یہ منزل پر پہنچ کر پوری نماز ادا کرے گی کیونکہ اس نے پندرہ دن کی نیت کی تھی اور اگر راستے میں حیض شروع ہوا لیکن منزل پر پہنچ کر منقطع ہوا تو اب خواہ منزل پر پہنچ کر پاک ہونے کے بعد پندرہ دن سے کم دن باقی ہوں تب بھی پوری ہی نماز ادا کرے گی۔ البتہ یہ عورت راستے کے شروع میں قصر نماز پڑھے گی اور پھر اگر راستے میں حیض شروع ہو کر راستے میں ہی منقطع ہو گیا تو بقیہ سفر کی مسافت تین منزل نہ ہوئی تب بھی قصر نماز پڑھے گی۔ (گلدستہ خواتین صفحہ ۷۶)

## بوقت سفر حائضہ نہ تھی بعد میں ہوئی تو قصر کا حکم

**سوال:** اگر کوئی عورت چلتے وقت حیض سے نہیں تھی، اور چھ منزل مسافت کے سفر پر جا رہی تھی اگر اس کو دو منزل بعد حیض شروع ہوا اور تین منزل حیض میں رہی تو آخری

ایک منزل کی مسافت پر کیا وہ قصر نماز ادا کرے گی؟

**جواب:** یہ عورت حیض کا خون بند ہونے کے بعد قصر نماز پڑھے گی، اگرچہ حیض سے پاک ہونے کے بعد منزل مقصود تک سفر ایک منزل ہے اور یہ تین منزل سے کم ہے لیکن اس کا سفر پہلے پہلے شمار ہوگا۔ (گلدستہ صفحہ ۷۷)

## دو تین جگہوں کے ارادہ سے سفر کیا راستہ میں حائضہ ہوگئی تو قصر کا حکم

**سوال:** اگر کوئی عورت جو حیض سے ہو اور وہ شرعی سفر پر پندرہ دن کے ارادہ سے جائے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس شہر میں دو تین جگہوں پر رہے گی ایک جگہ دس دن دوسری جگہ چھ دن اور تیسری جگہ چار دن اگر یہ عورت راستہ میں تین منزل یا زیادہ باقی ہو اور پاک ہو جائے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ عورت اگر راستہ میں اس وقت پاک ہو جائے جب کہ سفر ختم ہونے میں تین منزل یا زیادہ مسافت باقی ہو تو راستہ میں قصر نماز ادا کرے گی اور منزل مقصود پر پہنچ کر ہر جگہ پوری نماز ادا کرے گی اگرچہ اس کا ارادہ ہر جگہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ہے لیکن اس نے ایک ہی شہر میں مختلف جگہ جانے کی نیت کی ہے، اس لئے یہاں مقیم شمار کی جائے گی جیسے کہ کوئی حیدرآباد میں (بیس۲۰ دن) کے لئے آئے اور ایک محلّہ میں نہ رہے چار پانچ محلوں میں (بیس۲۰ دن) رہے تب بھی پوری نماز ادا کرے گی۔

(حوالہ بالا)

## مذکورہ بالا عورت جب حیض سے پاک ہوئی تو تین منزل سے کم سفر باقی تھا تو قصر کا حکم

**سوال:** اگر یہ عورت راستہ میں تین منزل سے کم مسافت باقی ہونے پر یا منزل

مقصود پر پہنچ کر حیض سے پاک ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس مذکورہ صورت میں اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی عورت پوری نماز پڑھے گی، (قصر نہیں پڑھے گی)۔ (حوالہ بالا)

## مذکورہ بالا عورت اگر دس دن کیلئے جائے تو نماز کا حکم

**سوال:** اگر یہ عورت پندرہ دن کے سفر پر جائے تو حکم (پہلے) مذکور ہوا، لیکن اگر دس بارہ دن کے لئے جانا ہو تو کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** اس صورت میں چونکہ پندرہ دن سے سفر کم ہے یعنی دس بارہ دن (کے سفر) کا ارادہ ہے تو اس کی دوؔ صورتیں ہیں۔

❶ اگر راستہ میں تین منزل یا اس سے زیادہ سفر باقی ہو اور یہ عورت حیض سے پاک ہو تو راستہ میں اور منزل مقصود پر پہنچ کر چونکہ دس بارہ دن رہنا ہے اس لئے وہاں پہنچ کر اگرچہ (کئی جگہ نہ رہنے کا ارادہ ہو تب بھی) اور رہنے کا ارادہ ہو تب بھی قصر نماز پڑھے گی۔

❷ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر راستہ میں تین منزل سے کم مسافت ہو یا منزل مقصود پر پہنچ کر حیض سے پاک ہوئی ہو تو باقی راستہ میں اور منزل مقصود پر پہنچ کر پوری نماز پڑھنا لازم ہوگی۔ (حوالہ بالا)

## دوران سفر حیض آیا اور منزل مقصود پر پہنچ کر مختلف جگہ بیس دن رہنے کا ارادہ ہو تو قصر کا حکم

**سوال:** اگر کوئی سفر پر جاتے ہوئے حیض سے نہ ہو بلکہ راستہ میں اس کو حیض شروع ہو اور سفر شرعی یعنی تین منزل سے بھی زیادہ ہو اور اس کا ارادہ بیس دن رہنے کا ہو، اسی طرح ایک شہر میں دو تین جگہوں پر پندرہ دن سے کم رہنا ہو تو اب وہ نماز کس طرح ادا

کرے۔

**جواب:** اس کی دوصورتیں ہیں۔

❶ ایک یہ کہ عورت راستہ ہی میں حیض سے پاک ہو جائے اس صورت میں یہ قصر نماز پڑھے گی خون بند ہونے کے بعد خواہ کتنا ہی سفر باقی ہو، اور منزل مقصود پر پہنچ کر پوری نماز پڑھے گی، کیونکہ اس نے پندرہ دن سے زائد کی نیت کی ہے۔

❷ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ عورت منزل مقصود پر پہنچ کر حیض سے پاک ہوتو اب یہ پوری نماز پڑھے گی کیونکہ اس نے پندرہ دن سے زائد کی نیت کی ہے، اب خواہ حیض سے پاک ہونے کے بعد پندرہ دن سے کم ہی کیوں نہ ہوں، نماز بھی پوری پڑھنا ہوگی اور رمضان کا روزہ جس کی حالت سفر میں نہ رکھنے کی اجازت تھی اب روزہ رکھنا بھی لازم ہوگا۔ بغیر مجبوری کے چھوڑنا موجب گناہ ہوگا۔ کیونکہ اب یہ عورت مقیم کے حکم میں ہے۔ اسی طرح پہلے جن جن صورتوں میں پوری نماز پڑھنے کا حکم ہے، خواہ راستہ میں ہو یا منزل مقصود پر پہنچ کر ان صورتوں میں وہاں روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

(حوالہ بالا)

## بحالت طہارت ابتداء سفر بارادہ اقامت دس دن ہوئی تو نماز کا حکم

**سوال:** اگر یہ (مذکورہ بالا) عورت جب کہ گھر سے چلتے وقت حیض سے پاک تھی اور راستہ میں حیض آگیا نیز پندرہ دن کی بجائے دس دن (پندرہ دن سے کم) رہنے کے ارادے سے شرعی سفر پر جائے تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ عورت راستہ میں حیض سے پاک ہو یا منزل مقصود پر پہنچ کر، دونوں صورتوں میں یعنی راستہ میں بھی (جب کہ راستے میں حیض منقطع ہوا) اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی قصر نماز ہی ادا کرے گی۔ (حوالہ بالا)

## منزل مقصود پر پہنچ کر نیت بدل گئی تو نماز کا حکم

**سوال:** اگر کوئی عورت جو حیض سے نہ ہو پھر راستے میں حیض آ گیا تو اگر پندرہ دن کے کم کے ارادے سے شرعی سفر پر جائے تو وہاں قصر پڑھتی ہے اسی طرح جب یہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے (یا کوئی نیت نہ ہو لیکن وہاں پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ کرے) تو کیا اب اس عورت کو پندرہ دن سے کم اپنی نیت تبدیل کرنے کی صورت میں قصر پڑھنے کی اجازت ہوگی؟

**جواب:** اس صورت میں اس عورت کو پوری نماز پڑھنا پڑے گی قصر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

## اگر دوران سفر گھر آئے تو قصر کا حکم

**سوال:** اگر کوئی حائضہ سفر میں اس وقت حیض سے پاک ہو کہ چار منزل سفر باقی ہو اور راستے میں دو منزل پر اس کا گھر پڑتا ہو تو اپنی منزل پر پہنچ کر کونسی نماز ادا کرے جب کہ اس کا ارادہ پندرہ دن سے کم کا ہے اور کونسا گھر اس کا اپنا شمار ہوگا جس کی وجہ سے حالت سفر قیام میں تبدیل ہو جاتی ہے؟

**جواب:** اس عورت کا حیض سے پاک ہونے کے بعد کیونکہ راستے میں اس کا اپنا گھر بھی آتا ہے جو کہ دو منزل پر ہے تو بقیہ راستے میں پوری نماز پڑھے گی اور وہاں پہنچ کر بھی پوری ہی نماز ادا کی جائے گی خواہ راستے میں جو گھر اس کا اپنا ہے وہاں رہنا ہو یا نہ رہنا ہو اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے رہنے کا ارادہ ہو اور ایسی صورت میں ہو کہ راستے میں اپنا گھر پڑتا ہے تو بھی راستے میں اور منزل پر پہنچ کر بھی پوری نماز ادا کرے اور اس صورت میں اور پہلی والی صورت میں رمضان کا روزہ بھی معاف نہیں ہوگا یہاں اپنے گھر سے مراد وہ گھر ہے جس سے مستقل رہائش کا تعلق ہو اور مکمل طور پر اس کو

چھوڑا نہ ہوتو یہ بھی اگر راستے میں سفر کرتے ہوئے آئے تو یہ عورت مسافرہ نہ بنے گی۔

## کونسا گھر اپنا گھر شمار ہوگا؟

**سوال:** کونسا گھر اپنے گھر میں شمار نہ ہوگا؟

**جواب:** اگر ایسا گھر جہاں رہائش ہو بعد میں اس کو بیچ کر دوسرے شہر چلی گئی کہ اب اس شہر اور گھر سے تعلق نہ رہا اور نہ ملکیت میں ہو یا شادی کے بعد میکے میں رہنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ اب میکے کو چھوڑ کر ہمیشہ سسرال میں رہتا ہو (جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے) یا یہ کہ شادی کے بعد الگ گھر میں رہی (یعنی میکہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا اور سسرال میں بھی رہنا نہ ہوتو یہ سسرال کا گھر بھی اپنے گھر میں شمار نہ ہوگا اسی طرح بھائی بہنوں کا گھر بھی جہاں رہنے کا ارادہ نہ ہوتو یہ تمام اقسام کے گھر اگر راستے میں پڑیں تو حالت سفر پر اثر انداز نہ ہوں گے بلکہ وہ بدستور سفر میں ہی رہے گی اور ان مذکورہ مقامات میں کسی جگہ چند دن رہنے کا ارادہ ہو (یعنی پندرہ دن سے کم) تو نماز روزہ مسافروں کی طرح ادا کرے گی۔

## مذکورہ بالا صورت کی طرح ایک اور صورت

**سوال:** اگر حائضہ عورت جس وقت راستے میں حیض سے پاک ہو تو چار منزل کا سفر باقی ہو اور اس کا گھر یہاں سے تین منزل کی مسافت پر ہو اور پھر اس گھر سے آگے جانے کا ارادہ ہے اور آگے ایک منزل کا راستہ ہو تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ عورت خون حیض بند ہونے کے بعد اپنے گھر پہنچنے تک قصر نماز پڑھے اور گھر پہنچ کر آگے چونکہ ایک منزل کا سفر ہے جو مدت سفر نہیں بنتا لہٰذا پوری پوری نماز ادا کرے اور منزل پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت ہو یا اس سے کم رہنے کی دونوں صورتوں میں پوری نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کا حکم ہے کیونکہ راستے میں اپنا گھر

پڑنے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس سے دوبارہ سفر شروع کیا ہے خواہ راستے میں اس جگہ رہے یا نہ رہے لہٰذا جب اس جگہ سے دوبارہ سفر شروع کیا ہے تو کیونکہ یہاں سے منزل مقصود تک کا سفر ایک منزل ہے یعنی تین منزل سے کم ہے اس لئے یہ سفر شمار نہ ہوگا جب سفر ہی نہیں ہوا تو کتنے بھی دن رہنے کی نیت ہو خواہ پندرہ سے کم ہی کیوں نہ ہو یہ مسافرہ شمار نہیں ہوگی۔

## حیض سے دوران سفر پاک ہوئی اور گھر ایک منزل دور ہے تو نماز کا حکم

**سوال:** اسی طرح اگر راستے میں گھر اس وقت آئے کہ حیض ختم ہونے کے بعد ایک منزل ہو اور پھر اس گھر کے بعد تین منزل یا اس سے زیادہ مسافت پر آگے کی جگہ جانے کا ارادہ ہو تو اس عورت کے لئے کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** یہ عورت انقطاع حیض کے بعد پوری نماز پڑھے کیونکہ اس کے گھر تک تین منزل سے کم کا سفر ہے اور پھر اس گھر کی جگہ سے آگے تمام راستے میں قصر نماز ادا کرے کیونکہ گھر سے منزل مقصود تک تین یا اس سے زیادہ کی مسافت باقی ہے البتہ اگر منزل مقصود پر پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے تو وہاں پر بھی قصر نماز پڑھے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا ارادہ ہے تو یہاں پر روزہ نماز مقیم کی طرح ادا کرے۔

(حوالہ بالا)

## اسٹیشن پر حیض شروع ہوا تو پاکی کے بعد نماز کا حکم

**سوال:** اگر کسی عورت کو حیض گھر سے چلتے وقت تو نہ ہو لیکن جب وہ اسٹیشن یا بس اڈے یا ہوائی اڈے پر پہنچی اس وقت حیض شروع ہوا تو اس پر مسافرہ کا حکم لگے گا یا نہیں جب کہ اس نے کسی جگہ پندرہ دنوں کا یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا ہو؟

**جواب**: اس مسئلہ کی دوصورتیں ہیں۔

❶ پہلی صورت یہ ہے کہ اسٹیشن یا بس اڈہ وغیرہ آبادی ہی میں موجود ہو اس صورت میں سمجھا جائے گا کہ سفر شروع ہونے سے پہلے ہی حائضہ تھی کیونکہ یہ ابھی شہر سے باہر ہی نہیں نکلی۔ لہٰذا سفر شروع نہیں ہوا اس لئے یہ پہلے ہی سے حائضہ شمار ہوگی۔ لہٰذا انقطاع حیض کے بعد تین منزل یا اس سے زیادہ سفر ہو تو قصر کرے اور منزل مقصود پر پوری نماز پڑھے کیونکہ پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہے، اور اگر تین منزل سے کم سفر باقی ہو تو اب راستے میں اور منزل پر دونوں جگہ پوری نماز پڑھے اگر پورے راستے حیض رہا اور منزل مقصود پر پاک ہوئی تو منزل مقصود پر پوری نماز پڑھے۔

❷ دوسری صورت یہ ہے کہ اسٹیشن یا بس اڈہ وغیرہ آبادی سے باہر ہو تو اس صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ گویا چلتے وقت حیض سے پاک تھی اور اسٹیشن وغیرہ آبادی سے باہر ہونے کی صورت میں سفر شروع ہو چکا ہے لہٰذا یہ راستے میں حائضہ بنی اس لئے مسافرہ ہوگی اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت سے چلی تھی تو اب راستے میں انقطاع حیض ہونے کی صورت میں تو یہ قصر پڑھے خواہ وہ کتنا ہی راستہ ہو اور منزل پر پہنچ کر ہر صورت میں (خواہ انقطاع حیض راستے میں ہو یا منزل پر پہنچ کر ہوا ہو) پوری نماز پڑھے گی۔ (حوالہ بالا)

## پندرہ دن سے کم اقامت کے ارادہ سے سفر شروع کیا اسٹیشن پر حائضہ ہوگئی تو نماز کا حکم

**سوال**: اور اگر اس عورت کا ارادہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ہو اور اس وقت اس کو اسٹیشن پر حیض شروع ہوا ہو تو کیا حکم ہے

**جواب**: اس کی بھی دوصورتیں ہیں:

❶ اسٹیشن آبادی کے اندر ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس کو چلتے وقت حیض نہ تھا لہٰذا

اب اگر اس کا حیض راستے میں اس وقت منقطع ہوا کہ تین منزل تک مسافت باقی تھی تو اب راستے میں قصر نماز پڑھے اور منزل مقصود پر پہنچ کر بھی (کیونکہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے) اس لئے قصر نماز ادا کرے۔

۲ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اسٹیشن آبادی سے باہر ہو اور یہاں آکر حیض شروع ہو تو اس کو سفر شروع کرتے وقت پاک سمجھیں گے کیونکہ آبادی سے نکلتے ہیں یہ مسافر ہوگی اور اس وقت یہ پاک تھی اور حیض تو اسٹیشن پر آکر شروع ہوا اب اگر خون حیض راستے میں بند ہوا ہے یا منزل پر پہنچ کر دونوں صورتوں میں اس کو راستے میں (اگر خون بند ہوا ہو) قصر نماز پڑھنی ہے اور منزل پر پہنچ کر بھی قصر نماز ادا کرنی ہے کیونکہ پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہے۔ (حوالہ بالا)

## اسٹیشن پر پہنچ کر انقطاع حیض ہوگیا تو اس کا حکم

**سوال:** اگر اسٹیشن پر پہنچ کر حائضہ کا حیض منقطع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس میں بھی اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ حیض سفر شروع کرنے سے پہلے منقطع ہو چکا ہے۔ لہٰذا یہ سفر شروع ہوتے وقت (یعنی جب آبادی سے نکلے گی) تو پاک ہوگی اور اس پر تمام احکامات عام مسافر کی طرح لاگو ہوں گے نہ کہ حائضہ کی طرح اور اگر اسٹیشن آبادی سے باہر ہو، اب چونکہ یہ آبادی سے نکلتے ہی مسافرہ بن گئی اور اسٹیشن پر حالت سفر میں تھی گویا حالت سفر پاک ہوئی لہٰذا اگر اسٹیشن سے منزل مقصود کا سفر تین منزل ہو تو راستے ہی میں قصر کرے گی اور منزل مقصود پر پندرہ دن سے کم رہنا ہو تو قصر اور اگر پندرہ دن سے زیادہ رہنا ہو تو پوری نماز پڑھے گی۔

## راستہ میں غسل نہ کرسکے تو نماز کا حکم

**سوال:** راستے میں حالت سفر میں انقطاع کی صورت میں غسل کر کے نماز ادا کرنے

کا حکم ہے جب کہ راستے میں ایسا کرنا بہت مشکل ہے (خاص کر خواتین کے لئے کیونکہ وہ اگر پانی دستیاب ہونے کی صورت میں غسل کرنا چاہیں تو بھی بس وغیرہ یا ہوائی جہاز میں جانے کی صورت میں یہ ناممکن ہے اور ریل سے جانے کی صورت میں محرم کو یہ بتانا کہ غسل کے لئے جانا ہے تو یہ بھی بہت مشکل ہے ضروری نہیں کہ ہر کوئی شوہر کے ساتھ ہی سفر کرے پھر اتنی دیر تک ریل کا بیت الخلاء بند رکھنا یہ بھی بہت مشکل ہے کیونکہ یہ تمام مسافروں کے لئے ہے تو اتنی دیر میں تو باہر قطار لگ جائے گی پھر چلتی ٹرین میں کھڑا ہونا بھی مشکل ہے لہٰذا اگر پانی کی موجودگی میں بھی اس قسم کی مجبوری سے غسل نہ کرے بلکہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے تو کیا یہ درست ہے؟

**جواب:** ایسی صورت حال اگر کسی حائضہ کو پیش آجائے جیسا کہ سوال میں بتایا گیا تو اب یہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور گھر جا کر غسل کر کے ان نمازوں کو جو تیمّم سے پڑھ لی ہیں دوبارہ پڑھے۔ (حوالہ بالا)

## غسل کا موقع مل جائے تو غسل کر کے نماز ادا کرے

**سوال:** اگر بس یا ریل گاڑی سے سفر کرنے کی صورت میں راستے میں انقطاع حیض ہو جائے اور کوئی ایسی جگہ ہو جس میں غسل کرنے کا موقع مل گیا تو کیا یہ وہاں جا کر غسل کر سکتی ہے؟

**جواب:** اگر بس یا ریل گاڑی سے سفر کرنے کی صورت میں راستے میں انقطاع حیض ہو جائے اور کوئی ایسی جگہ ہو جس میں غسل کرنے کا موقع مل جائے تو وہاں جا کر غسل کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔ (حوالہ بالا)

## پانی پر قدرت حاصل ہوتے ہی تیمّم ٹوٹ جائے گا

**سوال:** راستے میں اگر کسی نے پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل نہ کیا بلکہ تیمّم کر لیا

تو کیا اب منزل مقصود پر پہنچنے پر اس کو فوراً غسل کرنا چاہئے اگرچہ پہلے کا تیمّم باقی ہو اور وضوء نہ ٹوٹا ہو تو کیا یہی تیمّم وضو ٹوٹنے تک کافی ہوگا یا نہیں؟

**جواب:** راستے میں کسی نے پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل نہ کیا بلکہ تیمّم کر لیا تو منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد فوراً غسل کرنا چاہئے کیونکہ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کیا تو جیسے ہی پانی پر قدرت حاصل ہوگی تو فوراً تیمّم ٹوٹ جائے گا لہٰذا اب غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ (حوالہ بالا)

## راستہ میں پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہوگئی تو بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا

**سوال:** اگر راستے میں پانی نہ ملنے کی صورت میں مجبوراً تیمّم کر لیا اور پھر پانی مل گیا تو کیا باقی نمازیں غسل کر کے پڑھے؟

**جواب:** اگر راستے میں پانی نہ ملنے کی صورت میں مجبوراً تیمّم کر لیا اور پھر پانی مل گیا تو باقی نمازیں غسل کر کے پڑھے۔

## ابتدا و اختتام حالت حیض کا اعتبار صرف سفر میں ہوگا

**سوال:** کیا حیض کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا اعتبار محض سفر میں کیا جائے گا یا پھر منزل مقصود پر پہنچ کر بھی انقطاع کا اعتبار ہوگا؟

**جواب:** حیض کا اعتبار صرف سفر میں کیا جائے گا اور منزل مقصود پر پہنچ کر عورت کی حالت سفر اور قیام پر کوئی اثر نہیں پڑے گا خواہ یہ عورت چلتے وقت حیض سے ہو یا نہ ہو خواہ پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو یا اس سے کم دن رہنا ہو ہر صورت میں یہ دیکھا جائے گا

کہ راستے میں حائضہ تھی یا نہیں اور انقطاع حیض کتنی منزل سفر باقی رہنے پر ہوا۔

(حوالہ بالا)

## بوقت انقطاع دو منزل باقی ہوں تو نماز روزہ دونوں کے ادا کرنے کا حکم

**سوال:** اگر حائضہ کو انقطاع حیض آخری دو منزل باقی رہنے پر ہوا تو راستے میں نماز قصر پڑھے یا پوری نماز پڑھے اور رمضان کا روزہ بھی رکھے یا روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے؟

**جواب:** اگر حائضہ کو انقطاع حیض آخری دو منزل باقی رہنے پر ہوا تو راستے میں پوری نماز پڑھے اور رمضان کا روزہ بھی رکھے کیونکہ انقطاع حیض کے بعد دو منزل کی مسافت باقی رہتی ہے لہٰذا اس کا یہ سفر سفر شرعی شمار نہ ہوگا، اس لئے یہ پوری نماز پڑھے (بشرطیکہ ابتداء وقت حیض سے ہو)۔ (حوالہ بالا)

## جو خون بہتر گھنٹے تک آیا وہ حیض ہے

**سوال:** اگر حائضہ بیرون ملک مثلاً امریکہ جائے اور اس کے حیض کو دو دن ہو چکے ہوں یعنی اگر جمعہ کی صبح چھ بجے سفر پر جائے یعنی کراچی سے روانہ ہو اور وہاں (امریکہ) پہنچے تو جمعہ کو ظہر کا وقت ہو رہا ہو حیض کی ابتدا منگل کی رات کو ہوئی اور انتہا وہاں جمعہ کو ظہر کے وقت ہوئی تو اس کو حیض سمجھیں گے یا استحاضہ؟

**جواب:** ایسی عورت کو اگرچہ ظاہراً وہاں پہنچ کر جمعہ کی رات کو انقطاع حیض ہوتا تو اس کے حیض تین دن مکمل ہوتے لیکن اگر وقت کا اعتبار کیا جائے تو اس عورت کو جمعہ کی دوپہر کو (۷۲) گھنٹے مکمل ہو چکے ہیں اس لئے یہ حیض ہوگا نہ کہ استحاضہ لہٰذا پوری نماز اور روزہ ادا کرے گی۔ (حوالہ بالا)

## ۲۴۰ گھنٹے پورے ہونے کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے

**سوال:** اس طرح اگر کسی کو پہلی تاریخ کو آٹھ بجے حیض شروع ہوا پھر یہ گیارہ تاریخ کو صبح امریکہ کے لئے روانہ ہوا اور دوپہر کو دو بجے وہاں پہنچے اور رات کو انقطاع حیض ہو جائے اب یہ کس حکم کے تحت میں آئے گی؟

**جواب:** اس عورت کو گھنٹوں کے اعتبار سے گیارہ تاریخ کو وہاں کے دوپہر سے پہلے گیارہ بجے ہی دس دن یعنی کل (۲۴۰) گھنٹے ہو چکے تھے لہٰذا اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ تھا اس کو پہنچتے ہی مقیم کی طرح ظہر کی نماز غسل کر کے ادا کرنی چاہئے اور اسی طرح جب تک خون آتا رہے جیسا کہ سوال میں رات تک خون آیا تو رات تمام نماز روزہ وغیرہ ادا کرنا ضروری ہے۔

## تین دن سے کم آنے والا خون استحاضہ ہے

**سوال:** اسی طرح اگر واپسی میں کسی کو وہاں جمعرات کو فجر کے وقت حیض شروع ہوا اور جمعہ کی رات کو وہاں سے سفر پر روانہ ہوا اور اتوار کو صبح فجر کے وقت پاکستان پہنچنے پر انقطاع حیض ہو جائے تو اب یہ خون کس حکم میں آئے گا؟

**جواب:** یہ عورت جس وقت پاکستان میں اتوار صبح فجر کے وقت حیض سے پاک ہوئی اس وقت ظاہراً تو جمعرات سے اتوار تک تین دن مکمل ہو چکے تھے لیکن اس عورت کے (۷۲) گھنٹے مکمل نہیں ہوئے اس لئے یہ خون استحاضہ ہوگا دو دنوں کی نماز قصر شمار کر کے قضاء پڑھے اور اگر یہاں گھر نہ ہو اور پندرہ دن سے کم کی نیت ہو تو یہاں بھی قصر پڑھے۔

# حالت سفر میں انقطاع حیض کی ایک اور صورت

**سوال:** اگر بدھ کی صبح پانچ بجے حیض شروع ہوا اور جمعہ کی رات دو بجے سفر پر روانہ ہوئی اور اتوار کو فجر کے وقت پاکستان پہنچی جب کہ راستے میں چھ سات گھنٹے بعد انقطاع حیض ہو گیا اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ عورت جس وقت وہاں سے سفر پر روانہ ہوئی یعنی جمعہ کو رات کے دو بجے اس وقت اس کی حیض کی کم از کم مدت مکمل ہونے میں تین گھنٹے تھے اور سفر شروع ہونے کے چھ سات گھنٹے بعد جب انقطاع ہوا تو اگرچہ راستے میں اگلے دن یعنی ہفتے کی فجر کا وقت تو نہیں آیا بلکہ رات ہی کا وقت تھا اور سفر ختم ہونے کے آخری گھنٹوں میں وقت تبدیل ہونا شروع ہوتا لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ اس طرح کہ سفر میں گھنٹوں کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ وقت کا اس لئے چھ سات گھنٹے بعد انقطاع حیض کی صورت میں یقینی طور پر حیض ہی ہوگا اور بقیہ سفر کیونکہ تین منزل سے زیادہ ہے اس لئے یہ مسافر شمار ہوگی اور منزل مقصود پر اگر پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔

# حیض یا استحاضہ

**سوال:** اگر بدھ کو فجر کے وقت حیض شروع ہوا اور یہ حائضہ عورت جمعہ کو روانہ ہوئی اور اتوار کی فجر میں پاکستان پہنچنے پر انقطاع ہوا تو کیا یہ حیض ہوگا یا استحاضہ ہوگا؟

**جواب:** ایسی صورت میں اس عورت کو حیض کا خون جس وقت بند ہوا اس وقت (۷۲) گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے لہٰذا یہ یقینی طور پر حیض ہوگا اب اپنی عادت کے دنوں کا اعتبار کر کے حساب لگالے۔ (حوالہ بالا)

**سوال:** اگر کسی کو پہلی تاریخ کو فجر کے وقت حیض شروع ہوا پھر وہ وہاں امریکہ سے پاکستان کے لئے نو تاریخ کو روانہ ہو اور گیارہ کو یہاں پہنچے اور یہاں پاکستان ہی میں گیارہ تاریخ کو دوپہر بارہ بجے انقطاع حیض ہو تو یہ خون کس صورتوں میں آئے گا؟

**جواب:** یہ تمام خون حیض شمار ہوگا اور عادت چونکہ تمام سفر حیض میں گزرا اس لئے اگر وہاں اپنا گھر نہ ہو بلکہ ملنے گئی ہو اور پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہو تو بھی پوری نماز ادا کرے گی۔

**نوٹ:** اس طرح ہر دو ملکوں کے درمیان سفر میں دنوں کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ گھنٹوں کا ہوگا اور روانگی کے وقت کو نوٹ کیا جائے پھر منزل پر پہنچ کر وقت دیکھ کر شمار کر لیا جائے فرض کریں کہ منزل تک پہنچنے میں کل دس گھنٹے صرف ہوئے ہیں اس اعتبار سے حیض سے دنوں اور وقت کو شمار کیا جائے کیونکہ جن ممالک کا فاصلہ بہت زیادہ ہے ان کے دنوں اور وقت میں بھی فرق ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ جس وقت ایک ملک میں ہفتے کو دوپہر کا وقت ہو تو دوسرے ملک میں بھی دوپہر کا وقت ہو لہٰذا ایسے سفر میں دنوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

## ہوائی جہاز میں انقطاع حیض ہوا تو غسل و تیمّم کا حکم

**سوال:** ہوائی جہاز میں انقطاع حیض ہونے کی صورت میں تیمّم کرنا چاہئے یا غسل جب کہ جہاز میں بیت الخلاء نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے اور اس لئے غسل کرنا مشکل ہوتا ہے (کیا پانی کی موجودگی میں اس مجبوری کے تحت تیمّم کر سکتے ہیں کیونکہ پانی تو بہر حال جہاز میں موجود ہوتا ہی ہے) پھر یہ کہ دور کے سفر میں اکثر کوئی بھی نماز کا وقت نہیں آتا ہے جیسا کہ اوپر کے سوال میں رات ہی رات میں سفر مکمل ہو گیا البتہ کبھی کبھی نماز کا وقت آ بھی جاتا ہے تو اس صورت میں جب کہ کسی نماز کا وقت درمیان میں نہ آتا ہو پھر بھی اس مجبوری کے تحت تیمّم کریں یا کیونکہ نماز کا وقت تو ہے ہی نہیں لہٰذا گھر پہنچ

کر ہی غسل کرلیا جائے؟

**جواب:** یہ صورت حال جو سوال میں بتائی گئی تو اگر سفر میں کسی نماز کا وقت آجائے تو تیمّم کر کے نماز پڑھے تو پھر اس نماز کو گھر جا کر غسل کر کے دوبارہ دوہرائے اور اگر کسی نماز کا وقت نہ آئے تو پھر گھر پہنچ کر ہی غسل کیا جائے۔ (حوالہ بالا)

## بحری جہاز میں تیمّم کا حکم

**سوال:** بحری جہاز میں اگر سفر کے دوران غسل کی حاجت ہو اور پانی موجود نہ ہو تو کیا تیمّم کر سکتی ہے؟

**جواب:** بحری جہاز میں سفر کے دوران غسل کی حاجت ہو تو غسل کرنا ضروری ہے کیونکہ بحری جہاز میں یہ بعید ہے کہ پانی نہ ہو اگر جہاز میں پانی نہ ہو تو کسی ڈول یا برتن وغیرہ کو دریا میں ڈال کر پانی نکالا جا سکتا ہے، اس لئے بحری جہاز میں تیمّم نہیں کر سکتی۔

## ہوائی جہاز میں انقطاع حیض ہوا اگر وقت ہے تو گھر غسل کر کے نماز ادا کرے

**سوال:** ہوائی جہاز میں اگر آخری وقت میں انقطاع حیض ہو اور سفر مکمل ہونے والا ہو اور نماز کا وقت بھی ہو تو کیا پھر عورت گھر جا کر غسل کر کے نماز پڑھے یا سفر ہی میں تیمّم کرلے جب کہ نماز کے لئے اتنا وقت ہو کہ گھر جا کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

**جواب:** ہوائی جہاز میں اگر آخری وقت میں انقطاع حیض ہو اور سفر مکمل ہونے والا ہو اور نماز کا وقت بھی ہو تو یہ عورت گھر جا کر غسل کر کے نماز پڑھے اور تیمّم کر کے نماز نہ پڑھے۔ (حوالہ بالا)

## گھر پہنچ کر غسل کر کے نماز ادا کرنے کا وقت نہ ملے تو ایئرپورٹ پر ہی غسل کر کے نماز ادا کرے

**سوال:** اگر زیادہ وقت نہ ہو بلکہ اتنا وقت ہو کہ گھر جا کر جلدی جلدی نماز تو پڑھ سکتی ہے لیکن غسل کا وقت نہیں ہوتا ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

**جواب:** یہ عورت اگر اتنے وقت میں گھر جانے کے بجائے ایئرپورٹ ہی پر غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہو تو غسل کر کے ایئرپورٹ ہی پر نماز پڑھے۔ (حوالہ بالا)

